UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232720
UNIVERSAL
LIBRARY

وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب از تصانیف جناب تاج العلما مولانا محمد نجف علیخان مرحوم و مغفور اعنی

ہدیۂ محمدیہ

دلیل نبوت احمدیہ

حسب الحکم جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ و افضالہ

طبع فی المطبع المسمی بمفید عام الکائن فی بلدہ اکبرآباد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی انزل کتابه هدی للناس وحجة منه علی من انکر وهو اول التبیان وآخر البرهان وارسل رسوله محمد المصطفی وجعله خاتم الانبیاء سید المرسلین لیظهر دینه الاسلام علی کل الادیان وعهد زمان بعثة المبارکة ابرک الاونة اشرف الازمان صلی الله تعالی علیه وعلی آله واصحابه اجمعین وسلم ما تداول الملوان **اما بعد** فقد امرنی من الطاعة حکمه فلاح وائتمار امره نجاح وللرام نجاح وکیف لا وهو الامیر الکبیر ابن الامیر ابن الامیر المحتظی بالخط الخطیر للتشیید کاساس الاسلام والمشید بنصره الایمان راس الامراء عین الاعیان المحرز لقصبات السبق فی مضمار التحلی بالفضائل افرس الفرسان فی میدان احراز مکارم الشمائل الصاعد مصاعد الاعالی ... معارج الجاه والاجلال امیر الاسلام والمسلمین رئیس المومنین النواب المستطاب یمین الدولة وزیر الملك نواب محمد علیخان بهادر صولت جنگ ادام الله تعالی اقباله وزید اجلاله الرئیس لریاسة دار الاسلام محمد آباد المعروف بتونك الله عطه ما ینفعه فی الآخرة والاولی وهب له ما یرجوه ویتمنی آمین یا ارحم الراحمین

بحرمۃ سیدنا محمد سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین
الی یوم الدین بان اترجم الرسالۃ الانیقۃ بالعبارۃ العربیۃ الرشیقۃ المسماۃ بالدلیل
علی اثبات نبوۃ نبینا محمد المصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد عیسی علی نبینا وعلیہ
السلام للفاضل الکامل الحبر اللوذعی والنحریر الالمعی السید السند محمد ابراہیم
بن الحسین الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالعبارۃ الفارسیۃ وتلوہا
بالعبارۃ الہندیۃ المشہورۃ فی دیارنا الہند لیعم افادتہا ویشیع نفعہا واجادتہا و
اعادتہا فائتمرت بامرہ العالی والہمت لحکمہ المتعالی فحررت تحت العبارۃ العربیۃ للرسالۃ
المذکورۃ الترجمۃ الفارسیۃ ثم الترجمۃ الہندیۃ المشہورۃ وارجو من اللہ تعالیٰ
قبولہا وفی معرض الاستحسان وصولہا وسمیتہا بالہندیۃ المحمدیۃ دلیل النبوۃ
الاحمدیۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام وانا المترجم العبد الضعیف القلیل بضاعۃ
والقعید استطاعۃ علی اسمی اما المتداول بلسان العوام نجف علی المخاطب من
حضرۃ النواب المنوہ بالشان بتاج العلماء محمد نجف علیخان اللہم امح ذنوبی وستر
عیوبی واجعل ترجمتی تلک ذریعۃ لحصول املی ووسیلۃ لاستحسان عملی وانت
ارحم الراحمین مالک یوم الدین اللہم امین **ترجمہ فارسی** ستایش ہا مر خداوندی
را کہ از فراز سپہران سپہر فرود آورد نامہ خودش برہنمودن سراسر مردم زاد وبرراست پوشان
ناسپاس بہترین فرنودش برکشاد واین رسالۂ نامہ پالودہ ترین گفتارست نہان رازہا برکشاد و
پایان ترین رہبرہاست سوی فرکاہش راہ نماو فرستاد مہین برگزیدہ خودش محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم را وبرگزیدش بپایان رسان زنجیرہ پیغمبری وبرفرازیدش بپایہ سروسروری برمہین پیغمبران
خودش در رہبری وبرگزیدہ بہ پیغمبری فرستادنش را خجستہ ترین ہنگام وبہترین زمان ستودہ
ترین ... ودوپاک ترین زندیش فرستاد برآن سرور فروہیدہ نشان فرازین درود وخجستہ
زندش برآن فرازین فرگاہ پاک نژاد وبرآل پاکیزہ زاد ویاران با دین وداد اوجاویدان باو
سپس فرمانم داد سروری کہ فرمان بردنش سرمایۂ سود دست وسربفرازمانش نہادن دست ما
بہبود وچہ سان نبود از بہر آنکہ او سروری ست فرازین پایہ فرنود سروری وولای گستری بہرہ

به بهره برتری استواری دهنده کاخ اسلام فرازنده آسمانهٔ فرازش ایمان سرفرمان گستران دیده
مهین سروران فراهم کن پیشی و برافرازی بر فرزیدگان بفرهیده خوها و برفرازیده از والا
پیچان داوری برگشاهی و والائی راسرفراز آرنده خجسته آئین اسلام را برفراز دارنده بهرچه که
فرازش پایه را درخور بود و سزاوار فرهیده گفتار برسزیده کردار دهش بار فرازین پایگاه یزدان پرست
خدا آگاه همایون آئین مهین ترین پیغمبر و گزین ترین وخشور و راسرمایه استواری چون مهر درخشان
بدهش گستری و نوازش پروری در فروغ باری سرور باگوهر نواب مستطاب یمین الدوله وزیرالملک
نواب محمد علیخان بهادر صولت جنگ سرور داوری کاشانه محمد آباد عرف ٹونک که تخشش جاویدان
ورخش بار دفره فرازترش فرازی آشکار باد کزشگرف رساله خجسته برسرد عبارت و گفتار خوبی نمود نامیده بدلیل
اثبات نبوت نبینا محمد ن المصطفے صلی اللہ تعالے علیه وسلم بعد عیسی علی نبینا وعلیه السلام در بند گزارش کشیده
و بنگارش در آورده دانشومندی نهان رازها دریاب مهین فرزانه بافره وفرتاب نازش دانش
گستران آئین اسلام فرازش پژوه وخشور پیند شریعت حضرت خیر الانام علیه التحیة والسلام السید السند
محمد ابراهیم بن الحسین الحسنی الحینی رح علیه را پای جمی که بعربی زبانش ترجمه گویند بدوگانه گزارش کشایم
نخستین بفارسی زبان مشهور سپس در زیر چنین عبارت بمحاوره این هنگام که بزبان اردو شهرتی دارد
و مردم روزگار را باین دا گویه زبان کشاینده بتحریر درآرم و این ترجمه باسان ترین برگزارش و کوتاه
ترین گفتار برنگارم کسودش همه را فرارسد انانجاکه فرمانش راسودی همه عیان دیدم خود را باهمگین
پایگی برین کار برکشیدم و این ترجمه را بهدیه محمدیه دلیل نبوت احمدیه نام بردم اینک از یزدان والا خواستارم
کاین رنج مرا مزد بخشد که در و دگیتی ام سود بار آید و از بزه مندی بدور رم کشیده هرچه در فرازین
جهانم بکار آید ارزانش فرماید و نگارنده پای جم را علی نام است و نجف علی بر زبان افتادهٔ عوام بن این
سرور والاگوهر مهرخوانی که خطاب باشد پایهٔ من برافراخت و من کمترین پایه را بتاج العلماء محمد
نجف علیخان نامور ساخت سپاس نوازش این فرازین فرگاه نیارم برگزارد پاک یزدانش از زین
پایه فرازیده تراز پایه که دارد برفرازش آراد تراج ترجمه هندی سارے تعریفین هین واسطے
اسے خداوند تعالے جلشانه کے کہ جس نے یہی پاک آسمانی کتاب عرش سے نازل کی واسطے سب آدمیون
کے کہ اوس سے سیدها راسته پاوین اور اس مقدس کتاب آخری کو حجت قرار دیا تاکہ منکر آدمی

رسولون اور وحی خداوندی کے نہ پہونچنے کا عذر بعد اسکے زبان پر نہ لاوین اور یہہ برگزیدہ کتاب
اولین صاف بیان ہے اور آخرین حجت و برہان اور بھیجا اوس نے اپنے برگزیدہ رسول محمد مصطفے
کو اور بنایا اونکو سید المرسلین خاتم الانبیا تا کہ غالب کرے سب دینون پر اپنا پاک تر اور برگزیدہ تر
دین اور مٹادے سب پیشتر کے آئینونکو یہہ سیدہی آئین اور مبارک تر اور بہتر بنایا ایسے سید المرسلین
کے زمانہ بعثت کو اور دائمی اور ظاہر تر معجزہ سے روشن کردیا اونکی نبوت اور رسالت کو پاک
درود اور مبارک سلام اون پر اور اونکی آل اطہار اور اصحاب اخیار پر سبہون پر جبتک آسمان اور
زمین قایم رہے پاک درود اور پاکیزہ سلام کا نزول اونپر دائم رہے آمین بعد اسکے عرض ہے کہ
ان دنون مامور فرمایا ایسے عالیجناب معلی القاب نے جنکی اطاعت زمان سود اور بہبود کی کفیل
اور اونکی فرمان بری حصول مرادات کی دلیل ہے یعنی ہمارے خداوندنعمت واقبال باشوکت و
اجلال فخر خاندان والا می افتخار دودمان دانائی راس الامرا رئیس الکبرا ملا ذ الفضلا کہف الصلحا
امیر ابن الامیر ابن الامیر فاضل عدیم المثیل عالم عدیم النظیر رئیس المسلمین امیر المومنین حضرت نواب
مستطاب عالیجناب عین الاعیان یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ والی
ریاست دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک دام اقبالہم وزاد اجلالہم نے جنکی محاسن اور مناقب اور
فضائل وکمالات آفتاب سے زیادہ مشہور اور اطراف اور اقطار ممالک مین کمال شہرت کے ساتھ
مشتہر ہین مجہہ خاکسار قلیل البضاعہ نجف علی نام کو کہ ترجمہ کرون ایک رسالہ کو جسکا مضمون حسنات دارین
کی حاصل ہونیکا موجب اور ہرطرح کی سپاس کا سزاوار ہے اور اوسکی عبارت فصاحت اور بلاغت
اور طرز مناظرہ کی تعلیم کیواسطے ایک دانا معلم اور بہترین آموزگار ہے اور نام اس مبارک رسالہ
کا دلیل اثبات نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام
ہے اور یہہ مختصر رسالہ مفید لام الکلام ہے تصنیف کیا اوسکو والاجناب فاضل کامل عالم عامل راس العلما
افتخار الفضلا السید السند محمد ابراہیم بن الحسین الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے نظر برین مجہہ کمترین
ہیچ میرز نے حسب ارشاد ترجمہ کیا اس عربی رسالہ کا اس روش پر کہ عبارت عربیہ کے تحت مین فارسی
ترجمہ اور فارسی عبارت کے نیچے اردو زبان مین ترجمہ لکھا جس سے ہر شخص فایدہ حاصل کرے
عموما اور اہل اسلام ارباب ایمان خصوصا اور ثواب اسکا عائد ہو طرف ہمارے عالیجناب نواب

مستطاب دام اقبالہم کے جو آمر اور معین ہین اس کام کی اور بہ تبعیت جناب ممدوح کے اس خاکسار مترجم کو برکت اس رسالہ مبارک کلام کی نصیب ہو اللہم آمین بحرمۃ حضرت خاتم الانبیا رسید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وانت ارحم الراحمین اور اس ترجمہ کا نام رکھا ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمدیہ بعون اللہ المستعان المنان ذی الجود والاحسان ؁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علے من اصطفاہ بالرسالۃ خصوصاً نبینا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلے آلہ واصحابہ اجمعین **فارسی** یعنی ہمہ ستایش بہر خداوند تعالے پروردگار جہانیان و درود وسلام بر ہر کسی کہ بگزید ایزد تعالے او را بفرستادگی از سوی خودش مراد از آن سراسر مرسلان خصوصاً بپیغمبر ما محمد خاتم الانبیاء والمرسلین و بر آل آنحضرت واصحاب آن سرور ہمگنان **اردو** سب تعریفین لائق ہین خداوند تعالے پروردگار عالم کو اور درود اور سلام اوپر اونکے کہ جنہون کو مقبول فرمایا اور برگزیدہ کیا خداوند تعالے جلشانہ نے خصوصاً اوپر ہمارے نبی ختم کرنے والے سب نبیون اور رسولون کے حضرت محمد مصطفےٰ اور اوپر اونکی آل اور اصحاب کے سبھون پر **عربی** فقد سألنی بعض احبار النصاری ان اذکر لہ ما اعتمد علیہ من الدلیل علے نبوۃ نبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بعد المسیح علے نبینا وعلیہ السلام **فارسی** یعنی ہر آئینہ سوال کرد از من عالمی از علماء نصاری کہ ذکر کنم مر او را آنچہ کہ اعتماد داشتہ باشم بر آن از برہان بر نبوت نبی ما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از مسیح علی نبینا وعلیہ السلام **اردو** پس ہر آئینہ سوال کیا مجھسے ایک عالم نے نصرانیونکے عالمون میں سے کہ مین ذکر کرون اوس کیواسطے وہ دلیل کہ جسپر مین اعتماد رکھتا ہون دلیلون مین سے اوپر نبی ہونے ہمارے نبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کے **عربی** فاجبت ان احرر لہ ذالک عسی ان ینفعہ او ینفع غیرہ من الطالبین وان کان عندہ جواب فیالنظر یرسلہ عن المنازعۃ والقیل والقال فانہما من داب الجہال **فارسی** یعنی پس دوست داشتم اینکہ بنویسم از بہر او این را شاید کہ سود دہد او را یا جز او را از طالبان

واگر بوده باشد نزدیک او جوابی پس بنوشتن آن جواب وارسته می ماند از پرخاش و نزاع و از قیل
و قال یعنی گفتار بیهوده که آن خود شیوه و رہروش جاہلانست اُردو پس مین نے قبول کیا کہ مین
لکہونگا واسطے اوسکے شاید کہ نفع دی اسکو یا نفع دی اوسکے سوا کسی دوسرے کو چاہنے والونمین سے اور اگر
اوسکے پاس کوئی جواب ہو تو اوسکے لکہنے سے بچ سکتا ہے جہگڑے اور قیل و قال سے جو طریقہ
جاہلونکا ہے عربی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وجعله وایانا من
المنصفین وعن التقلید واللجاج معرضین فارسی وخدای تعالے راہ می نماید ہر کرا
میخواہد سوی راہ راست و بکند اورا و مارا از اہل انصاف و از جملہ اعراض کنندگان از تقلید
یعنی پیرو مرشد کسی را بی دلیل و از ین رہروش روبرتابندگان اُردو اور اللہ تعالے
بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدہا راستہ اور بناوے اوسکو یعنی عالم نصرانی طالب دلیل کو اور
ہمکو منصفونمین سے اور تقلید یعنی بلا دلیل پیروی کرنے اور جہگڑا کرنے سے منہہ پہیرنے والون
مین سے عربی فاقول وبه نستعین ان ثبوت النبوة لا یمکن لغیر النبی الا باظهار
المعجزة وهی عبارة عن الامر الخارق للعادة المطابق للدعوی المقرون بالتحدی
فارسی پس میگویم در حالی کہ از و تعالے یاوری می پژوہیم کہ ہر آئینہ ثابت شدن نبوت
بہر غیر نبی ممکن نیست مگر باشکارا کردن معجزہ و آن یعنی معجزہ عبارت ست از کاری خارق عادت
یعنی خلاف عادت مردم زاد و آن خارق مطابق بود بدعوی مقرون بود بتحدی یعنی مجادلہ
و معارضہ فقط مترجم گوید پنہان نماناد کہ قید مطابقت بالدعوی و اقتران بالتحدی از بہر اخراج
ارہاص است یعنی خارق عادتی کہ از پیغمبری پیش از دعوی پیغمبری نظہور در آید و نیز احتراز ست
از کرامت اولیاء آنچنانکہ در کتب مبسوطہ بالتفصیل برکشادہ اند اُردو پس مین کہتا ہون
اور اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم کہ بیشک ثابت ہونا نبوت کا واسطے غیر نبی کے ممکن نہین بدون
ظاہر کرنے معجزہ کے اور وہ یعنی معجزہ عبارت ہے ایک کام خلاف عادت سے جو مطابق ہو ساتہ
دعوی کے اور مقرون ہو ساتہ تحدی اور معارضہ کے یعنی مدعی نبوت کا کہنا منکرون نبوت
اور رسالت کو کہ اگر تمکو اسمین شک ہو تو مثل اسکے تم بہی لاؤ عربی ولیس تصحیح التعریف وبیانه
بمطلوب ہنا ولکن لا یظہر المطلوب الا باظهار امور ثلثة الاول ان یعلم ان خارق

العادة الذی ینبنی علیه المعجزة لا یختص بفن دون فن ولا بشیء دون شیء بل کل
ما لا یقدر علیه الانسان بما هو انسان فهو خارق للعادة **فارسی** یعنی تصحیح
تعریف معجزہ و بیان آن این جا مطلوب نیست ولیکن مطلوب ظاہر نمیشود مگر بہ ہویدا کردن سہ
گانہ امور نخستین این کہ دانستہ شود کہ ہر آئینہ خارق عادتی کہ بر آن معجزہ مبتنی و اساس نہادہ
میگردد مختص نمی باشد بہ فنی بغیر فنی دیگر نہ بیک چیز بدون چیز دیگر بلکہ ہر چہ کہ انسان بحیثیت
انسانیت خود بر آن قدرت و توانش نداشتہ باشد ہمانست خارق عادت **اردو** اور معجزہ
کی تعریف کی تصحیح اور بیان یعنی فائدہ قید مطابق دعوی اور مقرون بالتحدی کا بیان اس جگہہ
مطلوب نہین لیکن مطلب ظاہر نہین ہوتا مگر تین باتون کے ظاہر کرنے سے پہلی بات تو یہہ ہے
کہ جانا جاوے کہ ہر آئینہ خارق عادت یعنی خلاف عادت جس پر معجزہ مبنی ہوتا ہے خاص نہین ہوتا
ساتہہ ایک فن خاص کے نہ دوسرے کے اور نہ ساتہہ ایک چیز کے نہ دوسری چیز کے بلکہ جو کام کہ
او سپر انسان اس حیثیت سے کہ وہ انسان ہے قدرت نرکھتا ہو وہ ہی خارق عادت ہے **عربی**
فلو اتی بصنعة او حرفة او صوت او کتابة او غیرها مما لا یقدر علیه غیره فهو خارق
للعادة **فارسی** پس اگر بیارد کدامی صنعت یا حرفہ یا آواز یا کتابت یا جز آن از آنچہ کہ بر آن قدرت
نداشتہ باشد غیر آن آرندہ پس آنست خارق عادت **اردو** پس اگر لاوے کوئی صنعت یا حرفہ
یا کوئی آواز یا کتابت یعنی انشا یا سوا اسکے ایسا کام جس پر قدرت نرکھتا ہو سوا اسکے دوسرا آدمی
پس وہ ہے خارق عادت **عربی** ثم ان کان مقرونا بالتحدی فهو المعجزة والا فکرامة **فارسی**
یعنی اگر آن خارق بالتحدی مقرون بود آنست معجزہ ورنہ یعنی اگر بالتحدی مقرون نباشد پس آن
کرامت ست معجزہ نیست **اردو** پھر وہ خارق عادت اگر مقرون بالتحدی ہو یعنی مجادلہ اور معارضہ
اور مقابلہ مین ظہور کرے پس وہ ہے معجزہ اور نہین تو یعنی اگر مقرون بالتحدی نہو تو وہ ہے
کرامت **عربی** وانما قلنا بعدم اختصاصها بشیء اذ لا دلیل علی التخصیص ومعه کان
الترجیح محالا **فارسی** یعنی جز این نیست کہ قائل شدیم بخصوص نبودن معجزہ بچیزی خاص از بہر
آنکہ دلیلی بر تخصیص قائم نیست و با دلیل ترجیح محال بود دستہ جمع بود مرادش آنکہ اگر بر تخصیص معجزہ بیک
چیز خاص بجز انقلاب عصا بصورت ثعبان و چیہ دلیلی قایم کنیم و گوئیم کہ خارق عادت ہمین ست

که دیگری جز آن مدعی نبوت بر آن قدرت ندارد و درین صورت اگر مستدلی دیگر احیا رمیت را بر
تخصیص معجزه بر ہمین خارق عادت دلیلی بیارد و مستدل دیگر بر تخصیص آن ور ہمین معجزیت برہانی
دیگر قائم کند وعلی ہذا القیاس استدلالات دیگر پس بفراہمی دلائل واجتماع استدلالات ترجیح یک
دلیل بر دلیل دیگر محال بود و اگر یک دلیل را بر دلیل دیگر بلا ترجیح بر گزینند بمراد ثبوت دعوی تخصیص
معجزه در ہمین صورت خاص واز دلیل مثبت تخصیص معجزه بصورت دیگر انکار کنند ترجیح بلا مرجح لازم
آید و آن خود خلاف عقل ست پس ناچار ہمہ دلائل را تبادی پایہ برشمرده تخصیص را از میان بر دارند
وہمین ست مطلوب یعنی این که در خارق بودن تخصیص را مدخلی واختصاص را محلی نیست خرق
عادت من حیث الخرقیة عام ست باز بستہ بامری ومنحصر بر کاری نمی باشد اُردو اور اسکے سوا نہیں
کہ ہم نے کہا خاص نہونا ساتھہ کسی چیز کے اسواسطے کہ خاص ہونے کی کوئی دلیل نہین اور اگر دلیل
کے ساتھہ ہو تو ترجیح محال مترجم کہتا ہے کہ محال ہونے ترجیح اور فوقیت ایک دلیل کی اوپر دلیل دوسری
کے تشریح اور تفصیل یہہ ہے کہ اگر کسی خاص طریق سے خارق عادت کے صادر ہونے کو معجزہ کہین
نہ دوسرے طریق سے مثلاً نصاری اگر اندہی کے سونکہا کرنے کو یا مردہ کے زندہ کرنے کو خاص معجزہ
جانین اور دوسرے طریق سے خارق عادت کے ظہور کو معجزہ نہ سمجھین اور یہہ شخص جو ایک ہی طریق
خاص سے صادر ہونے خارق عادت کو معجزہ سمجھتا ہے اور دوسرے طریق سے صادر ہونیکو معجزہ نہین
مانتا اپنے اس تخصص کے دعوی پر دلیل لاوے اور پھر دوسرا شخص دوسرے طریق خاص سے سمجھنے
والا معجزہ کا ایک اور دلیل لاوے اور دونون دلیلین برابر ہون پس درصورت برابری کے
ترجیح محال اور بدون ترجیح کے ان دونون دلیلون مین سے ایک کو راجح اور فائق سمجھنا اور دوسرے
کو مرجوح کہنا خلاف عقل پس درصورت متساوی اور برابر ہونے دلیلون کے تخصیص باطل ہوا اور
مدعا یعنی تعمیم ثابت ہوا اس بیان سے کہ معجزہ کا ظہور کسی خاص امر اور خاص طریق پر وابستہ اور منحصر
نہین ہوتا عربی وایضاً ندعی اختلاف معجزات الانبیاء علیہم السلام بحیث نجزم بعدم
الاختصاص ولا شتراك الجمیع فی افادة المطلوب الی غیر ذالك فارسی یعنی ونیز می بینیم
مختلف بودن معجزات انبیا علیہم السلام بروشیکه یقین می کنیم بخاص نبودن ونیز بسبب مشترک
بودن سراسر معجزات در افاده مطلوب تا بحیر از مین مترجم گوید تمثیلاً که خود نصاری به نبوت موسی

ونیز برسالت مسیح علی نبینا وعلیہم السلام قائل ومعترف اند باوجودیکہ از موسی علیہ السلام انقلاب عصا
بصورت حیہ وثعبان وانفلاق بحر وجز آن آیات تسعہ بظہور رسید واز عیسی علیہ السلام یکے ہم
ازین معجزات بہ پیدائی نکشید وہمچنین از مسیح علیہ السلام احیاء میت وشفاء اکمہ وابرص وہمین
سان دیگر معجزات ہویدا شدند کہ از موسی علیہ السلام ہویدائی یکی ہم ازین خوارق عادت پیدا
نشد پس اگر خوارق عادات یکی را بخیال اختصاص خوارق در ہمین صور خاصہ معتبر انکار ندو
خوارق عادات دیگری را کہ غیر خوارق اول باشند از پایۂ اعتبار ساقط شمارند پس باید کہ بہ نبوت
یکی ازین دو معترف نشوند نظر باختصاص خوارق در صور خاصہ کہ تسلیم کنند وانچہ کہ ازین صور مخصوصہ
بیرون بود خوارق عاداتش ندانستہ چنین معجزہ نما را نبی نمانند واگر ہر دوگونہ خوارق عادات را
معجزات اعتبار کنند عدم اختصاص خوارق در صور خاصہ ناگزیر لازم آید وہمین است مطلوب واگر
ہمین صورتہای مخصوصہ را کہ از حضرت موسی وعیسی علیہما السلام بہویدائی رسیدند خارق عادت
حساب کنند واز خوارق دیگر کہ بصورت دیگر خلاف صورتہای مذکورہ ہویدا شدند انکار ورزند
محض تعنت وجہل بود کہ با وصف وجود خرق عادت در صورت دیگر ہم آن خارق را خارق نداستن
نشان دہد از نادانی منکر وآشکارا کند تعنت وراست پوشی او وقولہ والاشتراک الجمیع تا آخرہ دلیل
است دیگر یعنی ہرگاہ مطلوب یعنی صدق دعوی از ہر صورت حاصل شدن می تواند تخصیص را چہ سود
واختصاص را چہ کار اُردو اور نیز ہم دیکھتے ہین مختلف اور جداگانہ طور سے پیدا ہونا انبیاء
علیہم السلام کے معجزونکا ایسا کہ یقین کرتی ہے عقل خاص نہونیکو اور سوا اسکے بسبب مشترک ہونے
سب معجزون کے مطلب کے فائدہ دینے مین اور سوا اسکے یعنی جب ساری خارق عادتون سے
نبی ہونا مدعی نبوت کا سمجھا جاتا ہو تو تخصیص کی حاجت کیا ہے مترجم کہتا ہے کہ مثلاً مسیحی عالم کہے کہ
صرف مردے کا زندہ کرنا یا اندہی کو سوانکہا بنانا اور مبروص کو چنگا کرنا اور اسیطرح دوسرے
معجزے جو حضرت مسیح علیہ السلام سے صادر ہوئے معجزے ہین اور دوسری قسم کے خارق عادات
معجزے نہین تو لازم آتا ہے کہ لکڑی کو سانپ بنانا یا دوسرے معجزے کہ حضرت موسی سے واقع
ہوئے اور حضرت مسیح سے اونکا ظہور نہین ہوا وے معجزے نہون پس اس صورت مین موسی
علیہ السلام مسیحیون کے نزدیک نبی نہوئے اور حال یہہ کہ یہہ لوگ یعنی مسیحی مذہب والے موسی کی

نبوت کے بھی قائل ہین اور توریت کو آسمانی مقدس کتاب مانتے ہین اور اس کتاب کے مندرجات کو سوای اون کئی کامون کے جنکی تکمیل کے بابت حضرت مسیح نے ترمیم فرمائی واجب العمل جانتے ہین بموجب حکم اپنی انجیل کے پس اس تقریر سے معجزہ کی تخصیص ساتھہ ایک فن خاص یا طریق خاص کے باطل ہوئی اور تعمیم ثابت ہوئی **عربی** والثانی ان حصول العلم بکونہ معجزۃ انما یتصور بوجھین احدھما کون الشخص من اہل تلک الصنعۃ والحرفۃ ککونہ ساحراً من السحرۃ بالنسبۃ الی ماصدر عن موسی علیہ السلام من المعجزات او کونہ طبیباً من الاطباء بالنسبۃ الی غالب ماصدر عن عیسی علیہ السلام او کونہ عالماً بفن الموسیقی بالنسبۃ الی ماصدر عن داؤد علیہ السلام **فارسی** یعنی دویمی از آن سہ امور این است کہ ہر آئینہ حاصل شدن علم بمعجزہ بودن آن خارق عادت بدو وجہ متصور میشو دیکی ازین بودن کسی از اہل آن صنعت وحرفت ہمچو بودنش جادوگری از جادوگران بہ نسبت انچہ کہ از موسی علیہ السلام از معجزات ظاہر شدہ یا بودنش طبیبی از جملہ طبیبان نسبت غالب معجزات عیسی علیہ السلام یا بودنش دانا و ماہر بعلم موسیقی ونغمہ سرای بہ نسبت انچہ کہ صادر شد از داؤد علیہ السلام وہمین سان مترجم گوید مرادش اینست کہ چنین ماہران ہرگاہ مدعی رسالت را بنگرند کہ کاری از قبیل صنعت وحرفۃ آنان بکار آورد وکسی دیگر از اہل آن صنعت وخود شان ہم از آوردن مثل آن زبون وناتوانان ہستند این کار او را معجزہ دانند اما ناآگاہان آن صنعت وجاہلان آن حرفہ باین کار پی بردن نتوانند **اردو** یعنی دوسرا امر اون تینون امرون مین سے جنسے مطلب ظاہر ہوتا ہی یہہ ہے کہ معجزہ کو معجزہ جاننا سوا اسکے نہین کہ دو وجہون سے متصور ہوتا ہے ایک تو اوس جاننے والیکا ماہر اور عالم ہونا اوس صنعت اور حرفت سے جسکی جنس سے وہ معجزہ گمان کیا جاتا ہو جیسے ساحر ہونا بہ نسبت اون معجزون کے جو موسی علیہ السلام سے صادر ہوے یا طبیب ہونا بہ نسبت غالب معجزون حضرت مسیح کے یا راگ کے فن کا ماہر اور عالم ہونا بہ نسبت اوس معجزہ کے جو صادر ہوا حضرت داؤد علیہ السلام سے مترجم کہتا ہے کہ کسی معجزہ کا دیکھنے والا جبتک عالم نہوگا تو وہ قادر نہونا اس صنعت اور حرفۃ کے عالمون کا ایسے کام پر جو نبی سے صادر ہوا کیونکر سمجھیگا اور جب ایسا نہ سمجھیگا تو ایسے کام عجیب کو معجزہ کیونکر تصور کریگا **عربی** وثانیھما ان یعلم ذلک بالاتفاق

اهل الفن مثلاً اذا لم يكن الشخص ساحراً فقد حصل له العلم باتفاق السحرة يكون ذلك
مما لا يمكن ان يحصل بفن السحر فان جعل العصا حية انما يعلم كونه معجزة لا سحراً اما للسحرة
فلعلمهم بالسحر واما لغيرهم فلاقرار السحرة بحيث يمنع وعادة تواطؤهم على الكذب
انه ليس من فن السحر والا فمع قطع النظر عنهما كيف يمكن الفرق بينهما اذ الجاهل بالسحر
يحتمل كون كل معجزة سحراً اذا كان من جنس التغير في الصور وكذا الجاهل بالطب
يحتمل كون كل معجزة طباً اذا كانت من فن التصرف في الابدان وهكذا فلو اتى بالسماء الى
الارض او رفع الارض الى السماء فلا يرفع عنهما هذا الاحتمال عند الجاهل بالفن
فارسی یعنی دویمی آن دانسته شدن آن خارق عادت است باتفاق اہل فن مثلاً اگر شخصی
خود ساحر نبود پس اورا حاصل میشود علم بالمعجزیت بسبب متفق شدن ساحران برانکه این کار از آن
قبیل است که ممکن نبود حصول آن بفن سحر پس عصا را افعی ساختن ہر آئینہ معجزہ بودن وسحر نبودن
دانسته میگردد ساحران را بسبب علم آنان بسحر وغیر ساحران را بسبب اقرار کردن ساحران باین که
این کار از فن سحر نیست بروشیکه عادةً ممتنع بود سازوار ومتفق بودن آن ہمگنان بر کذب ورنه
باقطع نظر ازین دو طریق یعنی یکے بسبب علم خود دانستن و دویمی باقرار ماہران این فن شناسا آمدن
وعالم شدن بود چگونه ممکن بود فرق کردن درین دو یعنی معجزه را از جادو جدا دانستن زیرا که ناآگاه
از فن سحر محمول خواہد کرد ہر معجزه را بر سحر ہرگاه آن معجزه از قبیل دگرگون کردن صورتها خواہد بود
وہمچنین نادان فن طب ہر معجزه را محمول خواہد کرد بر طب ہرگاه خواہد بود آن معجزه از قبیل تصرف
کردن در بدنها وہمین سان پس اگر بیارد یعنی صاحب معجزه آسمان را سوی زمین ویا بر فراز
برد زمین را تا آسمان دور نخواہد شد ازین دو یعنی از سحر وطب این احتمال نزدیک جاہل فن اردو
اور دوسرا امر معجزہ پہچاننے کا یہہ ہے کہ ایسی خلاف عادت عجیب کام کو معجزہ جان لیں اوس فن
کی جس فن کی جنس سے وہ معجزہ صادر ہوا ہو عالموں اور ماہروں کے اقرار کرنے اور بالاتفاق کہنے
سے کہ یہہ کام بیشک معجزہ ہے کسی صنعت اور حرفہ سے نہیں مثلاً جب کوئی شخص خود ساحر نہو تو
اوسکو یہہ جاننا حاصل ہوگا ساحروں کے اتفاق کرنے سے کہ ایسا کام سحر کے فن سے ممکن نہیں
پس بالتحقیق عصا کا سانپ بنجانا معجزہ سمجھا جاویگا اور سحر نجانا جائیگا ساحروں کو تو اپنے عالم اور ماہر

ہونے کے فن سحر سے اور غیر ساحرونکو اقرار کرنے سے ساحرون کے اس امر پر کہ یہہ عجیب کام سحر نہین اسواسطے کہ عادۃ ممتنع ہے ایک چھوٹی بات پر متفق ہوجانا ایک گروہ کثیر کا یعنی سلیم عقل اسبات کو تسلیم نہین کرتی اور جب ان دونون کامون سے قطع نظر کرین یعنی ان دونون امرون مین سے ایک کو بھی نہ مانین تو سحر اور معجزہ مین فرق کرنا ممکن نہوگا اسواسطے کہ جو شخص سحر کے فن سے ناواقف ہوگا وہ تو ہر معجزہ کو سحر ہی سمجھیگا جب وہ معجزہ متغیر اور متبدل ہوجانے صورتون کے جنس اور قبیل سے ہوگا اور ایسے ہی علم طب کا نجاننے والا ہر معجزہ کا طب ہی سے ہونا گمان کریگا جب وہ معجزہ ہوگا جنس تصرف فی الابدان سے یعنی تصرف کرنا بدنون مین جیسے چنگا کرنا مجذوم کا یا شفا دینا تپ زدہ کا یا زندہ کرنا مردہ کا اور ایسے ہی اور معجزہ پس اگر صاحب معجزہ آسمان کو زمین پر لے آوے یا زمین کو آسمان تک اوٹھا لیجاوے تو اوس فن کے جاہل اور ناواقف سے یہہ گمان ہرگز دور نہوگا عربی نعم اذا کان الشخص ساحرا وطبیبا مثلا فقد حصل له العلم بکون ما اتی به معجزة لا سحرا ولا طبا بلا کلفة ومشقة وکذا اذا اجتمع علیه جمع من السحرة والاطباء بحیث لا یحتمل تواطؤهم علی الخطاء واقروا له بذلك فقد حصل له العلم ایضا فارسی یعنی ہرگاہ آن شخص خود مثلا ساحر یا طبیب خواہد بود حاصل خواہد شد اورا بلا کلفت و بی مشقت علم بمعجزہ بودن و سحر و طب نبودن امریکہ بیارد آنرا مدعی معجزہ وہمین سان ہرگاہ مجتمع و متفق شود گروہی از ساحران و طبیبان بروشیکہ محتمل نبود اتفاق کردن آنان بر خطا و اقرار کنند آنان باین سحر و طب نبودن و معجزہ بودن آن کار پس حاصل خواہد شد اورا یعنی جاہل و ناآگاہ را نیز علم اردو یعنی ہان اگر وہ شخص خود ساحر یا طبیب ہو مثلا تو بے مشقت اور بے کلفت جان لیگا کہ یہہ کام جو مدعی رسالت لایا ہے معجزہ ہے سحر یا طب نہین اور ایسے ہی جب اسقدر ساحر کہ جنکا متفق ہوجانا خطا پر احتمال نرکھتا ہو متفق ہوجاوین یعنی متفق الکلمہ سب ایک ہی بات کہین اور اقرار کرین کہ یہہ کام سحر اور طب سے نہین بلکہ معجزہ ہے تو اوس صورت مین بھی ناواقفون کو علم حاصل ہوگا اوس معجزہ کے معجزہ ہونے پر عربی ولیس الطریق الاول باقوی من الثانی فی افادة العلم بل لکل منهما جهة قوة بالنسبة للاخر اذ الاول من حیث کونه ناشیا من اتفاق جمیع کثیر وجم غفیر لا یحتمل اتفاقهم

على الخطأ تكون اقوى من الاول وعلم غير السحرة والاطباء بنبوتهما من قبيل الثاني

فارسی طریق اول یعنی معجزہ را از سحر وطب جدا دانستن ماہران فن قوی ترنیست در افادہ علم از طریق دویمین یعنی پی بردن غیر ماہران باعجاز آن کار بسبب دریافتن اتفاق ماہران برین کہ اینکار از سحر وطب نیست ہمانا معجزہ است بلکہ ہر یکے را ازین دو طریق جہتے از قوت است کہ آن جہت قوت دیگر طریق را نیست زیرا کہ طریق اول بسبب دانستہ شدن بیواسطہ دیگری قوی تر است از طریق دویمین کہ بواسطہ اتفاق ماہران علم آن حاصل شود و دویمین از جہت حاصل شدن این علم بسبب متفق ومجتمع شدن جمع کثیر وجم غفیر کہ متفق شدن آنان بر خطا احتمال ندارد پس این دویمین اقوی بود از اول وعلم غیر ساحر وغیر طبیبان بہ نبوت آن دو یعنی حضرت موسی وعیسی علیہم السلام از قبیل ثانی است مترجم گوید زیرا کہ ہرگاہ کاملان فن سحر بالاتفاق وبالاجتماع اقرار نمودند کہ مار ساختن عصا وہمین سان آیات دیگر کہ از موسی علیہ السلام بظہور در آمدند از قبیل سحر نیستند وہمچنین جمع کثیر از ماہران فن طب زبان کشادند کہ احیاء میت از باب علم طب نیست پس اینک ناآگاہان فن سحر وناواقفان فن طب را علم بالمعجزہ از اقرار ساحران وطبیبان حاصل میشود

اُردو پہلا طریق یعنی اوس صنعت اور حرفہ کے ماہر اور عالم کا معجزہ کو معجزہ جاننا قوی تر نہین دوسرے طریق سے یعنی ماہران فن کے متفق الکلمہ کہدینے سے بلکہ ہر ایک کو ان دونون طریقون مین سے ایک طرحکی قوت کی جہت حاصل ہے جو دوسرے طریق کو وہ جہت حاصل نہین اسواسطے کہ اول قوی تر ہوگا دوسرے سے بسبب حاصل ہونے اوسکے علم کے بدون واسطہ غیر کے اور دوسرا قوی تر ہوگا پہلے سے بسبب حاصل ہونے اس علم کے ایک بڑی جماعت اور کثیر گروہ کے متفق الکلمہ کہنے اور اقرار کرنے سے جنکا خطا پر متفق ہوجانا احتمال نہین رکھتا پس یہہ دوسرا اس جہت سے زیادہ قوی ہوگا اس پہلے سے پس غیر ساحرون اور غیر طبیبون کا واقف اور عالم ہونا ان دونون یعنی حضرت موسی اور عیسی کی نبوت سے دوسرے طریق سے ہوگا یعنی اس بنا پر کہ یہہ گروہ کثیر بالاتفاق اقرار کرتے ہین کہ یہہ کام معجزہ ہے سحر یا طب سے نہین اور ایسے گروہ کثیر کا خطا پر ہونا محتمل نہین

عربی فانا لما علمنا اجمالا اتفاق السحرة والاطباء على ان ما صدر عنهما ليس بسحر ولا بطب فجزمنا بنبوتهما ولولا هذا العلم اجمالا لاحتملنا كونهما ساحرا او

طبیباً لما احتملنا بنبوتہما **فارسی** یعنی ہر آئینہ ہر گاہ دانستیم اجمالاً متفق شدن ساحران و طبیبان
بر آنکہ ہر چہ صادر شد از ان دو یعنی موسی و عیسی علیہما السلام جادو و طب نیست پس یقین کردیم
بہ نبوت آن ہر دو و اگر این علم اجمالی مارا نمی بود ہر آئینہ احتمال میکردیم بساحر و طبیب بودن آن
ہر دو و آنچنانکہ احتمال میداشتیم مابہ نبوت آن ہر دو مترجم گوید کہ درین صورت یعنی در صورت تساوی ہر دو
احتمال نبوت آنان و ساحری و طبابت آنان در پایۂ احتمال تساوی داشتی اقرار بالنبوۃ و جزم
بآن صورت نمی بست چہ مارا میر سید زبان کشادن باین کہ عالم بالسحر و ماہر بالطب نیستیم و سخن ماہران
و اتفاق علمار آن فن را باور نمی داریم درین صورت سبیل تصدیق چہ سان پدید آمدی **اُردو**
پس ہمنے جب جان لیا متفق ہو جانا ساحرون اور طبیبونکا اس بات پر کہ جو کام صادر ہوئے اون
دونون سے وہ سحر اور طب سے نہین یعنی عصا کا سانپ بنجانا حضرت موسی سے سحر کے فن سے
نہین بلکہ معجزہ ہے اور برص والے کو فی الفور چنگا کرنا عیسی کا طب سے نہین بلکہ معجزہ ہے پس ہمنے
یقین کی اون دونون کی پیغمبری اور جو ایسا علم اجمالی ہمکو نہوتا تو ہمکو احتمال ہوتا اونکے ساحر اور
طبیب ہونے کا جیسے کہ احتمال ہوتا اونکے پیغمبر ہونیکا مترجم کہتا ہے کہ جب دونون احتمال برابر ہوتے
تو اونکی پیغمبری اور رسالت بالیقین اور بالجزم معلوم نہوتی ہم ان دونون احتمالو نمین ڈانوان
ڈول اور مذبذب رہتے کبھی تو کہتے کہ یہ سانپ بنجانا عصا کا حضرت موسی سے بسبب سحر کے ہے اور
چنگا کرنا مسیح علیہ السلام کا برص والے کو اور سوانکھا کرنا اندھی کا طب سے ہے اور کبھی کہتے کہ
شاید معجزہ ہے درینصورت انکی نبوت ہمارے نزدیک یقینی اور جزمی نہوتی **عربی** فلولا ان
آمن السحرۃ بموسی علیہ السلام اولا بعد ملاحظۃ البینات عنہ فلا تتم حجۃ اللہ تعالی
علی فرعون ولا یستحق العذاب لا فی الدنیا ولا فی الاخرۃ بانکار ماجاء بہ موسی علیہ
السلام لاحتمال السحر فی نظرہ لکن لما آمن السحرۃ بہ اولا فعند ذلک قد تم حجۃ
اللہ تعالی علیہ اذ لا یحتمل العقل کون اتفاقھم علی الاقرار بالمعجزۃ من باب الاتفاق
علی الخطاء فاستحق العقاب فی الدارین لذلک **فارسی** یعنی اگر نمی بود ایمان آوردن
ساحران بر موسی علیہ السلام پس از دیدن معجزات ظاہرہ از آن علیہ السلام ہمانا تمام نمی شد حجت
الہی جلشانہ بر فرعون و او مستحق عذاب دنیا و آخرت نمی گشت بانکار کردن انچہ کہ موسی علیہ السلام

آورد یعنی معجزات باہرہ بنمود بسبب احتمال سحر داشتن این معجزات در نظر فرعون ولیکن ہرگاہ کہ
ساحران اول ایمان آوردند بموسی علیہ السلام پس اینوقت ہرآئینہ تمام شد حجت الٰہی جلشانہ بر فرعون
از بہر آنکہ احتمال نمیکند عقل متفق بودن آن ہمگی ساحران بر اقرار کردن معجزہ از قبیل اتفاق کردن
آنان بر خطا رپس مستحق شد فرعون عذاب دارین را از بہر ہمین ار دو پس اگر ساحر لوگ اول
بعد دیکھنے ایسے ظاہر نشانون اور معجزون حضرت موسی علیہ السلام کے اونپر ایمان نہ لاتے تو خداوند
تعالے کی حجت فرعون پر پوری نہوتی اور وہ دنیا و رآخرت مین عذاب کا مستحق نہوتا بدلے انکار
کرنے اپنے کے اون کامون سے جو موسی علیہ السلام لائے بسبب محتمل ہونے سحر کے اوسکی نظر مین
لیکن جب ساحر ایمان لائے موسی علیہ السلام پر اول تو اسوقت پوری ہوئی اللہ تعالے کی
حجت فرعون پر اسواسطے کہ احتمال نہین رکہتا تہا اون سبکا متفق ہوجانا خطا پر معجزہ کے اقرار
کرنے مین اسواسطے فرعون دونون جہانین عذاب کا مستحق ہوا ع.بی والثالث ان یعلم
ان عادۃ اللہ تعالے لم یجر فی اظہار المعجزۃ علے ایدی الانبیاء بالاکتفاء علی القسم
الاول والا فقد وجب علے الانبیاء الاتیان بالمعجزۃ لکل احد من جنس فنہ وحرفتہ
فلا تثبت نبوۃ موسی بتلک المعجزات الا للسحرۃ ولا نبوۃ عیسی بہا الا للاطباء اذا
کان مبعوثین علے غیرہما من اصناف الخلق فلا بد لہما من الاتیان بالمعجزۃ لکل ذی
فن من جنس فنہ ولیس کذلک فقد علم ان اللہ تعالے اکتفی فی استنبانہ معجزۃ الانبیاء
بما یحصل العلم بہ سواء کان بدون الواسطۃ او بواسطۃ العالمین بہ لعدم الفرق
بینہما فیما ہو المقصد من البعثۃ وہو العلم بکون فاعلہ نبیا لا متنبیا وما جاء بہ
معجزۃ لا صنعۃ ولا حرفۃ ولا شک ان علم الاغلب بالمعجزۃ انما ہو من القسم الثانی
فارسی سوم این امر از سہ گانہ امور کہ ظاہر میشود مطلب مگر باظہار آن این ست کہ دانستہ شود
کہ ہرآئینہ عادت اللہ جاری نشدہ در ظاہر کردن معجزات بر دستہاے انبیا بکفایت کردن بر قسم
اول یعنی صرف دانستن ساحران معجزہ موسی را کہ بر صورت مار ساختن عصا بود و دانستن طبیبان
معجزہ عیسی علیہ السلام را بزندہ کردن مردہ ودرنہ یعنی اگر بر ہمین اکتفا رفتی پس ہرآئینہ واجب
میشد بر انبیا علیہم السلام آوردن معجزہ بر ہرگروہی از جنس فن آن وحرفت آن مترجم گوید

مثلاً برآہنگران معجزہ آہنگری وبرمغنیان وسرودسرایان معجزہ فن موسیقی وبراہل انشا و شعر غوامض فن بلاغت و دیگر فنون متعلقہ آن وہمین سان بر طوائف اہل فنون کہ لا تعد و لا تحصی اند پس ثابت نمی شد نبوت موسی علیہ السلام مگر بر ساحران ونیز ثابت نمیشد نبوت عیسی علیہ السلام مگر بر طبیبان وہرگاہ این ہردو علیہما السلام مبعوث بودند برغیر آن دو یعنی ساحران وطبیبان نیز از اصناف خلق اللہ پس ناگزیری میبود در این ہردو را آوردن معجزات بر ہر صاحب فن از جنس فن او وچنین نیست یعنی این ہردو علیہما السلام معجزات از سراسر صنائع وحرف نیاوردہ اند پس دانستہ شد کہ ہر آئینہ ایزد تعالے اکتفا فرمود در ہویدا کردن معجزہ انبیا علیہم السلام بر آن وجہ کہ حاصل شود آن علم بالمعجزیت برابرست کہ آن علم بدون واسطہ بود یعنی ہمچو دانستن خود ساحران وطبیبان چنین اعجاز را بذوات خود ہا یا بوساطت دیگری یا بوساطت دانندگان آن یعنی بسبب متفق الکلمہ بیان کردن مثلاً ساحران وطبیبان کہ این کار از قبیل سحر وطب نبودہ ست بلکہ معجزہ ست بسبب فرق نبودن درمیان این ہردو یعنی علم بلا واسطہ وعلم بالواسطہ درانچہ کہ مقصود ومطلوب بود از بعثت انبیا علیہم السلام وآن علم بود بہ نبی بودن آن معجزہ آرندہ ومتبنی نابودن او یعنی دعوی نبوت بدروغ کنندہ نبودن آن معجزہ نما ومعجزہ بودن آن نمائیدہ شدہ وصنعت وحرفت نبودن آن کار ونیک نیست کہ علم اغلب بالمعجزہ از قسم ثانی میباشد یعنی باقرار واعتراف کردن کاملان فنی کہ معجزہ از قبیل آن فن گمان بردہ شود بانیکہ معجزہ است حرفت وصنعت نیست مترجم گوید کہ راز در اغلبیت طریق ثانی یعنی حصول علم بالاعجاز بشنیدن از زبان جم غفیر کہ بسبب مہارت خود شان در صنعتی وحرفتی کہ چنین معجزہ از جنس آن گمان کردہ شود برا ستبودن معجزہ پی بردہ وبصدق آن تصدیق کردہ باشند اینست کہ حضور ہمہ کسان از مبعوث علیہم در مجلس ظہور معجزہ دشوار بل محال پس غیر حاضرین را علمی کہ حاصل میشود بشنیدن از زبان حاضرین ماہرین این فن بہرہ میگردد ومعہذا بعد انقراض قرون وانقضای دہور نوآمدگان عرصۂ ہستی را علم بالمشاہدہ محال صرف علم بالسمع کہ از جم غفیر حاصل شدہ باشد مورث تصدیق میگردد اُردو یعنی تیسرا امر جس سے مطلب ظاہر ہوجاوے یہ ہے کہ جانا جاوے کہ ہر آئینہ عادت الٰہی جل شانہ جاری نہین ہوئی معجزون کے ظاہر کرنے مین جو پیغمبرون کے ہاتھہ

سے ظاہر ہوتے ہین اوپر کافی ہونے کے قسم اول پر یعنی اوس صنعت اور حرفہ کے جاننے پر
علم اور تصدیق معجزہ کا منحصر ہونا نہ دوسری قسم یعنی ماہرون کے اقرار سے جان لینے پر اور نہین
تو ہر آئینہ واجب ہوتا اوپر نبیون کے معجزون کا دکہانا ہر ایک گروہ کو اون فن والون مین سے
کہ جس جنس سے وے معجزے گمان کیے جاتے مثلاً لوہارونکو معجزہ لوہاری کا اور سنارون کو
معجزہ سناریکا اور موسیقی جاننے والونکو معجزہ موسیقی کا اور اسیطرح ہر قسم کے فن اور ہنر والون
کو جدا جدا معجزہ دکہایا جاتا اور صنعتین اور حرفی اور ہنر بیشمار ہین پس اس سبب سے دکہانا اونکا
دشوار بلکہ محال در نیصورت حضرت موسی علیہ السلام کی نبوت ثابت نہوتی مگر ساحرونپر اور نہ عیسی
علیہ السلام کی نبوت مگر طبیبون پر اور جبکہ وے دونون مبعوث ہوئے تہے طرف غیر ان دونون
کے بہی یعنی موسی علیہ السلام مبعوث تہے طرف ساحرون اور غیر ساحرون کے اور عیسی علیہ السلام
طرف طبیبون اور غیر طبیبون کے مختلف مخلوق مین سے تو اس صورت مین یا تو ایسی دشوار بلکہ
محال کام کرنے اونکو واجب ہوتے یا نبوت اونکی ناتمام رہتی اور ایسا نہین ہوا یعنی ہر ہنر اور صنعت
اور حرفے کی جنس سے جو دنیا مین ہین معجزے نہین دکہلائے پس بیشک جانا گیا کہ ہر آئینہ اللہ تعالے
نے ظاہر ہو جانے معجزون انبیا علیہم السلام مین اسی امر پہ کفایت کی جس سے علم اور تصدیق حاصل
ہو جائے درباب معجزہ ہونے اوس خارق عادت کے جو مدعی نبوت ظاہر کرے برابر ہے کہ بدون
واسطہ کے ہو یعنی اوس فن کے ماہر کو خود معلوم ہو جانا کہ یہہ کام اس فن کا نہین بلکہ معجزہ ہے یا
بالواسطہ ہو یعنی اوس فن کے عالمون کے اقرار کرنے اور متفق الکلمہ کہدینے سے کہ یہہ کام صنعت
اور حرفہ سے نہین بیشک معجزہ ہے کسواسطے کہ ان دونون طریقون یعنی بے واسطہ معلوم ہو جانے
یا بالواسطہ دریافت ہونے مین کچہہ فرق نہین درباب حاصل ہونے اوس کام کے جو مقصود ہوتا ہے
بعثت انبیا علیہم السلام سے یعنی اوس معجزہ کے فاعل کا نبی معلوم ہو جانا نہ متبنی یعنی جہوٹا دعوی
کرنیوالا نبوت کا کچہہ شعبدے منتر دکہا کر اور یہہ جاننا کہ جو کام یہہ شخص نبوت کا مدعی لایا ہے معجزہ
ہے حرفہ اور صنعت نہین اور شک نہین کہ اغلب علم بالمعجزہ اسی دوسری قسم سے متعلق ہوتا
ہے یعنی ماہرون اوس فن کے بالاتفاق اقرار کرنے سے کہ یہہ کام معجزہ ہے مترجم کہتا ہے کہ غلب
ہونا اس دوسرے طریق کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ جب اوس نبی کا زمانہ گذر جاتا ہے اور اوس زمانہ کے آدمیون

مین سے جنہون نے بسبب مہارت اور اپنے علم کے اوس معجزہ کا معجزہ ہونا جان لیا ہو جو کچھ باقی رہجاتے
ہین تو ان پچھلون کو ان ہی اگلون سے یہہ علم اور تصدیق حاصل ہوتی ہے بلکہ خود نبی کے
زمانہ مین بر وقت ظہور معجزے کے سارے آدمی جنکی طرف وہ نبی مبعوث ہوتا ہے مجلس معجزہ مین
موجود نہین ہوتے پس بالضرور غیر حاضرین کو ان ہی حاضرون کے بیان اور اقرار سے معجزون
کی تصدیق حاصل ہوتی ہے جس سے اوس نبی پر ایمان لاتے ہین ومنہ یظھر انہ ینبغی ان تکون
معجزة کل نبی من جنس ما ھو الشائع المتعارف فی امثال تلك الازمان کما ھو الواقع
علے ما قیل فجعل معجزة موسی علیہ السلام من جنس ما یحتمل کونہ سحراً لغلبة السحر
وشیاعہ فنہ فی زمانہ اذ الفرق بین تلك المعجزات وبین السحر انما یحصل للسحرة لعلمھم
بالسحر وللغیر بتصدیق ھؤلاء العلماء فقد تم حجة اللہ علے الناس جمیعاً العالم منھم
والجاھل بخلاف ما لو لم یکن فی السحر شائعاً فی زمانہ فلا یحصل من تلك العلم بکونھا
معجزة لا سحراً لاحدی حتی تثبت نبوة ومثلہ یقال بالنسبة الی معجزات عیسی علیہ السلام
ولو عکس الامر فجعل معجزات موسی علیہ السلام لعیسی ومعجزات عیسیٰ لموسی فلا
ینفعھما فی زمانھما ولا یمکن لھما اثبات نبوتھما بھا علے احد من الناس بحیث یجزم
بھا فی الواقع ونفس الامر فلا یتم حجة اللہ علے احد **فارسی** یعنی وازان ہویدا میشود کہ
سزاوارست بودن معجزہ ہر نبی از جنس انچہ کہ شائع ومتعارف بود در چنان اوقات انچنانکہ واقع شد
پس گردانیدہ شد معجزہ موسی علیہ السلام از جنس انچہ کہ احتمال داشت سحر وجاد و بودن آن بسبب غالب
وشائع بودن فن سحر در زمان موسی از بہر آنکہ فرق درمیانہ معجزات ودرمیانہ سحر جز این نیست کہ
ہویدا میشود مر ساحرانرا بسبب عالم بودن آنان بسحر اما مر غیر آنانرا بسبب تصدیق کردن عالمان آن
فن پس ہر آئینہ تمام شد حجت الٰہی جلشانہ بر سراسر مردمان ہم بر عالمان آنان ہم بر جاہلان آنان بخلاف
آنکہ اگر در آن زمان سحر را شیوع نمی بود کسی را بسحر بودن یا معجزہ بودن انیکار یعنی عصا را بصورت
حیہ ساختن علم حاصل نمی شد تا نبوت موسی علیہ السلام ثابت شود وہمین سان گفتگو کردہ آید بنسبت
معجزات عیسی علیہ السلام واگر کار برعکس شدی کہ معجزات موسی بہر عیسی ومعجزات عیسی بہر موسی
برساختہ شدی آن ہر دو را در زمان خود شان نیز سود بار نیامدی مترجم گوید مرادش آنکہ

اگر معجزہ انقلاب عصا بصورت حیّۃ کہ در ظاہر از قبیل سحر گمان کردہ میشود بہ عیسی علیہ السلام دادہ شدی چونکہ در زمان این حضرت سحر را شیوع و غلبہ نبود مر این معجزہ او را معجزیت دریافتہ نمیگشت زیرا کہ تمیز بین السحر والمعجزہ وابستہ میباشد بکمال مہارت در سحر و آن زمان غلبہ سحر نبود پس تمیز مفقود بودی و معجزہ سود ندادی و ہمین سان اگر معجزہ احیاء موتی بموسی علیہ السلام دادہ شدی پس بسبب عدم شیوع فن طب در زمان آن علیہ السلام فرقی در میان معجزہ و طب پدید نمی شد و مقصود از معجزہ کہ ثبوت صدق رسالت بود بہ پیدائی نمی کشید لہذا مؤلف فرمود کلا ینفعہما و ممکن نبود آن ہر دو را ثابت کردن نبوت خود ہا پس تمام نمی شد حجت ایزد تعالے بر کسی از مردمان بروشنی کہ جزم و یقین کردی بآن فی الواقع و مطابق نفس الامر اگرد و اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر نبی کا معجزہ اون کاموں کی جنس سے ہوتا ہے جو شائع اور بہت مشہور اور متعارف ہوتے ہین اون زمانون مین جیسے کہ واقع ہوئے اور کہا گیا یعنی سابق اس سے پس قرار دئیے گئے موسی علیہ السلام کے معجزے اوس جنس سے جس سے سحر ہونا معجزہ کا محتمل تہا بسبب غالب ہونے سحر کے اور شائع ہونے اس فن کے اون کے زمانہ مین اسواسطے کہ معجزون اور جادوون مین فرق حاصل ہوتا ہے ساحرونکو بسبب علم سحر کے جسکے وے ماہر اور عالم ہوتے ہین آور غیرونکو یعنی اون آدمیونکو جو اوس صنعت اور حرفت سے واقف اور ماہر نہین ہوتے بسبب تصدیق کر لینے اور اقرار کرنے ان عالمون اور ماہرون کے اس بیان سے کہ یہہ کام معجزہ ہے اونکے فن مین سے نہین پس پوری ہو جاتی حق تعالے سبحانہ کی حجت سبہونپر اونین سے عالمونپر اور جاہلون پر بخلاف اوسکے کہ سحر کا فن اونکے زمانے مین شائع اور مشہور نہوتا تو معجزہ ہونے اور سحر نہونے کا علم کسیکو بہی حاصل نہوتا یعنی کوئی بہی بالیقین نجانتا کہ یہہ سانپ بنجانا عصا کا سحر سے ہے یا معجزہ ہے تاکہ موسی علیہ السلام کی نبوت ثابت ہوجاوے اور ایسے ہی کہا جاوے بہ نسبت معجزون عیسی علیہ السلام کے اور اگر بالعکس ہوتا یعنی موسی کے معجزے عیسی کو دئے جاتے اور عیسی کے معجزے موسی کو تو یہہ امر اون دونون کو نفع نہ دیتا خود اون ہی کے زمانون مین اور ممکن نہوتا اون دونون کو اپنی نبوت کا ثابت کرنا کسی آدمی پر ایسا کہ بالیقین اور بالجزم مطابق واقع اور موافق نفس الامر کے تصدیق کر لیتا پس حجت الٰہی جلشانہ پوری نہوتی کسی پر عربی واذا علمت تلک المقدمات فنقول قد جاء رجل من العرب وادعی النبوۃ

وجعل معجزة الاتيان بكلام عجز الخلق عن الاتيان بمثله اما بفصاحة وبلاغة بهرفتيه او بهما او لغيرهما فحيث قلنا بعدم اختصاص المعجزة بفن دون فن مما يليق بشان الانبياء فلا باس بجعله معجزة تثبت به نبوت وحيث قلنا ان العلم بالمعجزة انما يحصل اما من العلم بهذا الفن او باقرار اهل الفن على العجز عن الاتيان بمثله وقلنا بعدم الاكتفاء في العلم بالاعجاز بالقسم الاول فقد ثبت نبوته على العرب والعجم والترك والديلم اما على العرب فلعلمهم بلسان العرب ومعرفتهم فنون الفصاحة والبلاغة فلو كان ما جاء به من تلك الفنون لامكن لهم الاتيان بمثله ولاتوه مع كثرة فصحائهم وبلغائهم وخطبائهم وشهرة نفثهما في زمانه بينهم وغاية عداوتهم له كما هو العادة في مدعيها واما على غير العرب فلاقرار اهل الفن واعتراف فصحاء العرب وبلغائهم مع كثرتهم وسعة مملكتهم وكثرة امصارهم وبلادهم بالعجز عن الاتيان بمثله بحيث لم يحدث عن احد منهم الاتيان بمثله منذ الف دما في عام مع نداء فقهاء الاسلام طرا با على اصواتهم في كل زمان على وجوب تحدي القرآن على كل احد لئلا يكون اعلى غير العلم في امر النبوة وانه لابد من العلم فيه فقد حصل لهم العلم على اكمل الوجوه لعدم قدرة الناس بالاتيان بمثله لما ادعاه صلى الله عليه وسلم فيه ثبت نبوته على العرب فارسي

يعني وهرگاه دانسته شد اين سه مقدمه پس ميگويم كه هرآئينه آمد برما مردی از عرب ودعوی نبوت كرد و معجزه خود قرار داد آوردن خود كلامی كه عاجز باشد همه خلق از آوردن همچون آن كلام يا از بهر فصاحت و بلاغت آن صرف يعني صرف فصاحت يا صرف بلاغت يا هر دو يعني فصاحت و بلاغت يا غير آن هر دو مترجم گويد كه علاوه از كمال فصاحت و غايت بلاغت اشاره است بسوی تشريع شرائع خرد پسند رفاه بار مصئون از خلل و زلل و نواميس سرمايه انتظام امور جهان و رهبر توحيد خالص و تمجيد محوص و مسالك حسنات و رهروش طاعات و مناهج احتراز از سيئات و مصالح دافعه مفاسد حال و مآل و همين سان قوانين آلهيه كه در قرآن مجيد مذكور و مسطور اند و معهذا اخبارات بالغيب كه سراسر و سربسر بی تفاوت بظهور رسيده اند و فرقی عيان نشد و معهذا غرائب مضامين قرآنی و بدائع تلميحات فرقانی كه فائتة الحصر و خارجة الاحصاء هر لحظه هر زمانی كه ديده

شوند هوش افزا و دلربا میباشند اما به چنین دیدن نظری باید بمجالی توفیق یزدانی و لوامع ورخشر
بار روحانی بتابش کشیده و بروشنی در آورده شده ورنه کورچشمان تیره درونش بنگرند دیده بر
بستگان چگونه نگاه بسویش کشادن توانند که چشم بینا و دل دانا ندارند هرکه توفیق باری بیاری
بود آشکارا بیند و هویدا برکشاید فقط پس هرگاه قائل ایم بمختص نبودن معجزه بفنی بی فن دیگر از انچه
که درخور بود بشان انبیا پس باکی و حرجی و مضایقه نیست در قرار دادن آن معجزه که ثابت
شود بآن نبوت آن مرد عرب مدعی نبوت و هرگاه گفتیم که هرآئینه علم بالمعجزه جزاین نیست که حاصل
میشود یا بسبب علم باین فن یا بسبب اقرار اهل فن بر عاجز شدن از آوردن مثل آن و هرگاه قائل
ایم بعدم اکتفا و عدم انحصار علم بالاعجاز در قسم اول پس هرآئینه نبوت آن علیه الصلوة والسلام
ثابت شد بر عرب و عجم و ترک و دیلم لیکن بر عرب پس بسبب عالم بودن آنان بزبان عرب و معرفت
آنان بفنون فصاحت و بلاغت پس اگر انچه که آورد آنرا یعنی قرآن مجید از ین فنون می بود هر
آئینه توانش می بود آنانرا بر مثل آن آوردن و هرآئینه می آوردند آن را بسبب کثرت فصیحان
و بلیغان و خطیبان آنان و مشهور بودن این هردو فن یعنی فن فصاحت و بلاغت در زمان آن
مدعی نبوت درمیانه آنان و نیز غایت عداوت آنان باوی آنچنانکه عادت است درباره مدعی آن
یعنی هر مدعی نبوت مترجم گوید که رسم مستمره است که گروها گروه از مردمان زمان با هر نبی عداوتها ساز
میکنند لیکن بر غیر عرب ثابت شدن این نبوت بسبب عاجز شدن اهل فن یعنی اعتراف کردن
فصیحان عرب و بلیغان آنان با وصف کثرت آنان و فراخی ملک آنان و کثرت امصار و بلاد آنان
بعاجز بودن خودها از آوردن مثل آن کلام بروشنیکه گفتار در روایت نکرد کسی از آنان از کس
باظهار آوردن کسی مثل چنین کلام یعنی از کسی منجمله بلیغان و فصیحان عرب تا زمان دوازده صد
سال باوجود بانگ زدن و ندا کردن سراسر علمای اسلام باواز بلند خودها در هر زمان بر وجوب تحدی
قرآن بر هریکی تاکه نباشند آنان بر غیر علم در امر نبوت و هرآئینه ناگزیر است علم در آن پس هرآئینه
حاصل شد آنانرا علم باکمل وجوه بسبب قادر نبودن و توانش نداشتن سراسر مردم زاد بآوردن مثل
آنچنانکه دعوی کرد آنرا آنحضرت صلی الله علیه وسلم پس باین بیان ثابت شد نبوت آنحضرت علیه الصلوة
والسلام بر غیر عرب نیز اردو اور جب یہ تینوں مقدمے معلوم ہوچکے تو ہم کہتے ہین کہ ایک مرد

عرب سے آیا اور نبوت کا دعوی کیا اور اپنا معجزہ بنایا ایسا کلام کہ جسکے مثل لانے سے خلق اللہ عاجز
ہوئی یا تو اوسکی فصاحت اور بلاغت سے ہر واحد سے یا دونون یعنی فصاحت اور بلاغت کے
آپسمین ملنے سے یا سوای ان دونون یعنی اور امر سوای فصاحت اور بلاغت کے جیسے خبار
بالغیب یعنی پیش گویان وغیرہ پس جب ہم قائل ہین کہ معجزہ مختص اور خاص نہین ہوتا ایک فن
کے ساتھ اوس قبیل سے جو انبیا علیہم السلام کی شان کے لائق ہو پس مضائقہ اور خوف نہین
ایسے کلام کے معجزہ قرار دینے مین جس سے مدعی نبوت کی نبوت ثابت ہوجاوے اور جب ہم
کہہ چکے کہ معجزے کا جان لینا حاصل ہوتا ہے یا تو اوس فن کے ماہر اور عالم ہونے سے یا اوس
فن کے ماہرون کے اقرار کرنے سے اپنے عاجز ہونے اور قدرت نرکھنے سے ویسے کام کے لانے
پر اور ہم کہہ چکے کہ کافی اور منحصر نہین معجزہ کو معجزہ جان لینا اوپر قسم اول کے یعنی صرف اوس
فن کے ماہر اور عالم ہونے پر بلکہ ناواقف اور ناآگاہ کو اوس فن کے عالمون کے اقرار کرنے
اور اپنی عاجزی بیان کرنے سے کہ وے اپنے اوس فن سے ایسا کام ہرگز نہین کرسکتے معجزہ ہونے
کا علم حاصل ہوتا ہے پس تحقیق ثابت ہوئی نبوت اونکی یعنی نبوت مرد عرب علیہ الصلوة والسلام
کے اوپر عرب اور عجم اور ترک اور دیلم کے عرب پر تو اونکے عالم ہونے سے زبان عرب پر اور فنون
فصاحت اور بلاغت کے عارف اور ماہر ہونے سے اس سبب سے کہ وہ یعنی وہ کلام اگر ان
فنون فصاحت اور بلاغت سے ہوتا تو اونکو بھی قدرت ہوتی اوسپر ویسی ہی کلام لانے کے
اور بیشک وے لاتے اوسکو یعنی اوس کلام کے مثل کو بسبب کثیر ہونے اونکے فصیحون اور بلیغون
اور خطیبون کے اور نیز بسبب مشہور ہونے فنون فصاحت و بلاغت کے اوس زمانے مین درمیان
اونکے اور بسبب نہایت عداوت اونکی کے ساتھ اون مدعی نبوت کے جیسی کہ وہ عادت ہے
درباب مدعی نبوت کے یعنی ہر زمانے مین ہر نبی کے اکثر آدمی دشمن ہوجاتے ہین کسواسطے کہ نبی
اونکو تعلیم کرتا ہے توحید اور تمجید خداوندی کی اور وے عادت کردہ ہوتے ہین شرک کے جو کہ شیطان
کے دہوکہ دینے سے اونکے دلونمین بہت مستحکم اور مضبوط ہوجاتا ہے اور نیز ہدایت کرتا ہے
ترک کرنے رسمون کفر اور فسق و فجور کے اور ایسی بد رسمین اونکی مانوس اور مالوف ہوجاتی
ہین اور نیز بیشتر بے عقل آدمی اپنے گمراہ باپ اور دادادان کی لکیر پیٹتے ہین اور اونکی نامعقول

پیروی کو اپنی سعادتمندی گمان کر کے اوسکا چھوڑنا ہر چند وہ بدرسم صریح بےعقلی اور گمراہی سے جاری ہوئی ہو شاق اور سخت جانتے ہین اس سبب سے کم آدمی جنکو اللہ تعالے نے نیک سمجھ اور ازلی سعادت سے بہرہ مند کیا ہو نبی کو مان کر اپنے جان و مال و فرزند سے زیادہ دوست رکھتے ہین لیکن بہت سے آدمی اونکے دلی دشمن بنکر ہر وقت اونکے زیان بلکہ جان کے خواہان ہو جاتے ہین اسواسطے مؤلف صاحب رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا بقولہ کما ہو العادۃ فی مدعیہا لیکن غیر عرب پر یعنی ثابت ہوتی ہے اوسکی نبوت اوپر عجم کے بسبب اقرار اور اعتراف کرنے عرب کے فصیحون اور بلیغون کے باوصف اونکی کثرت اور اونکے ملک کی وسعت اور اونکے شہرون اور بلدون کے کثیر ہونیکے ایسا اقرار کہ وے عاجز ہین ایسے کلام کی مانند لانے سے اس حیثیت سے کہ کسی نے روایت اور حدیث نہین کی کہ کوئی اونمین سے کبھی مثل اس خداوندی کلام کے لایا ہو بارہ سو برس سے یعنی ابتک کہ یہہ رسالہ تالیف کیا جاتا ہے باوصف پکارنے اسلامی عالمون کے سربسر اور سراسر بڑی آواز سے ہر زمانے مین کہ واجب ہے لانا مثل قرآن کے یعنی جسکو قرآن مجید کے معجزہ ہونے اور اوسکی منزل من اللہ ہونے مین شک ہو وہ اپنی تشفی کر لے اوسپر واجب ہے کہ اگر اپنے آپ کو اس امر پر قادر جانتا ہو تو مثل اس کلام کے بنا لاوے تاکہ امر نبوت کا جاہل نہ رہے کہ ناگزیر اور ضروری ہے حاصل ہونا علم کا اسمین پس تحقیق حاصل ہوا انکو یعنی اہل عجم کو کامل تردد ہو ساتھ قدرت نرکھنے سارے آدمیون کے ایسے کلام کی مثل لانے پر جیسی کہ دعوی کیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ظاہر کیا قول الٰہی جلشانہ اس معانی اور عبارت سے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علے عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یعنی اگر ہو تم شک مین اوس سے کہ ہم نے اوتارا اپنے بندہ پر یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس تم بھی ایسا ہی کلام لاؤ وان لم یاتوا ولن تاتوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ یعنی پس اگر نلاسکو اور ہرگز نہ لاوگے پس ڈرو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی اور پتھر ہین پس اس سے ثابت ہوگئی نبوت اون صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر عرب پر بھی عربی ولیس لھم ان یقولوا انہ ادعی الاعجاز فی فنون لنا عالمین بہا فانہ ادعی فی فنون الفصاحۃ والبلاغۃ فی لسان العرب و نحن من الاعاجم فلا تثبت معجزۃ بالنسبۃ الینا لانا نجیب عنہ اولا بالنقض بانکم

كما لا تعلمون لسان العرب ودقائقه كذلك لا يعلم غير الطبيب صفة الطبابة وفنونها
فله ان يقول لعل ما اتى به عيسى عليه السلام فى مقام التحدى من علاج الابرص
والاكمه واحياء الاموات يكون من الطب لا من المعجزة وعدم اتيان غيره من الاطباء
لا ينافى هذا الاحتمال لجواز كونه اعلمهم فلا يقدر عليه غيره لذلك وكذا نقول مثله
فى شان موسى عليه السلام ومعجزاته فلا نثبت نبوتهما عليهم بتلك الاعمال وقد
جعل الله تلك الاعمال برهانا لاثبات نبوتهما على العموم **فارسی** ونیست آنانرا یعنی نمیتوانند
گفت که هر آئینه آن مدعی رسالت صلی الله علیه وسلم دعوی اعجاز کرد در فنیکه ما عالم آن نیستیم پس
هر آئینه آنحضرت دعوی کرد در فنون فصاحت وبلاغت زبان عرب وما از ملک عجم هستیم پس نسبت
بما معجزه چنین مدعی رسالت ثابت نمی شود از بهر آنکه یعنی ازین سبب گفتن نمی توانند منکران اعجاز
قرآنی که ما جواب گوئیم اولاً بر طریق نقض والزام بانیکه هر آئینه آنچنانکه شما نمیدانید زبان عرب
ودقائق آن همین سان غیر طبیب صفت طبابت وفنون آن نمیداند پس او می تواند گفت که شاید
هر چه که عیسی علیه السلام در مقام تحدی ودعوی اعجاز آورد از به کردن ابرص وشفا دادن مجذوم
وبینا کردن کور مادر زاد وزنده کردن مردگان از فن طبابت بود نه از قبیل معجزه ونیاوردن کسے
دیگر از طبیبان چنین کار این احتمال را منافی نیست زیرا که آن علیه السلام داناترین طبیبان زمان خود
باشد ازین غیر او برین کارها توانا نشد وهمین سان در شان موسی علیه السلام ومعجزات او گفتار آغازند
پس ثابت نشود نبوت آن هر دو علیهما السلام بر آنان یعنی بر غیر ساحران وغیر طبیبان باین کارها و
حالانکه ایزد تعالے همین کارها یعنی معجزات آنان را برهان قرار داد بهر ثابت کردن نبوت آنان علی العموم
یعنی بر ساحران وغیر ساحران وطبیبان وغیر طبیبان **اردو** اور نهین پهونچتا اونکو یه کهنا که تحقیق
اون مدعی نبوت صلی الله علیه وسلم نے اعجاز کا دعوی کیا اون فنون مین جنکے هم عالم نهین پس تحقیق
اونهون نے دعوی کیا زبان عرب کی فصاحت اور بلاغت کا اور هم تو عجمی هین یعنی خود عرب
کی زبان بهی نهین جانتے دقائق اوسکے کیونکر جانین پس هماری نسبت اونکا معجزه ثابت نهین هوتا
اسواسطے که هم جواب دینگے بر سبیل نقض والزام کے اس تقریر سے که جیسے تم نهین جانتے عرب کی
زبان ویسے هی جو شخص که نهین جانتا طبابت اور اوسکے فن وه کهه سکتا هی که جو جو کام حضرت عیسی نے

کے جیسے برص والے اور کوڑہی کا اچہا کرنا اور مادرزاد اندہے کو سوانکہا بنانا مردے کو زندہ کرنا
شاید وے سب طب سے ہون معجزہ سے نہون اور کسی دوسرے طبیب کا ایسے کام نلانا یعنی عاجز
ہونا ایسے عجیب کامون سے اس احتمال کا منافی نہین اسواسطے کہ ممکن ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
اون سب طبیبونین سے زیادہ تر عالم اور ماہر ہون پس اس سبب سے دوسرا قادر نہوا ایسے کام کرنے
پر اور ایسا ہی کہہ سکتا ہے حضرت موسی علیہ السلام اور اونکے معجزون کے باب مین پس اون دونو
کی نبوت نہین ثابت ہوتی ان کامون سے ایسے آدمیون یعنی ناواقفون فن طبابت اور فن سحر
پر اور حال یہہ کہ خداوند تعالے نے انہی کامونکو برہان اور حجت ٹھہرادیا انکی نبوت کیواسطے علی العموم
وثانیا بالحل بان المقصود من الاتیان بامثال تلك الاعمال اثبات النبوۃ والعلم بکون تلك
الاعمال من قبل الله تعالے لا من باب الاکتساب کما یحصل بفنون الفصاحۃ والبلاغۃ بعد العلم
باصل اللغۃ کذالك یحصل باقرار الفصحاء والبلغاء طرا وهم علماء الفن بکونه معجزۃ لا
فصاحۃ ولا بلاغۃ علما لا یرا بیه شك کعلمنا معجزات سائر الانبیاء بلا تفاوت بل هذا اقوی
لکون اعجازہ بالنسبۃ الینا کما اذا کنا حاضرین مجلس المعجزۃ لعدم زوال تلك المعجزۃ بل هی باقیۃ
الی الابد کما کانت فی الصدر الاسلام بخلاف معجزات سائر الانبیاء اذ لیس لنا منها الا الحکایۃ
عنها بان موسی مثلا فعل کذا وعیسی کذا فی سنۃ کذا ولیس الحکایۃ کالعیان **فارسی** و دویم
جواب بطریق حل یعنی واشگافن اصل حال بدون تعرض الزام این است که مقصود از چنین کارها یعنی معجزات آوردن
ثابت کردن نبوت میباشد و دانستن این معنی که این کار از جانب ایزد تعالے است و از باب اکتساب نیست آنچنانکه حاصل
میشود علم فصاحت و بلاغت بعد حصول علم باصل لغت همین سان حاصل میشود باقرار کردن فصیحان و بلیغان سراسر وحالانکه
ایشان علمای آن فن میباشند باین که هر آئینه چنین کلام معجزه است فصاحت و بلاغت نیست و این علم که باقرار علمای
آن فن حاصل میشود علمی میباشد جازم که شک نزدیک آن نمی آید همچو علم بالمعجزات سراسر پیغمبران
بی تفاوت بلکه این یعنی علم باعجاز قرآن قوی تر میباشد بسبب بودن اعجاز آن نسبت ما بروشیکه
گویا هستیم از حاضران مجلس نزول معجزه بسبب زائل نشدن این معجزه بلکه این معجزه باقی مانده بود
تا ابد و جاویدان جاوید بدانسان که بود در آغاز اسلام بخلاف معجزات دیگر انبیا علیهم السلام از آنکه
نیست نزد ما از آن جز حکایت کردن از آن باینکه موسی چنین کرد و عیسی چنین در فلان سال و حالا

حکایت مانند چشم دید نمیباشد مترجم گوید کہ حکایات و روایات بسبب تداول ازمنہ و از دیگری حلول اغلاط و عروض نسیان و زیادت و نقصان را مظنہ و محل میباشد لهذا در اعتبار همنگی معاینہ کہ در آن راه شبهات بربستہ و سبیل تصرفات روات مسدود میباشد چگونہ در ترازوی قیاس برسنجند آرد برخلاف عیان کہ خود نفس الامری حال خود را حاکی و راوی میباشد اُردو دوسرا جواب بطریق حل کے یعنی واقفگان اصل حال بدون تعرض الزام و اعتراض کے کسی پر ایسا ہے کہ مقصد اصلی ایسے کامون کے لانے یعنی معجزے ظاہر کرنے سے نبوت کا ثابت کر دینا ہوتا ہے اور یہہ جاننا کہ یہہ اعمال خارق عادات یعنی قرآنی معجزہ اللہ تعالے کیطرف سے ہے کچھہ کسی فن سے بنایا ہوا نہین ہے جیسا کہ حاصل ہوتا ہے فصاحت اور بلاغت کے جاننے سے بعد جاننے اصل لغات کے ویسا ہی حاصل ہوتا ہے فصیحون اور بلیغون کے اقرار کرنے سے اس امر پر کہ بیشک معجزہ ہے فصاحت بلاغت کے فن سے بنایا ہوا نہین ہے اور بہی فصیح بلیغ عالم ہوتے ہین اوس فن کے اور یکو یہہ علم جازم ایسا حاصل ہوتا ہے کہ تنک اوسکے پاس بہی نہین جاتا شک علم ہمارے کے نسبت معجزون دوسرے پیغمبرون کے بے تفاوت بلکہ یہہ جاننا یعنی قرآنی اعجاز کی تصدیق توی تر ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا اعجاز تو ہماری نسبت ایسا ظاہر اور باہر ہے کہ گویا ہم مجلس معجزہ کے حاضرون مین سے ہین اسواسطے کہ یہہ معجزہ زائل نہین ہویگا بلکہ ہمیشہ ہمیش باقی ہے یعنی تا قیامت انشاء اللہ تعالے ویسا ہی جیسا کہ تہا آغاز اور اول اسلام مین برخلاف معجزون دوسرے پیغمبرین کے اسواسطے کہ اون معجزون سے ہمارے پاس کچھہ بہی باقی نہین سوای اس حکایت اور روایت کے کہ موسٰی عم نے ایسا کیا فلانے سنہ و سال مین اور حکایت مثل معاینہ اور مشاہدہ کے نہین مترجم کہتا ہے کہ حکایتون اور روایتون مین جنکا مدار صرف سُننے پر ہوتا ہے تصرفات ہوتے ہین اسواسطے کمی بیشی اور غلطی سے محفوظ نہین رہتے اور بسبب اختلاف بیانی راویون کے اصل حال کے منکشف ہونے کی صورت غیر متصور برخلاف معاینہ اور مشاہدہ کے کہ ہر دیکھنے والا دیکھکر اپنی تسلی اور تشفی کر سکتا ہے مثلاً قرآن مجید موجود ہے اوسکا اعجاز کمال بلاغت وغیرہ امور سے متعلق اور یہہ سب امور بالفعل موجود پس اسکے معجزہ ہونے مین کیا شک عربی بل نقول ان معجزات سائر الانبیاء مع ضعفها بالنسبة الی تلك المعجزة کما ذکرنا تکون کلما طال الزمان وبعد عهدها ازداد

ضعفها اذ بطول الزمان تضعف الحكاية وان معجزة القرآن على عكس ذالك اذ بطول الزمان
يصير الفصحاء والبلغاء اكثر مع اعترافهم بالعجز عنه ووجود اصل المعجزة لما كان من
السلف فيصير الجزم به اقوى **فارسی** بلکه میگوئیم که هر آئینه معجزات همه انبیاء علیهم السلام
باوجود ضعیف بودن خودها به نسبت این معجزه قرآنی آنچنانکه ذکر کرده اند هر قدر که زمانه دراز
خواهد کشید وعهد بعید خواهد شد ضعف اینها افزون خواهد شد یعنی اول خود در اصل ضعیف اند بمقابله
این دائمی معجزه موجوده قرآنی دوم بدراز کشیدن روزگار ضعف آنرا افزایش بکار خواهد رسید
از بهر آنکه بدراز کشیده شدن زمانه حکایت ضعیف میشود اما معجزه قرآن برعکس اینست از برای
آنکه به درازی زمانه فصیحان وبلیغان بسیار میشوند وبرتقدیر کثرت بلیغان واقرار کردن شان
بعجز وناتوانی خودها از آوردن کلامی مماثل چنین خداوندی کلام ومعهذا موجود بودن اصل
معجزه بدانسان که در نخستین هنگام بوده جزم وتصدیق استوارتر خواهد شد مترجم گوید که تفاوت
درمیانه معجزات انبیاء گذشته روزگار واین معجزه اعجاز آشکار که گفتار خداوندگار باشد
دیدنی وبترازوی انصاف ومقیاس خرد سنجیدنی ست که یکی بگذشت روزگاری ناتوان تر
شود ودویمین بدراز کشیده شدن روزگاران استوارتر پدید آید درین حال
باعتماد معجزات زائله ضعیفه ایمان آوردن واز معجزه قویه موجوده روبرتافتن خواسته کدام
انصاف وفرمان کدامین خرد ست **اُردو** بلکه هم کہتے ہین که البته معجزے سارے پیغمبرون
علیهم السلام کے باوجود ضعیف ہونے کے نسبت اس معجزه کے جیسے که ذکر کیا گیا جسقدر که زمانه
کہنچا جاویگا انکا ضعف بڑہتا جاویگا اسواسطے که زمانے کے کہینچنے سے حکایت ضعیف ہوتی جاتی
ہے لیکن قرآن مجید کا معجزه اسکے برعکس ہے اسواسطے که زمانے کے کہینچنے اور دراز ہونے
سے فصیح بلیغ بہت ہوتے ہین یعنی اگلے بلیغون کی تصنیفات پڑہکر اور جبکه بہت سے بلیغ اقرار
کرتے ہون که فن بلاغت سے ایسا کلام لانا ممکن نہین سب بلیغ اور فصیح اس سے عاجز ہین اور
سوا اسکے معجزه جو موجود ہو ویسا ہی جیسا که اول تہا تو یقین اور تصدیق اسکے اعجاز کی قوی تر
ہوتی جاویگی مترجم کہتا ہے که درمیان معجزون پہلے پیغمبرون کے اور درمیان اس معجزه دائمی
قرآنی کے جو تفاوت که ہے قابل دیکہنے کے اور انصاف کے اور عقل کے پیمانه مین تولنے کے قابل ہے

کہ ایک یعنی انبیاء گذشتہ کے معجزے زمانہ کے دراز کھنچنے سے ضعیف ہوتے جاوین وسکھنی اور اس معجزہ
کے جسقدر زمانہ گذرے اور وقت کھچے استواری زیادہ ہو درین صورت قوی ہوا یہ معجزہ
موجودہ اور ضعیف ہوئے گذشتہ معجزے دوسرے پیغمبرون کے پس گذشتہ ضعیف اور معجزون
کو سچا مان کر اون معجزات والون پر ایمان لانا اور دائمی معجزہ موجود حال کو جسکا اعتماد اور جزم
جسقدر کہ زمانہ گذرے بڑہتا جاوے اپنا رہبر اور راہنما قرار نہ دیکر گمراہی مین رہنا کونسی عقل کا
مقتضا ہے اور کونسے انصاف کا حکم عربی ومن ہنا یظہر سر کونِ ہذا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم خاتم النبیین دون غیر من الانبیاء اذ بُعدُ عہدہم سببٌ لضعف معجز لهم
الی ان ینتہی الی زمان لا یحصل العلم عن معجزہم فوجب علی اللہ تعالی ارسالُ
نبی اٰخر ومعجزة اخری کیلا یکون للناس علی اللہ حجة بعد الرسل بخلاف
ہذا النبی صلعم وہذہ المعجزة فانہا باقیة الی یوم القیامة کما کان اولا بل
اقوی فلا حاجة الی نبی اٰخر ومعجزة اخری الی الابد الآباد فلیس ہذہ المعجزة
کمعجزة سائر الانبیاء ومن انکر اعجاز فہو کمن انکر اعجاز سائر المعجزات بعد ان رآہ
بعین العیان بل اقوی کما عرفت فارسی واز ہمین جا ہویدا میشود وبر میگشاید نہان
راز کہ این نبی صلی اللہ علیہ وسلم چرا خاتم النبیین شد وپیغمبری دیگر چرا باین پایہ نرسید پس
دانستہ باد کہ دوری زمان آنان سبب میشود مر ضعیف شدن معجزات آنانرا تا اینکہ
منتہی میشود بروزگاری کہ دران حاصل نماند علم بمعجزات آنان یعنی از معجزات آنان نشانی جز
حکایت باقی نماندہ است وحکایت بہ تمادی زمان وطول آوان روز بروز ضعف وناتوانی
می پذیرد وآخر این ضعف را کار بجای میکشد کہ مردم آن روزگار را آگاہی نمی [illegible] بمعجزات آنان
پس واجب شود بر ایزد تعالی فرستادن پیغمبری دیگر ونازل کردن معجزہ آخر تا مردمان را
حجت تام نشود بر ایزد تعالی بعد از رسولان یعنی اگر او تعالی رسول نفرستد وبر تصدیق
چنین رسول معجزہ نہ برگزیند مرانرا عذری وحجتی پدید آید کہ خداوندا اگر رسولی از تو بر ما رسیدی
شرک وکفر بکار نمی گزیدیم آن فرستادہ تو ما را بسوای خداوندگار راہ مینمود چون تو پیغمبری کہ ما را
بتو راہ نماید نفرستادی بشرک وکفر در شدیم غرض باین سبب سلسلۂ نبوت متسلسل بود بخلاف

این نبی و این معجزه پس هر آئینه باقی ست تا روز قیامت آنچنانکه اول بود یعنی زمان نزول بلکه
استوار تر پس حاجت نبود بسوی ارسال رسولی دیگر و انزال معجزه آخر تا جاویدان جاوید پس این معجزه
یعنی معجزه قرآنی همچو معجزه دیگر پیغمبران نبوده است وکسیکه اعجاز این معجزه را منکر شود پس بودن
آن کس مانند کسی که انکار بکار آرد از اعجاز سراسر معجزات پس از آن که دیده باشد آنرا بچشم ظاهر
بلکه قوی تر آنچنانکه بشناختی مترجم گوید که قولِ مولف رحمه الله بل اقوی کما عرفت خواهان لختی از
بسط کلام است چنانکه گویم بتوفیق الله تعالی به پنهانی نمانا د که مراد حضرت مولف رحمه الله تعالی
همین ست که اگر راست پوشی از راه دریابش بدور افتاده چنین معجزهٔ قرآنی را که بوضوح براهین
موجوده و ظهور دلائل مشهوده اعجازش هنوز مشهود دیدهٔ ادراک و مرئی چشم دریابش ست و از شکم
بدانتها بین بسوی حکایت کسی افتقاری و احتیاجی و بروایت متنفسی بالشی و نیازی ندارد
دیدهٔ و دانسته انکار کند همانا بگمان در شماره آن کسان برشمرده گردد که معجزات پیشین پیمبران
را خود بچشم صورت بین می دیدند و انکار می ورزیدند از بهر این که این معجزهٔ موجوده قرآنی
و آن معجزهٔ باستانی در نفس معجزیت اشتراک دارند چه هر دو از آن قبیل اند که دیگران جز مدعی
نبوت از آوردن مانند آن فرو ماندگان و زبونان بودند و معهذا در اصل معاینه و مشاهده
هم مشترک از بهر آنکه آنچنان که آن معجزات ماضیه را بچشم حسی دیدند همچنین این معجزه را بدیدهٔ عقلی
نگریستن میتوان فرق همین ست که آن دیدن طرفة العینی بود که پس از ساعتی نشانش پدید نماند
همچو اژدها شدن عصای موسی و زنده شدن مرده باعجاز عیسوی و این دیدن هر زمان موجود از زمان نزول
قرآن الی الآن همان اعجاز نمائی و راست برگشائی دل و دیده بحیرت اندازند اولی الالباب ست
پس بالضرور و بالبدیة موجود اقوی میباشد از معدوم و مسموع و فرق دیگر آنکه ادراک معجزات
ماضیه پیشین پیمبران تعلق داشت بحواس ظاهری چون دیدن انقلاب عصا بصورت ثعبان و
همچنین دیدن شفایابی مبروصان و عمیان و دریابش معجزهٔ قرآنی متعلق بکمال عقلی و خود ظاهر ست
که معقول اشرف و اقوی میباشد از محسوس که بشائبه اوهام حکم کردنش در نخستین پایهٔ تصدیق
و اذعان برشمرده نمیگردد برخلاف حکم عقل که در اولین مراتب اذعان جای همه استوار دارد
پس باین هر دو لحاظ فرمود بل اقوی احتیاج آن محول کرد بمذکور فیما سبق که بمراد دور کرد

مشقت تامل وکلفت احتیاج بہ پیشین برگزارش خلاصہ اش برگشادیم باری دانا وتوانا خداوندا گرود
اور اسی سے کھلتا ہے بھید خاتم النبیین ہونے حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
نہ کسی دوسرے پیغمبر کا پیغمبرون علی نبینا وعلیہم السلام مین سے اس بیان سے کہ دور اور بعید ہوتے جانا
پیغمبرون کے زمانون کا اونکے معجزون کے ضعیف ہونیکا سبب ہوتا ہے یہانتک کہ ایک ایسا زمانہ
آتا ہے کہ جسمین بالکل اونکے معجزے نامعلوم ہوجاوین یعنی طول مدت کے سبب سے یاد بھی نرہین کہ
کوئی معجزہ کسی پیغمبر سے ظاہر ہوا تہا یا نہین اور جب وے معجزے یاد سے جاتے رہتے ہین نبوت
کی دلیل کہان اس حالت مین واجب ہوتا ہے اوپر سبحانہ تعالے کے یعنی بوجوب تفضیلی بھیجنا دوسرے
نبی کا اور اوتارنا دوسرے معجزہ کا تاکہ آدمیونکو حجت پیدا ہو اوپر اللہ تعالے کے ان رسولون
کے بعد یعنی جب اگلے پیغمبرون کے معجزے جو تھوڑی سی دیر یعنے بعد نزول کے صرف حکایتین
اور روایتین اونکی رہجاتی ہین اور وے سبب بےنشان ہوجاتے ہین یا دسے جاتے رہین اور نبوت
کی دلیل بےنشان ہوجاوے اور شیطان کے بہکانے سے پچھلے زمانیکے آدمی مشرک کافر بدکار بنجاوین
تو درینصورت اللہ سبحانہ وتعالے نے بمقتضائے رحمت اور فضل اپنی کے اپنے اوپر واجب کیا دوسرے
رسولونکا بھیجنا اور اونکی نبوت کی تصدیق کیواسطے اور معجزون کا اوتارنا کسواسطے کہ اگر ایسا نہو یعنی
نہ کوئی اور رسول بھیجا جاوے اور نہ کوئی معجزہ اوتارا جاوے تو بیشک آدمیونکو حجت پیدا ہوسکتی
ہے اوپر خداوند تعالے جلشانہ کے کہ بسبب نہونے کسی پیغمبر راہنما کے ہم توحید اور نیک کرداری سے
محروم رہے اور شرک اور بدکاری مین پھنسے پس بمراد اتمام حجت اور باقی نرکھنے عذر کے ایک رسول
کے بعد دوسرے رسول کا بھیجنا قرار پایا ہے اور اونکی نبوت اور رسالت کی تصدیق کیواسطے ہر ایک
نبی کے زمانے مین معجزیکا ظاہر ہونا برخلاف ان نبی یعنی حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور نیز بخلاف اس معجزہ قرآنی کتاب فرقانی کے کہ بیشک یہہ باقی ہے قیامت کے دن تک
انشاء اللہ تعالے جیسا کہ تہا اول یعنی آسمان سے اوترنے کے وقت بلکہ زیادہ قوی پس حاجت نہین
طرف دوسرے نبی کے بھیجنے اور دوسرے معجزے اوتارنے کیطرف یعنی جب حجت خداوندی یعنی
قرآنی معجزہ اب تک ویسا ہی موجود ہے جیسا کہ اپنی اعجاز نمائی مین اول تہا سو اسواسطے نبوت موجود یعنی
نبوت عامہ اور رسالت کافہ درینصورت اگر اللہ سبحانہ وتعالے جو حکیم حقیقی ہے باوجود موجود ہونے

ہدایت نبوت اور تعلیم رسالت عامہ کے دوسرے رسول بہیجے اور اوس رسول کی رسالت کی تصدیق
کیواسطے دوسرا معجزہ اوتارے تو ظاہر ابے فائدہ کام متصور اور حکیم حقیقی سے بے فائدے کام
کا ظہور خلافِ حکمت پس اس سے صاف ظاہر کہ جب تک یہہ قرآنی معجزہ باقی ہے کسی معجزہ اور کسی
نبی کے تشریف لانے کی حاجت نہین اور یہہ معجزہ ہے ابدی دائمی پس ابد تک حاجت نہین
طرف کسی دوسرے رسول کے اور طرف کسی دوسرے معجزے کے پس یہی معنی ہین ختم نبوت
اور سیادت رسالت کے جسکے ساتہہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ وتعالے کی
برگزیدگی سے اس منصب پر بالخصوص سرفراز ہوئے کسی دوسرے نبی و رسول کو یہہ منصب حاصل
نہوا یہہ مرتبہ نصیب نہوا پس اس تقریر سے کہل گیا بہید ختم نبوت کا بس یہہ معجزہ نہین مانند معجزون
دوسرے پیغمبرون کے یعنی وے معجزے موجود نہین یہہ موجود ہے اور غیر موجود کب برابر
ہوسکتا ہے ساتہہ موجود کے قولہ ومن انکر یعنی جو کوئی ناسمجہہ یا سمجہہ دار ناانصاف اس موجود
معجزے کی معجزیت سے انکار کرے تو وہ ہو مانند ایسے آدمی کے جس نے انکار کیا ہو سارے
معجزون سے بعد اپنی آنکہوںسے دیکہنے کے جیساکہ تونے پہچان لیا مترجم کہتا ہے کہ مولف رحمہ اللہ
کا یہہ قول بل اقوی کما عرفت چاہتا ہے تہوڑا سا بسط کلام مناسب مقام جیساکہ مین کہتا ہون
اللہ سبحانہ وتعالے کی توفیق اور عنایت و ہدایت سے پوشیدہ نہ ہے کہ مراد حضرت مولف رحمہ اللہ
تعالے کی یہہ ہے کہ اگر کوئی بے سمجہہ یا سمجہہ دار اپنی ہٹ دہرمی سے ایسے معجزے موجود کے
معجزہ ہونے سے انکار کرے اور اوسکے اعجاز بلاغت اور کمالات کو جو آفتاب سے زیادہ ظاہر
ہین اور چونکہ خود بدا ہتا ظاہر اور آشکارا ہین کسی روایت اور حکایت کی حاجت نہین کہ جس سے
اسکی معجزیت بیان کیجاوے نادیدہ ناد انستہ شمار کرے وہ توایسا ہے جیساکہ اوس نے اگلے
پیغمبرون کے معجزون کو دیکہکر انکار کیا ہو کسواسطے کہ دیکہے جانے مین یہہ معجزہ قرآنی اور دوسرے
معجزے اگلے زمانے کے برابر ہین فرق اتنا ہی ہے کہ اون اگلے معجزونکا دیکہا جانا ایک ساعت
کا تہا کہ بروقت ظہور اور نزول کے چند آدمیون نے جو وہان حاضر ہونگے دیکہہ لیا اور پہر
دم بہر کے بعد وہ بے نشان ہو گیا دیکہنا کہان جیسے کہ سانپ بنجانا حضرت موسی کے عصا کا
کہ اوسی مجمع کے حاضرون نے اپنی آنکہون سے دیکہا وہ بہی ایک ساعت سے کم پہر جب وہ

عصا ویسا ہی ہوگیا جیسا کہ تہا سانپ کیصورت نرہا تو اس معجزہ سے سوا ے حکایت اور روایت
کے باقی نہین اور ایسے ہی اور دوسرے معجزے یعنی تسعہ آیات جیسے ٹڈیونکا آنا اور قبطیون
کے کہیتون کو کہا جانا اور ایسے ہی مینڈکونکا عاجز کرنا قبطیونکو اور باقی دوسرے معجزے جو
آنی اور ساعتی تہے اور علی ہذا القیاس حضرت عیسی مسیح علیہ السلام کا اندہے کو سوانکہا کرنا جذامی
کو چنگا کردینا مردے کو زندہ کردینا کئی آدمیون نے دیکہا بلکہ بعضے معجزونکو تو اون حضرت کے
ایک دو حواریون کے سوا نہایت دس گیارہ تک اور کسی نے نہ دیکہا الغرض باوجود شرکت ان
دونون کے دیکہے جانے مین بل توی تر ہونے اس معجزہ موجود حال کے جسکو لاکہون کروڑون
اہل عقل انصاف دوست خود ظاہر دیکہہ رہے ہین اسکا انکار کرنا اور اون معجزون بے نشان
کا اقرار کچہہ معنی نہین رکہتا بلکہ ایسے منکر کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ اون معجزون کو بہی اگر اپنی
آنکہہ سے دیکہتا تو اون سے بہی انکار کرتا جیسے کہ اس موجود معجزہ کو دیکہتا ہے اور اوسکی
معجزیت کا منکر ہے چونکہ اون معجزون کی حکایتین سنی ہین یاد رہی ہین اسواسطے اون کا
اقرار کرتا ہے اور آنکہہ سے دیکہے ہوئے کا انکار یہہ امر عجیب ہے ومنہ یظہر ایضاً لزوم
کون معجزۃ خاتم الانبیاء بالکلام لا غیر للزوم بقائہا وما بقی نوعہ منحصر فی ہذا
الفرد اذ غیرہ فی معرض الزوال فلا یصلح لکونہ معجزۃ فہذا ہو السر فی کون معجزۃ
من غیر جنس معجزۃ سائر الانبیاء وان ہذہ المعجزۃ لا تصلح لغیرہ والا کانوا خاتم
الانبیاء ولا معجزۃ الغیر یصلح لہذا النبی والا لم یکن خاتم الانبیاء فاعتبروا یا اولی
الابصار فانہ حجۃ اللہ تمام علیکم الی یوم القیامۃ **فارسی** وازہمین ہویدا میشود از
لازم بودن این کہ معجزہ خاتم الانبیاء از جنس کلام بود نہ از غیر کلام از بہر لازم بودن بقای چنین وانچہ
کہ باقی ماند نوع آن منحصر است درین فرد از بہر آنکہ غیر کلام در معرض زوال میباشد پس آن غیر
کہ در معرض زوال بود صلاحیت ولیاقت ندارد از بہر معجزہ شدن برای خاتم انبیاء وہمین راز
پنہان ست در قرار یافتن معجزہ حضرت خاتم الانبیاء از غیر جنس معجزات ہمہ انبیاء علیہ وعلیہم السلام
وہر آئینہ آن ہم ہویدا میشود کہ ہر آئینہ این معجزہ یعنی معجزہ متعلق بالکلام صلاحیت وشایستگی
ندارد بانیکہ معجزہ قرار یابد بہر نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء ورنہ یعنی اگر برای نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء

قرار داده شود باید که آنان یعنی انبیاء دیگر غیر خاتم الانبیاء شوند و این هم هویدا گردید
که معجزهٔ دیگر پیغمبران یعنی آنچه از جنس کلام نبوده صلاحیت ندارد معجزه شدن را بهر این نبی یعنی
خاتم الانبیاء ورنه یعنی اگر هیچ معجزهٔ دیگر پیغمبران معجزهٔ خاتم الانبیاء بود پس این خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء
نباشد پس هوش پذیر پیدای بابینشان پس هرآئینه آن حجت خداوند تعالی بر شما تمام شد تا
روز رستاخیز مترجم گوید که خلاصهٔ کلام همین است که آنچنان که ختم نبوت را استمرار معجزه لازم است
یعنی هرگاه حکمت ایزدی جلشانه اقتضا کند سلسلهٔ نبوت یک نبی خاص تا دامان قیامت دراز
کشد و بعثت نبی دیگر منتهی گردد درینصورت چنین نبی را که خاتم الانبیاء قرار باید معجزه دهند
که سپری نشود و زائل نگردد هر زمان مستمر ماند تا آنکه رستاخیز روز برسد تا در هر زمان بدیدن
آن معجزهٔ موجوده سپری ناشده بتصدیق رسالت و اذعان نبوت چنین خاتم الانبیاء سعادت
یاب گردند پس این معجزه دائمی الوجود ندهند جز خاتم الانبیاء را چنانکه کلامی که دیگری از کاملان
فنون فصاحت و بلاغت باوصف تحدی و معارضه و کمال عداوت برآوردن هیچو آن کلام قدرت
نداشت و ندارد معجزه قرار یافت بهر حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی قرآن مجید که
فصحاء عدنان و بلغاء قحطان باوصف یگانه روزگار شمرده شدن آنان در جاء و کلامی و
غایت بغض و عداوت آنان با حضرت خیر الانامی از آوردن مثل آن همه زبون شدند و سراسر
درماندند و الی الآن همان اعجاز کشای است که بود و الی پیرامونش نگشته تغیری راه پویش
ناکشاده همچنین استمرار معجزه را ختم نبوت لازم است چه در صورت موجود بودن معجزه مصدقه رسالت
وجود رسالت ناگزیر و بر تقدیر وجود رسالت رسولی لاسیما رسلی بر رسالت عامه بعثت رسول دیگر
ظاهراً منافی حکمت و داناخداوندگاری نکند که مخالف و مباین حکمت تصور کرده شود پس هویدا
شد تلازم در میانهٔ استمرار معجزه و ختم رسالت و ازین تلازم خود پدیدار آمد که معجزهٔ حضرت خاتم النبیین
راس المرسلین محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم همین قرآن بود که دائمی و مستمر در هر زمان موجود است
و چون این معجزه مستمره است ناگزیر آنحضرت علیه الصلوة والسلام خاتم النبیین بود برین تقدیر و باین
تقریر اهل ایمان را نسبوی معجزات دیگر سوای قرآن مجید که بشماره الوف مردم زاد صدور و رو
ظهور آن ازین خلاصهٔ عالم و عالمیان برگزیده ترین پیغمبران زمان صلی الله تعالی علیه

وسلم دائمی نمایند حاجت نیست چہ آن معجزات ہمچو معجزات انبیار سابقین سپری شدند واین خود
موجود ست این نقد بگیر واز آن کہین گشتہ ونابود شدہ دست بدار اُردو اور اس سے
یہہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری اور ناگزیری ہے کہ خاتم الانبیار کا معجزہ کلام ہی کی جنس
سے ہو نہ دوسری جنس سے تاکہ وہ معجزہ ہمیشہ باقی رہے اور وہ معجزہ جسکے نوع باقی ہے
کلام ہی ہے اس فرد مین منحصر ہے اسواسطے کہ جو غیر کلام ہوتا ہے وہ تو زوال کے معرض مین
رہتا ہے اسواسطے ایسا معجزہ خاتم الانبیار کا معجزہ نہین ہوسکتا ہے بسبب زوال پذیر
ہونے معجزہ کے باوصف دائمی ہونے رسالت عامہ کے پس ایسا معجزہ زوال پذیر صلاحیت
اور قابلیت نہین رکہتا خاتم الرسالت کے معجزہ ہونے کے پس یہی بہید ہے معجزہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے مین غیر جنس سے اون معجزون کے جو تہے واسطے سارے
پیغمبرون کے یعنی کلام کے جنس سے معجزہ نہین دیا گیا کسی پیغمبر کو سوائے حضرت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز یہہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ معجزہ کلامی دائمی صلاحیت نہین
رکہتا معجزہ ہونے کیواسطے غیر خاتم الانبیار کے اور نہین تو وے خاتم الانبیار ہوتے ورنہ
غیر خاتم النبیین کا معجزہ صلاحیت رکہتا ہے واسطے خاتم الانبیار کے اور نہین تو یہہ خاتم الانبیا
نہون پس ہوش پکڑ وائے ہوشمند پس تحقیق حجت الٰہی تمہارے اوپر پوری ہوئی قیامت
تک مترجم کہتا ہے کہ خلاصۂ کلام یہہ ہے کہ ختم نبوت اور معجزہ کلامی مین تلازم کی نسبت ہی یعنی
ایک دوسرے کو لازم اس تفصیل سے کہ دائمی اور مستمر الوجود معجزہ نہین دیا جاتا مگر اوس نبی
کو جسکی نبوت قیامت تک باقی رکہین خداوند تعالے کو منظور ہو اور جس نبی کی نبوت دائمی نہو
اوسکو یہہ دائمی معجزہ نہین دیا جاتا اب دوسری طرف سے قیاس کرنا چاہیئے کہ جس نبی کو خاتم
الانبیار قرار دینا منظور ہوتا ہے اوسکو ایسا معجزہ نہین دیتے جو زوال کے معرض مین ہو یعنی معجزہ غیر
دائمی کسواسطے کہ اگر خاتم الانبیار کا معجزہ ایسا ہو تو قابل زوال ہو پس درصورت زوال کے نشان
اور مصدق اوسکی رسالت دائمی اور نبوت عامہ کا کیا ہو اسیواسطے خداوند تعالے نے حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا معجزہ مرحمت کیا جو موجود ہی اور قیامت تک انشاء اللہ
تعالے باقی رہیگا اور یہہ معجزہ دوسرے کسی نبی کو نہین دیا کسواسطے کہ سوائے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی نبی کی نبوت قیامت تک باقی رکھنی منظور اور مقتضای حکمت آلٰہی
نہ تھی پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اگرچہ اور بہی ہزارون معجزے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اوس جنس سے ظہور مین آئے جس سے جو معجزے تھے اور پیغمبرون کے مگر مصدق
نبوت دائمی اور برہان رسالت عامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہی دائمی ہمیشہ تا قیامت
موجود رہنے والا معجزہ یعنی قرآن مجید ہے اور اثبات نبوت اور دعوی رسالت مین یہی
معجزہ کافی ووافی اور دوسرے معجزات صادرہ کیطرف حاجت نہین جسکے دلکی آنکھین کہلی
ہون وہ دیکہے جسکے کان سننے کے ہون وہ سنے جسکا دل غفلت کی نیند اور ناانصافی کے
نشہ سے ہوشیار ہوا اور بیدار ہو وہ سمجہے بوجہے اور اصل تو یہہ ہے کہ جسکو اللہ تعالے سیدہا
راستہ بتاوے وہی شخص راہ پاوے عربی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم
وغایة جوابکم الا نعلم اتفاق العرب وفصحائهم علے عدم امکان الاتیان
بالمثل ففیه اولا النقض بان الجاهل بالسحر والطب ایضا لا یعلم اتفاق السحرة
والاطباء علے العجز عن الاتیان بمثل ما اتیا به وثانیا انه یکفی للعلم اتفاق من یجزم
العقل بعدم تواطئهم علے الکذب کما یکفی ذلك فی حق الاولین ایضا وذلك
یحصل بفحص قلیل فعلیکم بالفحص حتی یحصل لکم العلم مع ان صدق هذا
القول عنا مستفید فان لجاج طباع العرب اظهر من الشمس ونداء فقهاء الاسلام
بوجوب تحدی القرآن علے کل احد ابین من الامس ومع ذلك اتفقوا علے الایمان
به بهذه المعجزة فکیف یبقی الشك فیکم ایها الناس فاتقوا الله لعلکم تفلحون فارسی
در پایان جواب شما این بود کہ ما نمیدانیم یعنی آگاہ نیستیم بمتفق شدن عرب وفصیحان آنان بقدرت
نداشتن خود ہا بر آوردن کلامی مثل این کلام یعنی قرآن مجید پس دران یعنی در جواب شما
اول بطور نقض والزام باین تقریر کہ ناآگاہ از فن سحر ونادان از فن طب نیز نمیدانند
اتفاق کردن ہمہ ساحران یعنی در معجزات موسوی ونیز اجماع واتفاق ہمہ طبیبان یعنی
در معجزات منسوبہ بسوی عیسی علیہ السلام بہ عاجز شدن خود ہا از آوردن مثل انچہ کہ آن دو
یعنی موسی وعیسی علیہما السلام آوردند خلاصہ جواب این ست کہ شما بہ نبوت حضرت موسی و

نیز به نبوت حضرت عیسی ایمان ندارید و استدلال شما در اثبات نبوت این هر دو علیهما السلام همین است که از
ایشان کارها بظهور رسید که دیگران جز این هر دو از آوردن مثل آن زبون شدند پس بنقض این استدلال
گفتن می توان که ما را معلوم نیست که ساحران آن زمان سراسر عاجز و زبون شده باشند از تقلیب عصا به
پیکر حیه یا همه طبیبان آن عصر زبون شده باشند از زنده کردن مرده پس جواب شما چه باشد و دومین جواب
بر سبیل حل و کشف حال چنین که اتفاق کردن گروهی که بر دروغ متفق نشدن آنان عقل بالجزم میداند
بسنده است و کفایت میکند بهر حصول علم بصدق نبوت آنچنان که کفایت میکند همین در حق آن دو اول
یعنی موسی و عیسی علیهما السلام و این حاصل می تواند شد باندکی از پژوهش و جستجویش بر شماست جستجو
که بکارش گیرید تا شما را هم علم حاصل شود با اینکه راستی این گفتار از شما فائده بخش ست که هر آئینه منش عرب
باصرار و درشتی ست هویداتر از خورشید و ببانگ بلند آوازه کردن دانشمندان اسلام بواجب بودن معارضه
بالقرآن یعنی بر تقدیر شک و انکار پیداتر است از دیروز گذشته بر هر کسی و با این همه متفق شدند بر ایمان
آوردن بآن نبی صلی الله علیه و آله وسلم بهمین معجزه پس چگونه باقی ماند شک در شما ای مردمان از خدای تعالی
بترسید تا که فلاح یابید مترجم گوید که گفتار مولف رحمه الله تعالی متضمن است سه گانه جواب را نخستین بر سبیل
الزام و دو دیگر بر سبیل حل یکی باین تقریر که خود از قول شماست که عرب درشت منش و با اصرار اند پس خود
ظاهر است که مردم درشت طبع تا وقتیکه خود به بن بود از و ماهیت کاری سخنی نمی رسند تصدیق نمیکنند
و آنان بدیدن چنین معجزه برسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ایمان آوردند پس حقیت این معجزه ظاهر شد و بر تقدیر
حقیت معجزه صدق رسالت و نظر بوجود شهود و استدامت معجزه ختم نبوت و عموم رسالت پیدا و هویدا شد
جواب دیگر اینکه خود همه میدانند و سراسر آشکار است که علماء اسلامیه در هر زمان و هر اقلیم ببانگ بلند ندا میکنند
که هر کرا در اعجاز قرآن مجید انکار یا شکی بوده باشد او معارضه و تحدی پیش آرد و اقصر سوره مثل قرآن مجید
در غایت درجه بلاغت و احتواء مقاصد جمه و احاطه مصالح و مآرب عالیه که کفیل خوبی هر دو جهان تواند
شد بیارد و کس نمی آرد پس از این هم صدق رسالت و حقیت معجزه همه هویدا شد زیرا که هر که دلیل خود را
استوار نمی داند چنین بی باکانه در معرض تحدی مخالفان دین را که اطفاء نور قرآنی در سر داشته باشند نمیخواند
بل نظر به ضعف مستدل بر خود مخالفانه گفتار میکند پس دومین دلیل اینست از کلام که بر سبیل حل پس از الزامی
گفته شد اردو غایت مرتبه جواب تمہارا یہ ہوگا کہ ہم نہیں جانتے کہ عرب اور انکے فصیح بلیغ متفق

ہون اس امر پر کہ وے عاجز ہین ایسے کلام لانے سے پس اسمین جواب اول تو اوپر طریقہ الزام اور نقض کے
یہہ ہے کہ ناواقف سحر کے فن سے اور ناآگاہ طب کے علم سے بہی نہین جانتا کہ سارے ساحر اور سارے
طبیب عاجز ہوئے تہے لانے سے ایسے کامون کے جیسے کہ وے دونون یعنی حضرت موسی وعیسی لائے
یعنی ایسا شخص کہہ سکتا ہے کہ اگر ہمکو بالیقین معلوم ہو جاوے کہ زمانے مین موسی علیہ السلام کے سارے
ساحر عاجز ہو گئے تہے سانپ کو اژدہا بنانے سے یا زمانے مین حضرت عیسی کے سارے طبیب عاجز ہو گئے
تہے مادرزاد اندہے کو سوانکہا کرنے سے اور اونہون نے بالاتفاق بیان کیا تہا اپنا عاجز ہونا ایسے
کامون کے لانے سے اور اقرار کیا تہا کہ یہہ کام سحر یا طب کے فن سے تعلق نہین رکہتے تو مین ان دونون
پر ایمان لاتا ہون لیکن مجہے معلوم نہین کہ سب ساحرون اور طبیبون نے اپنا عجز ظاہر کیا تہا درینصورت
مین کیونکہ ان دونون پیغمبرون پر جنکی نبوت کے تم قائل ہو ایمان لا سکتا ہون پس جو تمہارا جواب ہوگا
اس شخص کو وہی جواب ہوگا ہمارا انکو فقط اور مین جواب بر سبیل حل کے اول بقولہ انہ یکفی یعنی ایسے اور
اسقدر آدمیونکا کہ جنکی نسبت عقل حکم جزمی کرتی ہے جہوٹ پر متفق ہونے کا اتفاق کرنا جیسا کہ کفایت
کرتا ہے اون دونون کے حق مین ایسا ہی کفایت کرتا ہے اخیر کی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حق مین اور یہہ امر حاصل ہو سکتا ہے تہوڑی سی جستجو سے پس تم کرو جستجو یعنی جب ہمکو معلوم ہو جاوے
کہ لاکہون آدمی اہل عقل خدا پرست سچے متفق ہین اس امر پر کہ سارے عرب اور اونکے کامل البلاغہ تمام
ہوگئے ایسے کلام لانے سے جو مثل ہو قرآن مجید کے پس یہہ اتفاق اونکا ہمکو علم جزمی دیتا ہے اوپر صدق
اس امر کے کہ بیشک سارے عرب اور اوسکے فصیح وبلیغ عاجز ہو گئے ایسے کلام لانے سے جیسے کہ مسیحیون
نے بہی ایسے ہی تواتر سے دریافت کیا سچا ہونا موسوی اور عیسوی معجزون کا مع اسکے کہ یہہ امر تم
ہی سے ہمکو فائدہ دیتا ہے کہ عرب کے باشندے سخت طبیعت ہوتے ہین یعنی جبتک آپ خوب سمجہہ بوجہ
نہین لیتے نرم طبعی سے کسی بات کو قبول نہین کرتے اور عرب نے جب تک خوب سمجہہ بوجہہ نہین لیا ایمان
نہ لائے ہان جب یہہ دائمی معجزہ دیکہا تب صاحب معجزہ پر ایمان لائے پس یہہ بہی دلیل ہے اوپر صدق
اس معجزے اور سچے ہونے دعوی نبوت کے اور پہر یہہ جواب دوسرا ہے بقولہ وندا فقہاء الاسلام یعنی
ایک یہہ بہی دلیل ہے کہ علماے اسلامی ہر زمانے مین اور ہر ملک مین بلند آواز سے پکار کر کہتے ہین کہ
جسکو شک اس دائمی موجود معجزے کے معجزہ ہونے مین ہو اوسپر واجب ہے معارضہ اور تحدی کرنا

یعنی لانا کوئی سورہ مثل اس قرآن کے ہین باوجود ایسی ندار مام کے جبکہ کوئی شخص اسلام کے مخالفون
مین سے باوصف تحصیل فنون بلاغت کے اور سبزی اور غلبہ چاہنے اپنی آئین کے جو تقلید قبول
کی ہو تحدی کے مقام مین اور معارضہ کے میدان مین اگر نہین کہڑا ہوتا یہہ بہی بڑی دلیل حقیت اس
دائمی معجزہ کی ہے اور یہہ دونون امر یعنی عرب کا ایمان لانا باوجود لجاجت طبع کے اور ندا کرنا علماے
اسلامیہ کا آفتاب سے زیادہ روشن اور کل گذرے ہوئے سے زیادہ ظاہر اور محقق ہے پس کیونکر
باقی رہ سکتا ہے تم مین شک اے آدمیو اللہ تعالے سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ **عربی** وایضاً معجزۃ
هذا النبی لا یکون الا من العقلیات وادراکات العقل عند اهلها بخلاف معجزتهما فان
معجزتهما متعلقة بالامور الحسیة و التصرف فیها عند اهلها و بالجملة لیس لمعجزاتهما
جهة قوة الا من جهة ان الف العوام بالمحسوسات اکثر من الفهم بالمعقولات لکن لا شك
ان الف الخواص ونظرهم فی المعجزات المعقولة اقوی من المحسوسة فمعجزات الاولین
اقوی فی نظر العوام ومعجزات الاخیر اقوی فی نظر الخواص واذا قد ثبت قوة معجزة
القرآن بالنسبة الی معجزات سائر الانبیاء من وجوه شتی فلو لم یکتف بها بعض الظالمین
طلباء للاتیان بأمثال معجزات سائر الانبیاء فاولئك الذین یستبدلون الخیر بالذی
هو ادنی وهم بالاعراض عنهم اجری لما اذا اعرض عنهم النبی او علق مطلوبهم علی مشیة
اللہ تعالے فلا حرج علیه اذ مثلهم کمثل الذی استقتاء بنور السراج فی رابعة النهار و
ما کان غرضهم الا التحکم وتعنت علی اللہ تعالے بل انه تعالے لو اعطاهم مطلوبهم فهم
لا یومنون ولا یعتنون بل کانوا یطلبون ثالثاً ورابعاً وهلذا امر انه لا فائدة فلا یفعله العاقل
فضلاً عن الحکیم علی الاطلاق **فارسی** ونیز معجزۂ این نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیست مگر از عقلیات
ودریافت خردہا وتعقل معقولات نزدیک اہل خود ست یعنی معقولات را وقعی واعتباری ہست بر
ارباب عقول عالیہ برخلاف معجزہاے آن دو یعنی حضرت موسی وعیسی علیہما السلام پس ہر آئینہ معجزات
آن ہر دو متعلق اند با مور حسی یعنی کا ہائیکہ بحواس ظاہری چون دیدن وشنیدن وشمیدن وچشیدن
وبساویدن وابستگی دارند وتصرف در آن نزدیک اہل آنست وبالجملہ بر معجزات آن دو را جہتی بہ
قوت نیست مگر ازین جہت کہ انس والفت عوام الناس با مور محسوسہ بیشتر میباشد از اندیشیدن و

دریافتن عقلیات یعنی از برای آن که نفس را که بتصور عقلیات ممارست و مهارت هم نرسانیده باشد
هنگام تفکر و تعقل عقلیات کلفتی بهم میرسد و مشقتی در میگیرد بخلاف حسیات که عقل در یابش و قوه مفکره
را دقتی و صعوبتی پیش نمی آید ولیکن شک نیست که انس و الفت خواص الناس یعنی ارباب هوش و
اصحاب عقل و نظر آنان در معجزات عقلی استوار تر میباشد از معجزات محسوسه یعنی از بهر آن که ارباب عقول
در عقلیات بترتیب نقائض و عکوس و نتایج آن مایه و قتها بکار می برند و موشگافیها به بید آمی آرند
که خطای در آن واقع نمی شود حقائق نفس الامریه بر گشاده میگردد پس اصل حال استوار تر بپیدا و هویدا میشود
پس معجزات آن دو یعنی معجزات موسوی و عیسوی قوی تر اند در نظر عوام از بهر آنکه در یابش آنان خود
منتهی میباشد بدریافتن کارهای که بحس تعلق دارند همچو دیدن مردم عصای موسوی را که یکا یک به پیکر
مار پیکر بسته نمودار شد سپس بصورت اصلی خودش باز آمد و همین سان دیدن مردمان بینا ساختن
مسیح علیه السلام کور مادر زاد را پس همین چشم دید خود را یا شنیده را از جم غفیر همه استوار تر در راستی
گمان برده بدل می پذیرند و معجزات اخیر یعنی حضرت خاتم الانبیا صلی الله علیه وسلم قوی تر اند در
فکر و نظر خواص الناس یعنی ارباب عقول زیرا که پس از ترتیب مقدمات و ادراک عقم و انتاج اشکال قوم تش
باستواری می آرند و هرگاه بالتحقیق ثابت شده قوی بودن معجزهٔ قرآنی نسبت معجزات همه انبیاء
علیهم السلام بوجوه متعدده متفرقه یعنی بوجه بقای این معجزه و عدم تغیر آن از زمان نزول الی الآن
و همین سان از باب عقلیات بودنش و جز آن دیگر وجوه که مذکور شده درینصورت اگر لختی از ظالمان
یعنی کفار ستم روادارندگان بر نفسهای خود باین عقلی دائمی معجزه بسند نکرده معجزات دیگر حسیه مانند
معجزات همه پیغمبران پیشین زمان طلب کرده باشند پس چنین ظالمان آنان باشند که بدل میکنند خوبی و
بهتری را بکمترین یعنی کمترین چیز را خواستاران میشوند و بهترین را از دست می دهند پس چنین کسان سزاوار
اند برو بر تافتن از آنان پس اگر نبی صلی الله علیه وسلم از ایشان رو بر تافته یا مطلوب آنان را به
مشیت ایزدی و ارادت او تعالے محول کرده باشد درین حرجی و مضائقه نیست از بهر آنکه مثل آنان
همچو مثل کسی ست که هنگام نیمروز روشنی پژوه گردد از چراغ و غرض آن ظالمان از چنین پژوهش نبود
مگر تحکم بر خداوند تعالے و تعنت یعنی زیان دیگری خواستن بکاری که در آن این زیان خواه را نیز
زیان منطوی و مندرج بود بلکه ایزد تعالے اگر این خواستهٔ ایشان می بخشید باز هم ایمان نمی آوردند

دازخواست شست وقانع نمیشد نمودوم بار وسوم وچهارم وهمین سان خواست خود را بدرازی
میکشید ندرین صورت فائده مترتب نمیشد پس مرد باخرد چنین نمیکند چه جاے دانا حکیم علی الاطلاق
مترجم گوید که بایضاح قول مصنف رحمه الله تعالے بانکه معجزه هذا النبی لایکون الا من العقلیات
شالی فرانمودن باظهار مآرب عقلیه ومطالب غامضه ناگزیرست تاکه نگرندگان این رساله عجاله را
سودی بخشد انشاء الله تعالے بناء علی هذا گوئیم که برخردمندان یزدان پژوه که دل بانوار خرد رخشان
وطبع بلمعات قدس تابان دارند روشن تر از خورشید در نیمروزست که خواسته از بعثت انبیاء ومقصود
از رسالت رسولان راستی برکشا همین میباشد که از ناسزا ولاینبغی برکنار بوده نیک اندیشه و
پاک کردار وستوده گفتار آفریدگار خود را نماز ند ونیایش کنند وفرمان برند که از آن گیتی را آرایش داد انتظام پدید
پدید آید همه راست ستوده کردار یزدان پرستار مانند وهرگاه برسیدن اجل مقدر ومعهود این
خاکی نشیمن بگذارند بفراز این جهان در پاک مینو جاویدان جا وید شادمان زیند واین مقصود
حاصل نشود مگر آنکه حضرت انبیاء ورسل علی نبینا وعلیهم الصلوة والسلام نخستین مبعوث فیهم ومرسل الیهم
یعنی امت خود را از خشم خداوند شدید العقاب ترسانند که از آن از شرک وکفر ودیگر سیآت وقبائح برکنار
مانده از رذائل که ناستوده خوہا باشند ونیز ناپسندیده اعمال بدوری مانند وآئینه دل از زنگ قوای
شهویه وغضبیه که محرک بسوی ارتکاب ناستوده کردار وگفتار وناره است اندیشه میشوند پاک نمایند و
برجاے این رذائل نذائله فضائل وشمائل رضیه برنشانند که از آن اصدار اعمال حسنه همه آسان
شود وبعد ازاله رذائل اخلاق وقبائح اعمال وقوت عاقله یکی نظریه دومین عملیه را پیرو شوند پس بوساطت
قوت نظریه عقاید حقیه که از زبان نبی بشنوند بردل نقش بندند وبوساطت عاقله عملیه آنسته را بکار کرد
آرند از حسنات وطاعات وچنین آموزش واقتدای قوتین میسر نشود جز به تبعیت فرستادگان هستی خداوند
وتصدیق آنان وراست دانستن آسمانی وحی که در آن احکام واوامر ومعارف ودیگر اسرار که از آن
بنده بخدا وعابد بمعبود هستی آرا برسد مذکور باشند الحاصل بالاجمال والاشاره گفته شد ورنه تفصیلش
را صحف بیشیده شماره وکتب طویله الاذیال هم آنچنانکه باید برگزاردن نیارند لیکن در قرآن مجید
چنین مطالب عالیه ومقاصد غامضه در آیات چند علی سبیل الاستیعاب والاحتواء بروشنی در آورده
شده اند که تا بکجا که برشگافند استخراج لطائف واستنباط رموز وغوامض ممکن چنانکه انموذجا یعنی بروش

نمونہ ونمایہ دو سہ آیہ ذکر کنم میفرماید جل جلالہ **عربی** الٓمٓ ذٰلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين
الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوة ومما رزقناهم ينفقون **فارسی** یعنی این کتاب
شک نیست در آن رہنمائیست از بہر پرہیزگاران واز خدا ترسندگان آنانکہ ایمان می آرند بغیب
وراست می کنند نماز واز انچہ کہ ما روزی دادیم آنان را صرف میکنند گویم کہ متقین جمع ست متقی را
وآن عبارت ست از کسیکہ از خداے تعالے جلشانہ ترسیدہ نفس خود را از زیان دنیا وآخرت پاسیدہ
ماندن درخواہد بترک سیآت ودور بودن از منہیات کہ سرآمد آن شرک وکفر ودیگر اعمال زشت ونکارہ
مدباشند وترک چنین قبائح مستلزم ست مرتحصیل اضداد آنرا چنانکہ بترک شرک توحید وبترک کفر ایمان و
بترک فسق وفجور عفت وبترک ابلہی وبیخردی حکمت وہمین سان فضائل وحسنات دیگر پس دریک
کلمہ متقین اشارہ شد بسوی این ہمہ مذکور وتفاصیل آن کہ اسفار حکمیہ وصحف نوامیسی وکتب سماویہ مطالع
این انوار ومکامن این اسرار اند پس انچہ کہ در صحف واسفار توان یافت اینجا دریک کلمہ بعد از آن فرمود
الذين يؤمنون یعنی در اکتساب قوۃ عاقلہ نظریہ میکوشند قولہ يقيمون الصلوة یعنی آنان کہ پس
از حصول عاقلہ نظریہ عملیہ را ہم بکار می آرند کہ راس الحسنات کہ نماز باشد بجامی آرند وبیایش کہ بندہ را
ناگزیر یست بجناب مولای خودش رسامی آرند واین ہست نفع لازمی وباز برین نفع لازمی ہم بسند نکردہ
نفع متعدی کہ اتفاق بود در رومی آرند کہ از آن سپاس خداوند و ہشورہ بجا آرند وہم گوہران خود را کہ
مسکینان وناتوانان ودرماندگان باشند از مریضان وجسمانی آفت رسیدگان چون کوران و
لنگان ومجذومان وجز آنان ونیز بیوگان ویتیمان وپیران بہ بینوائی زبون شدگان وامثال آنان
از جسمانی تکلیف برکران دارند واز این دوکار خداوند غنی مطلق خود را کہ نیایش پسند وارزانش دوست ست
از خود بخوشنودی آرند ورضوان من الله اکبر یعنی یک اندک رضای خداوند تعالے از ہمہ چیز کلان تر ست
ودر قولہ تعالے ومما رزقناہم تعمیم ست اشارہ وارشاد بمردمان بانواع دستگیریہای گوناگون وانجا را اعانت
درماندگان واہل حوائج یعنی سود رسانیدن دیگران از انچہ کہ ایزد تعالے اورا بخشیدہ وارزانش فرمودہ باشد مثلاً مال
بخشیدہ را بزکوۃ وصدقات ودیگر خیرات بستہ کارہا را کارہ برآوردن ودرماندگان را چارہ پرداز شدن واگر علم
دادہ است متعلمان ودانش پژوہان را آموزگاری بکار بردن واگر درسلطنتی یا ریاستی وجاہت و
وقع بہرہ اوست بشفاعۃ حسنہ ارباب حوائج را کامران شدن الحاصل در کلمات قلیلہ موجزہ مطالب را

دریا سارست پس اگر این عقلی معجزہ نیست دیگر چیست وقولہ فلو لم یلتفت بہا بعض الظالمین باین
انصاح کہ مشرکان قریش بچیرہ دستی حسد کہ بواد ید نبوت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بسوز
درونی وحسد جنانی بر تابہ غم می سوختند وباوصف تصدیق خود ہا بآسمانی کلام بودن قرآن مجید محض
بتقاضاے تعنت وسر تابی برزبان میدادند چنانکہ در سورۂ بنی اسرائیل مذکورست ولقد صرفنا فی
ھذا القرآن من کل مثل یعنی ہر آئینہ بگردانیدیم ومکرر وارو کردیم بمراد زیادت توضیح وافزونی
ہویدائی درین ہرگونہ مثل فابی اکثر الناس الا کفورا پس سر بر تافتند بیشتر مردمان مگر کفران و
ناسپاسی را وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا یعنی وگفتند کہ زینہار ایمان
نخواہیم آورد تا زمانی کہ بشگافی از بہر ما از زیر زمین چشمہ ساری ومنبعی او یکون لک جنۃ من نخیل
وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا یعنی یا بود مر ترا باغی از خرما بن وانگور پس شگافی درونہ آن
نہرہا روان کردن وشگافتن مرد باہمت دانشومند بسوی درون ہمتی چنین حاسدان پی بردن بتواند
کہ بچیرہ دستی حسد وعناد درونی چشم از دیدن چنین تابان فروغ بکوری کشیدہ وچنین کم بہا سبک
زوال چیزہا را کہ باغی ونہری بود در می خواستند پس خواست اینان شایش وقابلیت آن نداشت
کہ بشنیدنش گوشی فرامی توان داشت بپذیرفتن وبکار بربستن خود امر دیگرست اُردو اور یہی معجزہ
ان نبی صلعم کا نہین مگر عقلیات سے یعنی معجزۂ قرآنی عقلی ہے یعنی عقل سے اسکا اعجاز ظاہر ہوتا ہے
حسی اور محسوسی نہین کہ ان ظاہری حواس سے دریافت ہو اور عقلی ادراکات ہوتے ہین اون کے
اہل اور لائقون کے پاس یعنی اہل عقل ور ارباب دانش کے نزدیک اوسکا وقع اور اعتبار ہوتا ہی
اور بخلاف معجزون اون دونون یعنی حضرت موسی ور عیسی علیہما السلام کے ہین بالتحقیق اونکے معجزے
تعلق رکہتے ہین ساتہہ کامون حسیہ کے اور تصرف اونمین یعنی امور حسیہ مین نزدیک اہل اوسکی کے
ہوتا ہے یعنی حسی کامونکو وہی آدمی جو صرف محسوس کام سمجہہ سکتے ہین معقول سے اونکو کام نہین ہوتا
ہے پسند کرتے ہین اور معتبر سمجہتے ہین اور بالجملہ دونون علیہما السلام کے معجزونکو کوئی جہت قوت کی
نہین مگر یہی جہت کہ عوام الناس کا مالوف ہونا اور مالوف ہونا ساتہہ حسی کامون کے زیادہ ہوتا ہے
عقلی مطلبون کے سمجہنے سے لیکن شک نہین اسمین کہ خواص الناس یعنی ارباب عقل واصحاب فہم کی نظر
عقلی معجزون مین قوی تر اور استوار تر ہوتی ہے حسی معجزون سے یعنی عقلی معجزونمین اہل عقل قدرت

رکہتے ہین کہ نقیضین اور عکس اور شکلون قیاس سے نتیجے بناکر خطا اور صواب مین تمیز کرلین اور نفس الامر
اور مافی الواقع کو سمجہہ بوجہہ کر اپنے دلمین ایسا باندہین کہ مٹ نسکے اور دوسری سمجہہ والونکو اسی طرح
سمجہا دین کہ شک اور گمان کا راستہ اونکے دلمین ایسا بند ہوجاوے کہ پہر نہ کہل سکے اسواسطے
عقلیات مین انکا نا بہت مستحکم اور ٹہیک ہوتا ہے پس اون دونون علیہما السلام کے معجزے تو عوام الناس
کی نظر مین زیادہ قوی ہین اور ان اخیر صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزے خواص الناس کے نزدیک بلکہ
خواص الخواص کی عقل مین قوی تر ہین اور جب بالتحقیق ثابت ہوچکی قوت قرآن کے معجزے کی
بہ نسبت معجزون سارے پیغمبرون کے وجہون متفرقہ یعنی بہت سی وجہون سے جیسے زائل
ہونا اون معجزونکا اور باقی نرہنا اونمین سے سوا ے روایت اور حکایت کے اور نیز حسی کامون مین
سے ہونا اور حال یہہ کہ محسوس کام ضعیف ہوتے ہین عقلی کامون سے اور سوا اسکے اور وجہین جو
مذکور ہوچکین اور نیز بیان کیجا سکتی ہین اور موجود اور دائمی ہونا اور عقلی ہونا قرآنی معجزہ کا جو
خود ظاہر ہے پس اگر بعضے ظالمون یعنی مشرکون قریش نے جنہون نے اپنے ہی اوپر خود ظلم کیا ہے انکار
کرنے نبوت سے کہ اپنے آپکو دوزخ مین ڈالا بہشت سے محروم رکہا اسی موجود معجزے پر کفایت نکی
اور دوسرے معجزون مثل معجزون دوسرے پیغمبرون کے طالب ہوئے یعنی حسی معجزے چاہے پس
وے آدمی تہے دیسی جو اچہی چیزون کے بدلے مین بُری چیز لینا چاہین پس ایسے آدمی لائق ہوتے
ہین اس امر کے کہ ان سے موہنہ پہیر اجاوے دریصورت اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے اعراض
کیا یا انکی خواہش کو معلق اور وابستہ کیا اوپر ارادہ آلہی جل شانہ کے تو اسمین کیا ہرج ہے اور کون
نقصان اسواسطے کہ انکی مثل ایسے آدمی کی ہر جو دن دوپہر چراغ سے روشنی ڈہونڈہے اور اونکی
غرض نتہی سوا ے تحکم اور تعنت کے یعنی اللہ تعالے کے اوپر حکم چلانا کہ جو جو معجزے وے چاہین وہی
نازل کرے اور نیز اپنی پندار اور گمانمین ضرر اور زیان چاہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باوجود
جاننے اپنے ضرر کے یعنی یہہ بہی جانتے تہے کہ انکی نبوت سچی ہے درصورت انکار جہنم واصل ہوسکتے
ہین مگر پہر بہی اس گمان سے کہ ہماری تکذیب اور ایسی ایسی خواہشون سے نبوت حضرت خاتم الانبیاء
علیہ الصلوۃ والسلام کے ظہور نہین پکڑ سکتی بلکہ اگر اللہ تعالے اونکی یہہ خواہش قبول فرماکر یہہ مطلب اونکا
دے بہی دیتا تب بہی ایمان نہ لاتے اور اپنے ایسے کامون سے باز نرہتے بلکہ تیسرا جو تہا اور اسی طرح

یعنی پانچوان جتنا اور جہانتک کہ گن سکتے طلب کرتے باوجودیکہ اسمین یعنی انکی مطلب کے دیدینے مین فائدہ نہ تہا بس ایسا کام یعنی اس حال مین اونکی خواہش کے موافق کام کرنا تو کوئی عقلمند آدمی بہی نہین کرتا چہ جائیکہ حکیم مطلق جل شانہ مترجم کہتا ہے کہ مراد واضح کرنے اس قول مؤلف رحمہ اللہ تعالے کے و معجزہ ھذا النبی لا یکون الا من العقلیات ایک مثال لانا اس مراد سے کہ دانشمند باانصاف کو بخوبی دلنشین ہوجاوے کہ قرآن مجید کہ بیشک ایسا عقلی معجزہ ہے جسمین مقاصد عالیہ اور مطالب نامعدا ایسے ہین کہ جنکے دریافت ہونے سے سعادتمند باہوش آدمی دونون جہانکی خوبیون سے آگاہ ہوسکتا ہے اور یہہ مطالب عالیہ غایت درجہ کی رشاقت اور خوبی عبارت سے بیان ہوئے ہین اسطرح سے کہ اس قدر ہدایتین اور تعلیمین کہ طویل الذیل کتابین اونکے بیان کیواسطے کافی ووافی نہین صرف ایک دو آیتون مین ذکر کی گئین بلکہ بعض جگہہ صرف ایک دو کلمون ہی مین چنانکہ بعد ختم اس ترجمہ کے مین مترجم ایک ضمیمہ اور ملحقہ اسی خاص امر مین یعنی تفسیر بعض آیتون کی جس سے ہر ایک کو معلوم ہوجاوے کہ بیشک ایک ایک قطرے مین لاکہون دریا سمائے ہین تالیف کرکے اسی رسالہ کا خاتمہ قرار دونگا انشاء اللہ تعالے اسوقت بہت مختصر بیان سے اس آیہ کریمہ کا ترجمہ مع مختصر سے توضیح اور تفسیر کے لکہتا ہون واللہ المستعان فرمایا اللہ تعالے جل شانہ نے الٓمٓ ذالک الکتاب لاریب فیہ یعنی الم حروف فواتح قرآن مین سے ہین جیسے نٓ والقلم و قٓ والقرآن والٓمٓ والٓمٓرٓ وغیرہ انکا بیان بہت طویل ہے تفسیر کی کتابون مین مفصل مذکور یہہ مقام تفصیل کا نہین ہے لیکن مراد تیمن صرف تہوڑی سی عبارت شیخ عارف کامل محی الدین بن العربی قدس اللہ تعالے سرہ کا ترجمہ اسکے باب مین مذکور ہوتا ہے اشارہ کیا ان تین حرفون سے طرف کل وجود کے اس حیثیت سے کہ وہ کل ہے آ اشارہ ہی طرف ذات اول الوجود یعنی حضرت موجود حقیقی موجد تحقیقی جل شانہ کے اور ل اشارہ طرف عقل فعال مسمی بجبرئیل کے جو اوسط الوجود ہے کہ فیض لیتا ہے حضرت مبدا اعلے جل شانہ سے اور فیض دیتا ہے منتہی کو اور م اشارہ ہے طرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو آخر الوجود ہین اور اونہین کے وجود سے دائرہ تمام اور پورا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے آخر اس دائرہ کا اپنے اول سے اور اسی اتصال سے ختم ہوا دائرہ وجود کا اور فرمایا کہ گردش کی دائرہ نے مانند اپنے ہیات کے کہ پیدا کئے اللہ تعالے نے آسمان اور زمین مترجم یہہ کتاب شک نہین اسمین ھدی للمتقین

ہدایت ہے واسطے پرہیزگارون کے الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما
رزقناھم ینفقون یعنی ایسے متقی جو ایمان لاتے ہین ساتھہ غیب کے یعنی اون کامون پر جو
آنکھون سے پردہ مین ہین جیسے خداوند تعالے اور فرشتے اور قیامت وغیرہ اور سیدہے اور
ٹھیک پڑھتے ہین نماز اور اوسمین سے کہ جو ہم نے اونکو دی ہین خرچ کرتے ہین - ترجمہ تمام ہوا اب
تہوڑے لطیفے سننے چاہئین مخفی نرہے کہ پیغمبرون کے مبعوث ہونے اور رسولون کے بہیجے جانے سی
یہی مقصود ہوتا ہے کہ آدمی جو بسبب غلبہ قوت شہوی یعنی وہ قوت کہ جو چاہتی ہے اور کہینچتی ہے
وے چیزین جنکو اس تن کے باقی رہنے اور آفتون سے بچا رہنے کیواسطے مناسب اور ضروری
سمجہی ہے اور نیز بسبب غلبہ قوت غضبی یعنی اوس قوت کے جو چاہتی ہے دفع کرنا اون چیزون کا
جنکو اس جسمانی بقا کا مخالف اور منافی تصور کرتی ہے اس چندروزہ دنیا کے کامون اور ناپایدار
ہوسونمین ایسا مبتلا اور گرفتار رہتا ہے کہ جب سے ہوش پکڑتا ہے اور جبتک مرتا ہے سواے
لذتون جسمانی اور تن پروری کے اوسکو اور کام علی الخصوص مہمات اخروی جس سے ہمیشہ کی
زندگی اور دائمی عیش اور آرام نصیب ہو پسند نہین آتی اسواسطے اپنے مبدا اعلے یعنی خداوندگار
جل شانہ کا خیال بہی اوسکے دلمین اور نہین آتا آخرت کے مواخذہ اور بازپرس سے اوسکو کچہہ خوف
نہوکر ہمیشہ حاصل کرنے مین جسمانی لذتون اور خام ہوسونکے اور باطل امیدون کے رہتا ہے یہانتک
کہ اجل مقدر سر پر آکہڑی ہوتی ہے زبردستی سے گھسیٹ کر لیجاتی ہے ہمیشہ کی حیات اور جنت
کی لذات سے محروم اور ناکام جہنم نصیب ہوتا ہے اور کبہی جو اوسکو اس جسمانی کامون کے اندیشون
سے کچہہ رمقی فرصت حاصل ہوتی ہے تو شیطان کے بہکانے اور گمراہون کی تعلیم سے شرک اور کفر
اور فسق وفجور مین پڑکر اوس غفلت سے بدتر مصیبت مین مبتلا ہوکر جاودانی عذاب سے معذب
رہتا ہے پس خداوند دانا مہربان جل شانہ نے بمقتضاے اپنی رحمت کاملہ اور عنایت شاملہ کی راستہ
ہدایت کا کہولا اور آدمیون ہی مین سے ایک گروہ جنکو اوس نے پسند کیا معزز فرمایا منصب رسالت
اور نبوت پر کہ وے طرف ایک خاص گروہ کے بر تقدیر نبوت خاصہ کے یا طرف ساری اولاد آدم
کے بر تقدیر نبوت عامہ اور رسالت کافہ کے جاکر خدائی پیغام پہونچاوین اور اونکو ایسی ٹہیک اور
درست تعلیم کرین کہ جس سے اپنے مبدا اعلے جلشانہ کو اوسکی کامل صفتون کے ساتھہ پہچان کرادین

پاک اکیلے خدا کو عبادت کرین اور اوسکی حکم کو جو دنیا اور آخرت کی خوبی اور حیات ابدی کے کفیل
اور دنیا اور اخری کے عذابون اور جہنم کی عقوبتون سے نجات پانے کی دلیل ہون بجالاوین
اور جن جن عقیدون اور کامون سے اوس نے منع فرمایا ہوا وس سے بچین اور جیسی کہ اوس توانا
خدا کو رحیم و رحمن و کریم سمجھین ویسے ہی شدید العقاب ذی البطش بہی جانکر اوسکے مواخذہ سے
ترسان ولرزان رہین اوسکے حکم کے خلاف نکرین کہ جس سے دنیا مین نیک نام اور عقبی مین شاد کام
رہین بہشت مین ہمیشہ ہمیش کمال خوشی اور عیش اور آرام کے ساتھ بسر کرین اور چونکہ خداوند
جل شانہ نے بہشت مین پہونچنے نفس انسانی کا رستہ عبادت اور نیکیونکا قرار دیا ہے کہ جس سے
نفس انسانی کدورت اور ناپاکی سے پاک ہو کر اوس پاک ہمیشہ کے گہر یعنی بہشت مین رہے کسواسطے
کہ ناپاک کو پاک گہر مین آنے نہین دیتے اور عبادت اور نیکیونکا حاصل ہونا وابستہ کیا ساتھ
درستی عقیدونکے جس سے شیطانی اغواسے بچکر شرک اور کفر اور زندقہ اور الحاد مین نپڑ جاوین
اور اسیطرح ٹہیک طرح سے جاننے اون باتونکا جنکا ضرورتی پس یہہ جاننا اگر صرف جاننا اور یقین
کرنا ہو تو اوسکو نظر کہتے ہین جیسے جاننا کہ بیشک خداوند تعالے ایک ہی خدا ہے اوسکے سوا کوئی
اور خدا نہین اور وہ حی قیوم علیم حکیم ہے اور علی ہذا القیاس دوسرے عقائد اور جو یہہ جاننا اسطور
پر ہو کہ اوسکو جانکر جاننے کے موافق کام مین لاوین جیسے جاننا فرضیت صلوۃ اور زکوۃ کا کہ
انکو مفروض جانکر نماز پڑہین اور زکوٰت دین پس اسکا نام ہے عمل پس یہہ قوت ادراکی کہ جس سے
نظر پیدا ہو قوت عاقلہ نظریہ کہلاتی ہے اور وہ قوت کہ جسکے ساتھ عمل تعلق رکہتا ہے اوسکو قوت عاقلہ
عملیہ کہتے ہین اور نیز اول کے جاننے کو حکمت نظری کہتے ہین اور دوسرے کے جاننے کو حکمت علمی اور
حکمت نظری عبارت ہے درمیانی مرتبہ اور اوسط درجہ کے حاصل ہونے سے جو محمود اور پسندیدہ
ہے اور کم و بیشی کی دو طرفین ناپسند اور مذموم کمی کی طرف کا نام ہے تفریط اور بیشی کیطرف کا
نام ہے افراط اور اوساط کا نام ہے اخلاق فاضلہ اور ہر فضیلت کی دو طرفین ہوتی ہین اور
ایک وسط دونون طرفین مذموم اور وسط محمود جیسی فضیلت شجاعت کی دو طرفین ہین ایکطرف فراط
کیطرف جسکو تہور کہتے ہین یعنی بیجا اور بے محل دلیری کرنا اور دوسری کمی کی جانب جسکا نام جبن
اور نامردی ہے یعنی جہان دلیری کرنا عقلاً اور شرعاً پسندیدہ ہو وہان نادلیر ہونا اور راون کے

درمیانین درجہ ہے وسط کا یعنی بموقع اور مناسب جگہہ جہان شریعت اور عقل حکم دین دلیری کرنا
جیسے جہاد مین پس یہہ محمود اور پسندیدہ ہے اور علی ہذا القیاس دوسری فضیلتون کا حال جسکی تفصیل
بہت طویل ہے بالجملہ دین اور دنیا کی خوبی وابستہ ہے اوپر درست اور صحیح عقیدون اور پاکیزہ اخلاق
اور اچہے کامون کے اور ان مقصدونکا حاصل ہونا وابستہ ہے اوپر رذائل اور دفع کرنے انکی ضدون
کے یعنی دور کرنا وہمی اور نادرست عقیدون اور بری خصلتون اور ناپسندیدہ خلقون اور فسق
وفجور کا اس خاص مصلحت اور حکمت سے ایزد تعالے رسول بہیجتا ہے نبی مبعوث کرتا ہے اور اوسکو
آسمانی وحی سے تعلیم کرتا ہے کہ اپنی امت کو آسمانی احکام تعلیم کرے اور انبیا علیہم السلام مین سے
بعضونکو آسمانی کتاب عطا فرماتا ہے جیسے توریت وانجیل وزبور وفرقان اور دوسری صحف جو
دوسرے پیغمبرون پر نازل ہوے جیسی ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پس جبکہ یہہ مقدمہ بیان ہوچکا
تو اس آیہ کریمہ کی لطافت سنو کہ قولہ تعالے للمتقین متقین جمع ہے کلمہ متقی کی اور متقی کہتے ہین
اوسکو کہ جو اپنے پروردگار خداوندگار جل شانہ سے ڈر کر اپنے نفس کا دنیا اور دین کے زیان
اور نقصان سے محفوظ رہنا چاہے یعنی برے عقیدون شرک اور کفر اور برے کامون فسق
اور فجور اور برے خلقون جیسے بخل اور نادلیری اور ابلہی اور وہمی خیالون سے اور جب ان
رذائل سے محفوظ رہنا چاہیئے گا تو ضرور ہوگا اوسکو اچھے عقیدے سیکہنا نیک کام کرنا اچھی خصلتون
اور پسندیدہ خلقون سے متخلق ہونا پس اس ایک کلمہ مین اشارہ ہوا طرف مطالب عالیہ کے جنکی
تفصیل اور ایضاح سے طویل الذیل کتابین بہری ہوئی ہین علم کلام اور علم اخلاق اور علم فقہ
کے پس ایک کلمہ کو دیکہو اور ان مطالب عالیہ کثیرہ کو دیکہو پس یہہ معجزہ عقلی نہین تو کیا ہے اور
اسکے سوا یؤمنون بالغیب اشارہ ہے طرف حکمت نظری کے اور یقیمون الصلوۃ اشارہ ہے طرف
حکمت عملی کے اور خلاصہ اسکا یہہ ہوا کہ خداوند غنی مطلق نیایش پسند ارزانش دوست ہی اسواسطے
تمکو نیایش اور بندگی کیطرف بلاتا ہے اور پسند کرتا ہے اون بندونکو جو اوسکے آگے سر خاک پر رکہتے
ہین اور نہایت ادب اور تعظیم سے یہہ بندگی ادا کرتے ہین اسیواسطے فرمایا یقیمون الصلوۃ اور یہ
نفرمایا یصلون باوجودیکہ حرفون مین کم تہا اور جب نیایش اور عبادت کا ارشاد فرماچکا تو ہدایت
کی کہ درماندون اور اہل حاجت کی دستگیری کرو پس یہہ کلمہ ممارزقناہم کیسا عام ہے اس توضیح

سے کہ جسکو جو نعمت اللہ تعالے نے بخشی ہے اوسمین سے دوسرونکو بھی بقدر مناسب کے دے جنکو مال
دیا ہے وے زکوۃ دین صدقہ دین قرض دین غرض حاجت مندونکی دستگیری کرین اور پہر یہہ بھی
اشارہ کیا کہ اپنا سب مال نہ دے ڈالین کہ جس سے خود محتاج ہوکر مانگتے پھرین اسیواسطے فرمایا
وممایعنی اوسمین سے کچھہ اور جنکو علم دیا ہے وے پڑہاوین جنکو معرفت کا علم بخشا ہے وے
معارف آلہی سکہاوین جنکو حکومت دی ہے وے حکومت کا نتیجہ یعنی عدل اور انصاف اور
زیردستونکا آفتون اور ظلمون سے بچانا بس اسی مختصر آیت مین کیسے ارشاد ہین کہ اگر اونکو اجمالاً
بھی بیان کرون تو یہہ مختصر سا ترجمہ مطول کے برابر ہوجاوے درینصورت اس مختصر ترجمہ کے
دیکھنے والون کے ملال کا اندیشہ اور یہہ نمونہ کیواسطے کافی اب دوسرے قول کی توضیح کیجاتی
ہے مؤلف رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین فلو لم یکتف بہا بعض الظالمین یعنی اگر نہ کفایت کی ساتہ
اس دائمی معجزہ قرآنی کے بعضے ظالمون نے - یہہ اشارہ ہے طرف بعضے مشرکون قریش کے جیسے ابوجہل
اور ولید وغیرہ کہ باوجود سچا معجزہ جاننے قرآن مجید کے نہرون وغیرہ کے معجزے چاہتے تہے چنانچہ
سورۂ بنی اسرائیل مین مذکور ہے قولہ تعالے ولقد صرفنا فی ھذا القرآن من کل مثل یعنی بتحقیق
ہم نے گردش دی اور پہیرا یعنی مکرر کیا اس قرآن مین ہر مثل فابی اکثر الناس الا کفورا بس انکار
کیا اکثر آدمیون نے مگر کفران نعمت یعنی ناشکری وقالوا لن نومن لک حتی تفجر لنا من الارض
ینبوعا یعنی کہا اونہون نے کہ ہم تجہہ پر ہرگز ایمان نہ لاوینگے یہانتک کہ تو چیر نکالدے ہمارے
واسطے ایک منبع اور چشمہ او تکون لک جنة من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا یعنی
یا ہو تیرا باغ چہوارون اور انگور کا پس تو چیر کر بہادے اوسکے بیچ مین نہرین چیر کر بہادینا یہہ ایسے
حاسدون کم ہمتون بے عقلون کے قول کا جو ایسے معجزۂ عقلی کو جسکے سبب سے ہمیشہ کی سعادت اور حیات
بقا و دائمی حاصل ہوسکے سارے پیغمبرون کے معجزون سے اعلے تر نہ سمجہے اور محض حسد کی زبردستی
سے ایسی ایسی ناپسندیدہ خواہشین کہین کیا اعتبار ہے ع ولی وثانیا نقول علی سبیل التنزل
انا نقطع النظر عن المقدمة الثانية والثالثة ونكتفي بالمقدمة الاولى فنقول لا شك ان
المعجزة لا تختص بفن دون فن ولا بشئ دون شئ بل کلما لا یقدر علیه الغیر فهو معجزة اذا
کان مقرونا بالتحدی ولا شک ان هذا الشخص ادعی النبوة واتی بکلام ادعی امتناع الاتیان

بمثله وغير العرب لما لم يكن من اهل الفن فلا يطلع على اعجازه فلا يكون حجة عليهم فلا يكون مبعوثا عليهم لكن حينئذٍ للمستدل ان يقول انه اتى بما لا يقدر عليه جميع العرب و اعترفوا عن آخرهم بالعجز عن الاتيان بمثله فعلم منه صدق دعواه وبه ثبت نبوته على العرب بخصوصه لتلك المعجزة واذا ثبت نبوته على العرب ثبت نبوته على الابيض و الاسود لقوله تعالى وما ارسلناك الا كافة للناس وغيره من الآيات الدالة على وجوب اتباعه على العموم اذ لا يحتمل الكذب في كلامه بعد ثبوت نبوته في الجملة لكن لا يخفى انه لو قطع النظر عن المقدمتين الاخيرتين لا يمكن اثبات النبوة لاحد من الانبياء على العموم الا بهذا النحو اي الا اذا تحقق نص متواتر بينهم وكان ثبوت النص المتواتر عن غيره يدل على عموم نبوته فكل

فيشكل فارسي سوم گويم بر سبيل تنزل يعني بسند كردن بر مقدمه اولى اينكه قطع نظر كنيم از مقدمه ثانيه و ثالثه يعني دويم سقدمه باين خلاصه كه علم بالمعجزه بدرش حاصل ميشود يكے آنكه خود ماهر آن فن بود كه معجزه از جنس آن فن گمان برده ميشود همچو ساحر بودن نسبت بمعجزه موسوي دويم آنكه تصديق بشنيدن از ماهران آن فن كه آن معجزه را از آن نمودن وا نمايند اما مقدمه سويمي اين كه عادت الله وسنت او تعالے جاري نشده است بانيكه صرف ماهران را علم بالمعجزه مي شود نه غير ماهر انرا ملكه عام است ماهران را العلم خود غير ماهر انرا باعتراف ماهران از عاجز و زبون شدن خود - پس ازين دو مقدمه قطع نظر كرده صرف بمقدمه اولى يعني عدم تخصيص معجزه بفني دون فني كفايت كنيم پس گوئيم كه شك نيست كه هر آئينه معجزه مختص نمي باشد بفني في فن ديگر و نه يک چيز نه ديگر چيز بلكه هر چه كه بر آن قدرت نداشته باشد غير مدعي نبوت آنست معجزه هرگاه مقرون بالتحدي بود يعني در معرض معارضه و تحدي درآمده باشد و شك نيست كه آن شخص يعني حضرت سيد المرسلين صلى الله عليه وآله وسلم دعوي نبوت كرد و آورد كلامي و دعوي كرد كه از ديگران آوردن همچو اين كلام ممتنع ست و غير عرب هرگاه از اهل آن فن نبودند يعني بلغا و فصحا نبودند ازين رو بر معجزيت اين معجزه آگاه شدن نمي توانند پس بر آنان حجت نبود پس برين تقدير اين مدعي نبوت مبعوث نبود بر آنان يعني بر غير عرب ليكن استدلال كننده را ميرسد چنين گفتن كه هر آئينه آن مدعي نبوت آورد كلامي كه بر آوردن مثل آن كسي از عرب قادر نشد بلكه همه و سراسر آنان اقرار و اعتراف كردند بعجز و زبوني خود با آوردن مثل آن پس دانسته شد

راست بودن دعوی این مدعی نبوت پس باین دلیل ثابت شد نبوت او بر عرب بسبب خصوصیت معجزه
و هرگاه نبوت او بر عرب ثابت شد بر غیر عرب از سفید و سیاه نیز ثابت شد باید دانست که سفید رنگ
مراد از باشندگان ملکی که سفید فام باشند چون ایرانیان و فرنگستانیان و اسود کسانیکه سیاه فام
باشند چون حبشیان و زنگیان و هندیان مراد ازان سراسر مردم زاد باشندگان گوی زمین باشد
بقوله تعالیٰ وما ارسلناك الا كافة للناس یعنی نفرستادیم ما ترا ای رسول الله مگر برسالت
باز دارنده همه کس از اتباع بدین دیگر جز دین اسلام از برای همه مردم و جز این دیگر آیات قرآنی
که دلالت کنند بر واجب شدن اتباع آن صلی الله علیه وآله وسلم علی العموم از بهر آنکه کذب را احتمال
نبود در کلام او بعد ثابت شدن نبوت آن مدعی نبوت فی الجملہ یعنی در ملکی از ممالک مثلاً در عرب لیکن
پنهان نخواهد ماند که اگر قطع نظر کرده شود ازین دو مقدمه اخیره ممکن نخواهد بود ثابت کردن عموم نبوت
برای کسی از انبیاء الا بهمین روش که هرگاه متحقق شود نص متواتر از آن انبیاء و خواهد بود ثابت
شدن نص متواتر از غیر آن صلی الله علیه وآله وسلم آنچنان نص متواتر که دلالت کند بر عموم نبوت او
مشکل ست پس مشکل خواهد بود عموم نبوت او و مترجم گوید که خلاصه این استدلال همین است که هرگاه
نسبت عرب بسبب اعتراف آنان بعجز خودشان از آوردن کلامی مثل این کلام معجز نبوت رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم ثابت و از نبی صدور کذب هرگز روا نبود و این نص متواتر یعنی ما ارسلناک
مشعر بعموم نبوت و احاطه رسالت آن علیه الصلوٰة والسلام مر همه مردم زاد باشندگان گوی زمین را
بخوبی ثابت پس عموم نبوت اش نیز ثابت و از پیغمبران دیگر چنین نص متواتر معقول نیست پس نبوت
هر یکی از آنان صرف بر گروهی بود که آنان به معجزیت معجزه آگاه شده باشند بر گروه دیگر ساری نبوده
از بهر آنکه نصی متواتر از نبی از انبیاء بجز حضرت سید المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم منقول نیست و
چون منقول نیست دیگران چه سان و بکدام دلیل زیر فرمان نبوت آنان آمدن توانند علی الخصوص
اهل اسلام که بنی اسرائیل نیستند و بتائید این دعوی که حضرت مسیح جز قبائل بنی اسرائیل سوی
قومی دیگر مرسل و مبعوث نشده عبارت ترجمه انجیل متی مترجم علماء مسیحیه وارد کنم در باب دهم آیت
پنجم انجیل متی آمده ست که یسوع یعنی عیسی علیه السلام هرگاه آنان یعنی حواریان خود را بهر دعوت و هدایت مبعوث
فهمیده روان می فرمود آنرا فرمان داده می گفت که شما سوی قومهای دیگر مروید و در شهری از شهرهای

سامریان و فلسطینیان داخل نشوید بلکہ بالخصوص نزدیک گوسپندان راہ گم کردگان اسرائیل بروید
و گوئید کہ پادشاہی آسمان یعنی یوم الجزا نزدیک ست۔ پس اگر گفتہ شود کہ عیسی علیہ السلام بہر ہدایت
ہمہ مردم زاد باشندگان روی زمین از جناب ایزدی محکوم بود درین صورت یعنی بر تقدیر تخصیص
ہدایت بنی اسرائیل و باز ماندن از ہدایت اقوام دیگر معاذ اللہ نافرمانی خدا از عیسی علیہ السلام متصور
پس بالضرور میتوان گفت کہ نبوت آن علیہ السلام مخصوص بود نہ بعموم و ہمچنین نبوت و رسالت موسی
علیہ السلام کہ جز ہدایت بنی اسرائیل کاری نداشت تا آنکہ وفات یافت بخلاف حضرت خاتم الانبیاء کہ
بملوک ممالک چون نجاشی پادشاہ حبشہ و ہرقل فرمانفرمای روم و شام و پرویز وغیرہ کہ بر آنہا
نگاشت دعوت ہدایت نامہ ہا روان کرد و ہمہ را سوی خدا میخواند پس عموم رسالتش ثابت **اردو**
یعنی تیسرا جواب ہم کہین گے بر سبیل تنزل یعنی ادنی درجہ پر اس تقریر سے کہ ہم دوسرے اور تیسرے
مقدمے سے جو اس سے پہلے مذکور ہوئے کہ معجزے کا معجزہ جاننا دو صورت سے ہوتا ہے ایک
تو خود عالم اور ماہر ہونا اوس فن سے جس فن کی جنس سے یہہ معجزہ گمان کیا جاوے جیسے ساحر ہونا
نسبت موسوی معجزون کے اور طبیب ہونا نسبت عیسوی معجزون کے اور دوسری صورت
یہہ ہے کہ اگرچہ یہہ شخص خود اوس فن سے کچھہ بھی واقف نہین مگر اوس فن کے ماہرون اور عالمون
سے سن لیا ہو کہ اونکے فن سے نہین بیشک معجزہ ہے اور تیسرا مقدمہ یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی
کی عادت نہین جاری ہوئی کہ معجزونکے ظاہر کرنے مین جو پیغمبرون کے ہاتھہ جاری ہوتے ہین
اول ہی قسم پر کفایت کیجاوے یعنی اوس فن کے عالمون ہی پر ثابت ہو دوسرون یعنی غیر ماہرون پر
ثابت نہو۔ پس ان دونون سے قطع نظر کرکے صرف پہلے مقدمہ پر یعنی اسپر کہ معجزہ خاص نہین ہوتا
اوپر کسی خاص فن کے یعنی ایسا نہین ہوتا کہ جتنے معجزے پیغمبرون سے صادر ہون وے طبابت
کے فن سے گمان کیے جاوین یا جادو کی جنس سے سمجھے جاوین اور دوسرے فن کی جنس سے
نہون۔ کفایت کرین پس ہم کہین کہ بالتحقیق معجزہ کسی خاص فن کے ساتھہ مخصوص نہین ہوتا کہ
ایک فن سے ہو نہ دوسرے فن سے یا ایک چیز سے ہو نہ دوسری چیز سے بلکہ جس پر غیر ایسے مدعی کا
قدرت نرکھتا ہو وہ معجزہ ہوتا ہے جب تحدی اور معارضہ کے ساتھہ مقرون ہو اور شک نہین اسمین
کہ بیشک ان مدعی نبوت علیہ الصلوۃ والسلام نے نبوت کا دعوی کیا اور ایسا کلام لائے کہ جسکے بابت ہین

دعوی کیا کہ دوسرا کوئی ایسا کلام نہین لا سکتا پس غیر عرب یعنی عجم کے رہنے والے چونکہ اس فن بلاغت کے آگاہ اور ماہر نہین اسواسطے اس معجزے کے اعجاز پر مطلع نہین ہو سکتے پس انکے اوپر حجت بہی نہین ہوئی دریںصورت انکی نسبت اب مدعی نبوت غیر مبعوث ہوا یعنی ایسا سمجہا جاوے کہ اللہ تعالے نے یہہ نبی ان پر نہین بہیجا لیکن اسوقت استدلال کرنے والے کو یہہ کہنا پہونچتا ہے کہ جب ایسے مدعی نبوت وہ کلام لائے کہ جسکی مانند لانے پر کوئی بہی قادر نہوا سارے عربون مین سے اور اون سبنے اقرار کرلیا اپنے عاجز ہونیکا ایسے کلام کے لانے سے پس اس سے اون علیہ السلام کے دعوی کا سچا ہونا ثابت ہوا اور عرب پر نبوت انکی ثابت ہوگئی بالخصوص اسی معجزہ سے اور جب عرب پر انکی نبوت ثابت ہوگئی تو سب گورون کالون پر یعنی ساری زمین کے باشندون پر ثابت ہوگئی اس قول الہی جلشانہ سے وما ارسلناک الا کافۃ للناس یعنی ہم نے تجہکو اے رسول خدا نہین بہیجا مگر ساتہہ رسالت عامہ کے جو باز رکہے ہر کسیکو تابعداری کرنے سے دوسرے دین کے سوائے دین اسلام کی۔ اور سوا اسکے اور آیتین دلالت کرنے والین اوپر واجب ہونے تابعداری اور اطاعت اون علیہ الصلوۃ والسلام کے علی سبیل العموم اسواسطے کہ اس کلام مین جہوٹ کا احتمال تو باقی ہی نہین بعد ثابت ہونے اونکی نبوت کے فی الجملہ یعنی ایک گروہ ہی پر سہی یعنی عرب ہی پر بسبب اونکی واقفیت کے فنون بلاغت سے مطلب یہہ ہے کہ نسبت ایسے مدعی نبوت کے نبوت تو ثابت کسی گروہ پر ہوا اور نبی جہوٹ نہین بولتا کسواسطے کہ خود اونکے نبیونکے صحیفون مین علی الخصوص تورات مین موجود ہے کہ خداوند تعالے فرماتا ہے کہ جو نبی ہمپر جہوٹ بناوے یعنی جو بات کہ اللہ تعالے نے اوس سے نہین کہی وہ اپنی طرف سے بناکے کہے تو ہم اوسکو مار ڈالین۔ اور جب یہہ مدعی رسالت مارے نہین گئے تو بیشک ایسے نبی نے جہوٹ بنایا نہین تو سچ ہے کہ یہہ آسمانی کلام وحی ہے اور جب یہہ سچی وحی ٹہری تو عام ہونا ایسی نبوت کا ساری زمین کے باشندون پر ثابت اور متحقق ہوگیا۔ اور جو ہم قطع نظر کرلین ان دونون مقدمون سے یعنی دو طرح سے حاصل ہونا علم بالمعجزہ اور جاری نہونے عادت الہی جلشانہ و عم نوالہ کے اور پہلی ہی قسم پر کفایت کرین تو ممکن نہین نبوت علی العموم کا ثابت کرنا کسی پیغمبر کی نسبت بہی مگر اسطرح سے کہ اوس پیغمبر سے کوئی نفر

صریح متواتر جو دلالت کرے اس امر پر کہ اوسکی نبوت عام ہے نسبت سارے باشندون
روے زمین کے لیکن ایسی نص متواتر کا کسی نبی سے سواے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا کے ثابت کرنا مشکل ہیں عموم نبوت اونکی مشکل - مترجم کہتا ہے کہ اس
تقریر کی توضیح و تبئین اسطرح سے ہے کہ جب ایک گروہ خاص پر کسی نبی کی نبوت ثابت ہوجاتی ہے
تو وہ نبی سچا نبی مانا جاتا ہے اور اوس سے جھوٹے کلام کا نکلنا محال سمجھا جاتا ہے اور دشوار
پھر اگر یہی نبی ظاہر کرے کہ خداوند تعالے نے مجھکو عام مخلوق کیطرف مبعوث اور رسول کیا ہے
اور یہہ اظہار اوس نبی کا متواتر نص سے ثابت ہوجاوے تو بیشک ایسا نبی سب گروہونکی طرف
مبعوث اور رسول خدا سمجھا جاویگا اور جس نبی کے باب مین ایسی نص متواتر پائی نجاوے
تو وہ نبی ہوگا مبعوث طرف خاص اوسی گروہ کے جنمین وہ مبعوث ہوا جیسے عیسی اور موسی علیہما السلام
کہ انکی نبوت کے باب مین علی العموم ہونیکی مظہر اور مثبت کوئی نص موجود نہین بلکہ حضرت عیسی
علیہ السلام کی نبوت کے خاص بنی اسرائیل پر منحصر ہونے کی نص متواتر ہے یعنی نصرانیونکی کتابین
چنانکہ انجیل متی اسوقت موجود ہے دسوان باب پانچوین آیت اس عبارت سے ہے ان بارہون
یعنی اپنے حواریونکو یسوع نے بھیجا اور انہین حکم دے کے کہا کہ غیر قومونکی طرف مت جاؤ اور
سامریون کے کسی شہر مین داخل مت ہو بلکہ خصوصاً اسرائیل کے گھر کے کھوے ہوے بھیڑون کے
پاس جاؤ اور چلتے چلتے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی - اور اسیطرح
حضرت موسی علیہ السلام نے سواے بنی اسرائیل کے کسی اور قوم کی دعوت نہین کی اس سے صاف
سمجھا جاتا ہے کہ اگر یہہ دونون علیہما السلام نبوت عامہ کے ساتھ مبعوث ہوتے تو بیشک اور قومونکو
بھی خدا کیطرف بلاتے اور جب نہین بلایا تو بیشک وے نبوت عامہ اور رسالت کافہ پر مبعوث
اور رسول نتھے اور نہین تو لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ ان دونون علیہما السلام نے اپنی نبوت
اور رسالت کا کام پورا نہین کیا بلکہ ادھورا کیا خداوند تعالے کے حکم کی فرمانبرداری ان سے
کامل نہین ہوئی اب لازمہ ایمان تو یہی ہے کہ کہین کہ یہہ دونون علیہما السلام خاص گروہ یعنی
بنی اسرائیل کے رسول تھے اور اون ہی کیطرف مبعوث ہوئے اور اونکو دعوت اور ہدایت کرکے
حجت الہی جلشانہ کی اونپر پوری کردی اور اپنے مالک کا حکم پورا پورا بجا لائے در صورت شرعیہ

موسی اور نیز شریعت عیسی ہمارے نسبت نہین کسواسطے کہ ہم بنی اسرائیل نہین بر خلاف شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کہ وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب نص متواتر وما ارسلناک الی آخر الآیۃ اور نیز بموجب آیہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنی بھیجا خداوند تعالے نے اپنا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ ہدایت کے اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اوسی سچے دین کو اوپر سارے دینون کے مبعوث ہوئے طرف سارے اہل زمین کے اسواسطے عرب اور یہود اور نصاری اور صابیون اور ہندوون اور حبشیون اور ترکون اور دیلمیون وغیرہ قومونپر تبعیت اون علیہ الصلوۃ والسلام کی واجب تہی تہا تہوڑا سا بیان کہ براہ ہدایت اور خیر خواہی اپنے ہم جنسون یعنی سارے آدمیونکی زبان پر آگیا براہ اتمام افادہ کے تحریر ہوا واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم وھو اللہ الرحمن الرحیم عربی لا یقال اتفاق عموم العرب علے العجز عن الاتیان بالمثل غیر معلوم واتفاق خصوص المسلم غیر نافع اذ لا یعلم کونھم صادقین فی ھذہ الدعوی لانا نقول اولا بالنقض السابق فان اتفاق عموم السحرۃ والاطباء علے العجز غیر معلوم والاتفاق من آمن فیھما غیر نافع فارسی یعنی گفتہ نشود کہ اتفاق کردن عامہ عرب بر عاجز شدن آنان از آوردن مثل قرآن معلوم نیست واتفاق کردن خاص مسلمانان عرب سودی نمید ہد از بہر آنکہ ما نمیدانیم آنانرا درین دعوی وگفتار راست گویندگان از بہر آنکہ جواباً خواہیم گفت اولا بنقض والزام سابق باین تقریر کہ اتفاق کردن ہمہ ساحران وسراسر طبیبان با معلوم نیست واتفاق کردن کسانیکہ ایمان آوردند بآن دو سودی نمی دہد۔ وایضاح کلام چنین کہ این معنی کہ زمان اظہار معجزہ موسوی اکثر ویسر ساحران از آوردن کاری کہ موسی علیہ السلام آورد یعنی عصا را مار کرد و دریاے نیل را بر شگافت زبون شدند وعاجز آمدند معلوم نیست واین کہ بود کہ بہ موسی علیہ السلام ایمان آوردند چنین دعوی بر زبان دارند کاری بر نمیگشاید چہ احتمال دارد کہ بسبب ایمان آوردن خود چنین وامی نمایند وہمین سان دعوی نصاری خالی از شبہ نبودہ است کہ شاید براعات این کہ باین ہر دو علیہما السلام ایمان دارند این دعوی بر زبان می آرند ورنہ محتمل کہ اصل کار دیگر گون بودہ باشد اردو اور کہا نہ جاویگا کہ سارے عرب کے باشندونکا بالاتفاق کہنا کہ بیشک اوس زمانے کے سارے فصیح

بلیغ قرآن مجید کے مثل لانے سے عاجز ہوگئے معلوم نہین اور عربون مین سے صرف مسلمانونکا
کہنا کچھہ فائدہ نہین دیتا یعنی محتمل ہے کہ چونکہ کسی خاص سبب سے ایمان لائے ہون اور یہہ اسی جماعت
سے یہہ دعوی کیا ہو کہ سارے فصیح بلیغ اسکی مثل لانے سے عاجز ہوگئے تہے اسواسطے کہ ہم ایسے
دعوی کرنے والون کو اس دعوی مین سچا نہین جانتے اسواسطے یعنی اس سببسے دین اسلام کے
مخالف یہہ بات کہہ نہین سکتے کہ ہم جواب دے سکتے ہین اونکے ایسے اعتراض سے اول تو بطریق
نقض اور الزام سابق کے اس تقریر سے کہ متفق ہوجانا سارے ساحرون کا اور ساری طبیبونکا
اس امر پر کہ وے عاجز ہوئے تہے لانے سے مثل اون کامونکے جو اون دونون علیہما السلام سے
ظاہر ہوئے تہے ہمکو معلوم نہین اور یہود کا دعوی مفید نہین بسبب ایمان لانے انکے کے موسی
علیہ السلام پر اور ایسے ہی دعوی نصرانیون کا جو ایمان لائے اوپر حضرت عیسی علیہ السلام کے
وثانیا یکفی اتفاق من یجزم العقل بعدم تواطئهم علی الکذب وان کان قلیل من المسلمین
منه اذ المقصود حصول العلم بالعجز عن الاتیان بالمثل فاذا جزمنا بعدم التواطی علی
الکذب فقد حصل الجزم من خبر المدعی منهم ایضا یعنی جواب دوم این ست کہ کفایت
میکند مسلمانرا اتفاق گروہی کہ عقل بالجزم حکم میکند بباز دارو متفق نبودن آنان بر کذب واگرچہ
این گروہ کمتر شمارہ باشند از میانہ آنان یعنی از جملہ عرب زیرا کہ مقصود حاصل شدن علم ست
بعاجز بودن آنان از آوردن مثل آن یعنی کلامی مقابل قرآن پس ہرگاہ عقل بالجزم حکم میکند
بر عدم توافق و مواطات بر کذب نسبت این گروہ پس حاصل میشود مارا یقین از خبر مدعی از آنان نیز
اردو ترجمہ دوسرے یہہ کہ اتفاق کرلینا ایک ایسے گروہ کا کہ جنکی نسبت عقل بالجزم حکم کرتی ہے
کہ سارے کے سارے جھوٹی بات پر متفق نہین ہوسکتے کافی ہے اور اگرچہ ایک گروہ ہو عربکے
مسلمانون مین سے پس جس حالت مین کہ عقل نے بالجزم حکم کیا اونکے متفق نہونے پر اوپر ایک
جھوٹی بات کے پس ثابت ہوا سچا ہونا خبر اوس شخص کا جو مدعی یعنی مدعی نبوت ہوا اونمین سے
هذا مع اشتمال القرآن علی کثیر من الاخبار عن المغیبات کما لا یخفی علی المتتبع فیه
دایما ویومی الی کون القرآن من الله تعالی التفکر فیه والنظر فی رموزه ودقایقه من
العلم المرموزة والحکم المشتمل علیها مع النظر فی بیان الشریعة المتبنة وحاصل الشریعة

تعظیم اللہ تعالیٰ والثناء علیہ والانقیاد بطاعتہ وصرف النفس من حب الدنیا والترغیب
فی سعادۃ الآخرۃ ولا طریق الی اللہ تعالیٰ الا من ھذا الوجہ **فارسی** واین کہ مذکور
شد پیوندیدہ و یکجا شدہ است بر شامل بودن قرآن مجید بر بسیاری از مغیبات یعنی خبر دادن
انا عاظم امور کہ ہنگام اخبار نشانی از آن پدید نبود و بعد از آن بر طریق اصوب و سبیل احسن جلوہ
فروش پیدائی شدند ہمچو قولہ تعالیٰ اولم یروا انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا واللہ یحکم
لا معقب لحکمہ وھو سریع الحساب در پارۂ سیزدہم در رکوع اخیر سورۂ رعد یعنی چہ نمی بینند
آنان کہ ما زمین را کم میکنیم از سو ہاے آن وایزد تعالیٰ حکم میکند و کسی پس انداز ندہ نیست فرمان
او را و تعالیٰ زود حساب است۔ باید دانست کہ این خبر دادن ست از مفتوح شدن ممالک
عجم از شام و روم و ایران و دیگر اقالیم کہ بر اسلام کشودہ شد و زمانی کہ این آیت نازل شد جز
معدودی از کسانی کہ باسلام مشرف شدہ از مشرکان ہمہ بہ بیم جان بودند پس آنگاہ کدام قرینہ
بر تسلط اسلام و انتزاع ممالک وسیعہ و در دست آوردن بلاد فسیحہ پیدا بود و ہمین سان دیگر
اخبار بالمغیبات موجود اند ایراد آن در این مختصر بر نسز د آن چنانکہ پژوہشگری کہ جاویدان در آ
روزگار درین پژوہش بود پنہان نخواہد ماند و اندیشیدن در مبانی و معانی قرآن مجید و
وانشگافتن رموز و دقائق آن و حکمتہای کہ این آسمانی نامہ بر آن مشتمل ست با نظر کردن در بنا
شریعت کہ درین مقدس کتاب جایافتہ تائید میکند منزل من اللہ بودن آنرا و حاصل شریعت
تعظیم خداوند تعالیٰ وستایش آن یگانہ خدا وطاعت کردن بفرمان آن داور دادار و باز
گردانیدن نفس ست از دنیا و راغب و خواہش کردن آن در حصول سعادت اخروی ست
کہ جز آن راہی بخدا رسیدن نیست۔ مترجم گوید کہ مقصود حضرت مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ ہمین ست
کہ افزون از بلوغ قرآن مجید باقصی مدارج بلاغت کہ بلغاء عدنان و فصحای قحطان و سائر
خطباء عرب را از آوردن مثل عاجز و درماندہ کرد در قرآن مجید اخبار بالمغیب یعنی پیشین گوئیہا
اند کہ جز عالم الغیب والشہادۃ دانای نہان و آشکار دیگرے را بیرون از توانستن و خارج
از حیطۂ مقدرت ست درین آسمانی کتاب موجود آن چنانکہ انموذجی از آن مذکور شد معہذا ہرچہ
مقصود از رسالت و خواستہ از نبوت بود یعنی اعراض و انشکراہ از زخارف دنیا و اقبال

ورد آوردن سوی خداوند تعالیٰ لا بتکمیل حکمت نظری یعنی درستی عقائد حقه و تهذیب اخلاق
و تحسین اعمال و خجستگی افعال بجناب دارای سنی خداوند تعالیٰ نیایش گریها ساز کرده دلبستن و
به بجا آوردن فرمانها و باز ماندن از نا فرسوده دیده کشادن و هنگام دوری گزیدن روان از
کالبد خاکی بسوی پاک جا گزیدن و جاویدان جاوید در آن ستوده ایوان فرخندگی سامان آرامش
گزین آمدن بروی که گاهی و زینهار بیرون بر آمدن از چنین شادمانی کاشانه جاودانی خانه
مقصور نبود و بدیدار خدای هستی و همنشینی با سروشان پاک و دیگر ستودگان و فرازین رتبتان
گوی خاک که حضرات انبیاء و رسل علی نبینا و علیهم الصلوٰة والسلام باشند و معاشر صدیقان و
شهیدان بشادمانی که گفتن آن بزبان راست نیاید و جز رسیدگان آن فرازین گاه دیگری
بآن راه بردن و بن بود آن دریافتن نتوانند شادمانه جاودانه زیستن و بمراد تکمیل این مقصود
درین خاکی جهان آرامش و آسایش پدید آمدن بضبط قوانین عدالت بار و وضع ضوابط خرد
آثار مصالح را پدید آمدن و مفاسد را پنهان گردیدن و اساس برکنده شدن همه و سراسر
درین خداوندی کتاب معجز خطاب میتوان دریافت بروشیکه مقصودی از مقاصد و مصمودی
از مصالح از آن متروک نمانده و بسوی کتابی دیگر که از آسمان فرود آید و نیز بسوی پیغمبری از
پیغمبران که حینی از احیان و عصری از اعصار تا روز جزا بر درجه رسالت و نبوت پا کشاید حاجتی
نماند پس وجدان این مقاصد درین آسمانی نامه موئد تصدیق ست باین بیان که همانا این
همایون نامه خداوندی گفتار راس المعجزات ست نازل شده از درگاه حضرت خالق کائنات
رب الارض والسموات **اُردو** اور ساتهه اسکے یعنی ساتهه کمال اعجاز قرآن مجید کے شامل ہونا
قرآن مجید کا اوپر بہت سے اخبار عن المغیبات یعنی اون پیشین گوئیون کے کہ اول جنکا کوئی
اور نشان و قرینه موجود نتها بلکه کافرون اور منافقون اور مشرکون کے خیال مین بالکل محال
عقلی اور ممتنع عادی سمجهے جاتے ہین قرآن مجید مین مذکور ہین اور پہر ویسے ہی ظهور مین آئے
جیسے کہ جسوقت صرف چند آدمی ایمان لائے تہے کہ جنکی تعداد چالیس مرد و عورت سے زیاده
نتہی اور وہ بہی ضعیف و بمقابل مشرکون قریش کے کسی شمار مین بہی نتہے چه جای دوسرے
قبائل عرب که بت پرست اور بد دین تہے اور اکثر یہود اور نصاری اور مجوس کا تو ذکر ہی کیا ہے

اور کوئی سامان لڑائی کا اور سرمایہ غلبہ کا موجود نہ تہا آیت قرآنی نازل ہوئی اولم یروا انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا واللہ یحکم لا معقب لحکمہ وھو سریع الحساب یعنی کیا نہین دیکہا اونہون نے کہ ہم آتے ہین زمین پر جس حال مین کہ ہم کم کرتے جاتے ہین اوسکو طرفون سے اور اللہ تعالے حکم کرتا ہے اور کوئی اوسکے حکم کو پیچہے ڈالنے والا نہین یعنی ہم کیونکر طے کرتے ہین زمین مراد یہہ کہ زمین کی طنابین کہینچکر ہاتہہ مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے جانشینون رضی اللہ تعالے عنہم کے ہاتہہ مین دے دیتے ہین پس ہوا موافق اس اخبار عن المغیب یعنی پیشین گوئی کی صرف کئی برسونمین سارا عرب کا ملک اور شام اور مصر اور ایران کی سلطنت برباد ہوئی اور اسلام کے جوانمردون نے ایسے ایسے بادشاہون کے جنکے لشکرون اور خزانون اور سامانونکا کچہہ شمار اور حساب ہی نتہا باوصف دعوی جہان کشائی اور جہوٹے دعوی کشور گیری اور فرمانروائی کے جنکے پندار اور وہم مین پڑکر خدا سے غافل تہے اور اپنے آپکو مالک مین کا وہم کرتے تہے لاٹھیان مارکر مار ڈالا اور اونکے سارے سامان سلطنت اور اونکے خزانے اور دفینے سیکڑون اور ہزارون برسون کے لشکر اسلام کے مجاہدون حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والسلام کے پیرودن کے نصیب ہوئے اونکے پردگیان مشکوی شاہی اسلام کے غازیون کی لونڈیان بنین تاریخی کتابین نصرانیون اور اسرائیلیون کی جو سراسر دلی دشمن ہین اسلام کے اور جراحت رسیدہ اور زبان کشیدہ ہین اسلامیون سے موجود ہین اور غزوات اسلامی جو علماء اسلامیہ نے بہت صحت اور سند کے ساتہہ ہو بہو بے تفاوت اور بدون کمی بیشی کے لکہے ہین بینہ ناطق اور شاہد صادق موجود ہے جسکو شک ہو وہ مخالفون کی تاریخین اور اہل اسلام کے غزوات اور جہادات کی کتابین دیکہہ لے کہ ان کتابون کی ہر سطر علی الخصوص نصرانی گروہ کی تاریخین گواہ ہین جہٹلانے والے کو جہٹلاکر علی رؤس الاشہاد یعنی سبکے روبرو برسر محکمہ عدالت جہوٹون کو جہوٹا اور سچونکو سچا صاف ظاہر کرتے ہین دوسری آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شہیداً یعنی وہ خداوند ایسا ہے جسنے بہیجا اپنا رسول ہدایت کے ساتہہ اور دین سچے ساتہہ تاکہ غالب کرے اوس دین کو سب دینون پر دیکہو جہاد سنانے یعنی تلوارون اور نیزون کے زور سے اور جہاد لسانی یعنی سچی دلیلون اور قطعی برہانون سے جو قرآن مجید مین موجود ہین

یہہ پاک دین کیسا جلد ساری جھوٹی آیتون اور گمراہی ملے ہوئے دینون پر غالب ہو گیا اور اس پیشین گوئی نے کتنا جلد اور کیا خوب اپنی روشنی دکھائی سارے جھوٹے شیطانی چراغ اس نور کے غلبہ سے بجھہ گئے جسکو اللہ تعالے نے پکی سمجھہ دی تھی اور سعادت اور نیک بختی سے حصہ عنایت کیا تھا لاکھون اس دین مین داخل ہوئے اور ولی اور قطب بنی اور جو نادان عقل سے بے نصیب تھے اور اون کا جھنمی رہنا تقدیر آلہی مین تہا وے گمراہ رہے الحاصل ساری پیشین گوئیان قرآن مجید کی ایسی ہی ہین چنانکہ مین مترجم اس رسالہ کا اپنے دوسرے رسالہ مین جو ابھی جلد انشاء اللہ تعالے با رادہ تفصیل ایسے ایسے اجمالون کی تالیف کرکے اسی ترجمہ کا ضمیمہ اور ملحقہ قرار دونگا اس سے زیادہ خبا بالمغیبات صاف ظاہر کر دونگا کہ جس سے سواے مرد نا انصاف متجاہل یا بے عقل جاہل کے اور کسی دانشمند با انصاف کو قرآن مجید کے راس المعجزات اور منزل من رب السموات ہونے مین شک نرہے آفتاب سے زیادہ روشن اپنی آنکھہ سے دیکھہ لین بتوفیق اللہ تعالے وحسن ارادت پر ایسے اخبار عن المغیبات موید ہین جیسے کہ پوشیدہ نرہیگا اور پڑھنے والے سچے کے اور نیز تائید کرتا ہے اس آسمانی معجزہ قدسی خطاب کے منزل من اللہ ہونے کے اسمین فکر کرنا اور اسکے رمزون اور دقیقون کو نظر کرنا اور اون علمون اور حکمتون کا جو اسمین رکھے گئے ہین اور جنکو یہہ آسمانی کتاب احاطہ کر رہی ہے دریافت کرنا اور اوسکے سواے بیان شرائع اور نوامیس جو اسکے کلمات مقدسہ مین ثابت اور راسخ ہین اسواسطے کہ حاصل شریعت کا تعظیم آلہی جل شانہ اور اوسکی ثنا اور حمد اور اوسکے حکمون کے فرمان برداری کرنا اور نفس کو باز رکہنا دنیا کی محبت سے اور رغبت دلانا طرف سعادت اخروی کے اور کوئی سبیل نہین اللہ تک پہونچنے کی سواے اسوجہ کے۔ مترجم کہتا ہے کہ مقصود حضرت مولف کا یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالے حکیم مطلق ہے اور حکیم کوئی ایسا کام نہین کرتا کہ حکمت اور مصلحت سے خالی ہو اس نظر سے بنظر دقیق اور فکر عمیق ظاہر ہوا کہ نبوت اور رسالت سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالے نوع انسان مین سے ایک خاص گروہ کو برگزیدہ کرکے درمیان اپنے اور درمیان اپنے بندون کے واسطہ او وسیلہ قرار دیتا ہے تاکہ یہہ خاص برگزیدگی دوسرے بندونکو جنکی راہنمائی اور ہدایت کے واسطے بھیجے گئے ہون اونکی مصلحتون سے جو دنیا اور دین مین مفید ہون واقف اور آگاہ کرکے

اونکو نجات کا راستہ بتا دین اور دوزخ کی آگ سے بچا دین اور جنت کے رہنے والے اونکو
بتا دین اور یہہ امر حاصل نہین ہوتا بدون اسکے کہ پیغمبرون کی تعلیم سے اچھے اخلاق اور فضائل
جیسے حکمت اور پرہیزگاری اور دین کے کامون اور اپنے حفظ ناموس اور مال کیواسطے دلیری
کرنا اور عدالت اور میانہ روی کام مین لانا اور ان فضائل کی ضدون سے جنکو رذائل کہتے ہین
برکنار رہنا یعنی وہمی اور بے عقلی کے ناپاک عقیدون سے بچنا اور فسق و فجور اور دنیا کے بیہودہ
کامون اور اوسکی محبت سے جو ساری خطاؤن اور سربسر گناہونکی جڑ ہوتی ہے پرہیز کرنا اور
شرائع اور عبادتون کے طریقے اور معارف کی رمزین سمجھنا اور ہر کام مین اور ہر حال مین اوسی
ایک خدا بے مثل اور بے ہمتا کا شناسا ہونا اور کفر اور شرک اور بدکاری اور ناپاک گفتگوون سے
محترز اور مجتنب رہنا کہ جس سے بروقت پہونچنے مقدار اجل کے جو ہر جاندار کیواسطے ناگزیری
اور ضروری ہوتی ہے اس خاکی گہر سے پاک صاف جانا اور پاک بہشت مین جو پاکون کے
واسطے ہمیشہ کا ٹہکانا ٹہرایا گیا ہے ہمیشہ ہمیش خوش رہنا۔ پس یہہ سب باتین قرآن مجید مین ایسے
کامل بیان اور شامل تقریر سے مذکور ہوئے ہین کہ اہل عقل انکو سمجھکر صاف دلسے ایمان لاتے ہین
چنانکہ مین ہیچ نیرز خاکسار مترجم اس رسالہ کا انشاء اللہ تعالے اپنے ضمیما ور ملحقہ مذکورہ مین چند
آیتین قرآن مجید کی ایسی تفسیر اور بیان سے وارد کرونگا جس سے ثابت ہوجاوے کہ قرآن مجید
مین سے اگر اسیقدر آیتین نازل ہوتین تو اہل ایمان کیواسطے دنیا اور دین مین کافی اور وافی
ہوتین مگر عادت الہی جلشانہ بمقتضاے حکمت بالغہ جسکے کنہ اور بہید سے وہی غیب دان حکیم مطلق
آگاہ ہے ساتہہ کمال تفصیل اور توضیح کے جاری ہوئی ہے کہ جس سے بندے تفصیل و اجمال و ابہام
و تصریح کو ملکر سمجھلین اور اللہ سبحانہ تعالے کی حجت بخوبی تمام ہوجاوے اور جو اپنی بدبختی
اور شیطان لعین کے بہکانے اور دوسرے گمراہون کے اغوا اور گمراہ کرنے سے نہ مانین اون کو
بروقت سزا و جزا اور پیش ہونے اعمال کے کوئی عذر اور حجت باقی نرہی اور اسکے سوا چند آیتون
کی رمزین اور دقائق اسرار بہی بیان ہونگے انشاء اللہ تعالے ع۔ ولی ھذا ابا النسبۃ الی
المعجزۃ التی جعل ھذا النبی اصلا لاساس الاسلام فارسی این ہمہ کہ گفتہ شد نسبت
آن معجزہ است کہ این نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام آنرا بنیان قرار دادہ بہر کاخ اسلام یعنی قرآن مجید

اُردو اور یہ کلام بہ نسبت اوس معجزہ کے ہے جسکو ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصل اور بنیاد ٹھرایا واسطے اسلام کی عمارت کے **عربی** واما سائر معجزاته وخوارق عاداته میتا وحیا صغیرا وکبیرا فهی اکثر ان تحصی حتی ضبطها بعض علمائنا الاعلام فی اربعة آلاف واربعمائة واربعین وبعضهم ضبطوا خصوص المعجزات فی الف لا انقص وکاد ان یبلغ بعضها حد التواتر کانشقاق القمر وتسبیح الحصی فی یده واجراء الماء من اصابعه وتکلم الحیوانات معه وتظلمها بحضرته واشباع جمیع کثیر بطعام قلیل الی غیر ذلك الا ان الانصاف ان شیئا منها لا یبلغ حد التواتر بحیث تطمئن بها النفس ولعل السر فی عدم انضباطها من قدماء الاصحاب عدم اعتنائهم بها لوجود القرآن العظیم بینهم وتنزیله یوما فیوما فلا یلتفتون معه الی ماهو دونه فی نظرهم فان الاصحاب کلهم فصحاء العرب وکلهم آمنوا باعجاز القرآن لعلمهم برموز الفصاحة ودقائق البلاغة فکل آیة لهم برهان متین وکل سورة فی نظرهم ثعبان مبین وکل قصة وحکایة عندهم بیضاء للناظرین فکانوا یهتمون فی امر القرآن واهتمام الوحی به غایة الاهتمام کما نقل ان کاتب الوحی منهم جمع کثیر ولا یشعرون الی انه سیاتی اقوام من الاعاجم وغیرها غیر مدرکین لاعجاز القرآن فلو ضبطوا غیره من المعجزات لکان النفع لهم مع انه لا یکون ضبط سائر معجزاته بانقص من ضبط معجزات سائر الانبیاء کما ستطلع علیه اذ الاسائر مشترك فی عدم بلوغه حد التواتر فان ضابط معجزات عیسی علیه السلام لا یکون الا اثنین او ثلثة ولم یبق من الیهود فی زمان بخت نصر من یحصل من خبرهم العلم بالنسبة الی معجزات موسی علیه السلام وغیرهما من الانبیاء حالهم معلوم منها **فارسی** اما سائر معجزات وخوارق عادات آنحضرت صلعم صادره زمان وفات شریف وہم حین حیات مبارک کودکی ہنگام وکلانی زمان بیش آن بیش از آن اند که احصاره وشمار کرده شوند تا اینکه بعضی از علماء نامور ما در چهار ہزار و چهار صد و چهل منضبط کرده اند و برخی خصوص معجزات را در یکهزار بی کم ازین بحیز ضبط آورده اند وبعضی ازین معجزات قریب بحد تواتر رسیده اند ہمچو دو پاره شدن ماه وتسبیح خواندن سنگریزه در دست مبارک آنحضرت صلوة الله وسلامه علیه وروان شدن آب از انگشتان

آن والاجناب وگفتار کردن جانوران با آن علیه الصلوٰة والسلام و داد خواستن جانوران از آن حضرت
قدسی رتبت و سیر کردن جماعتی کثیر را بطعامی قلیل وجز ازین مگر انصاف اینست که چیزی از آن بحد
تواتر نرسیده بروشیکه نفس را بآن طمانینت پدید آید و شاید سر پنهان در از نهان در منضبط نشدن
معجزات از قدما ر اصحاب رسول الله صلعم و رضی الله عنهم توجه نداشتن آنان بآن معجزات باشد
بسبب موجود بودن درمیان آنان معجزهٔ قرآن مجید و نازل شدن آن روز بروز پس آن بزرگان
التفات نداشتند سوی انچه که کم ازان یعنی کم از قرآن مجید بوده اند در نظر آنان پس هر آئینه اصحاب
والامقام سراسر و بالتمام فصیحان عرب بودند و ایمان آوردند باعجاز قرآن مجید بسبب آگاه بودن
خودشان از رموز فصاحت و دقائق بلاغت پس هر آئینه از بهر آنان برهانی بود همه استوار و هر
سوره در نظر آنان ثعبان مبین یعنی چون معجزهٔ موسیٰ علیه السلام که چوبکی اژدها پیکر شد و هر قصه و
حکایت نزدیک آنان ید بیضای بود از بهر نگرندگان یعنی دیدنی همچو معجزه موسیٰ علیه السلام پس اهتمام
داشتند در کار قرآن مجید و منضبط ماندن وحی اهتمام کلی و توجه وافی آنچنان که منقول ست که
از میانه اصحاب کرام نویسندگان بسیار بودند و آگاه نبودند ازین که نزدیک ست که عجمیان و
دیگران جز این عجمیان تا دریابندگان اعجاز قرآن مجید خواهند بود پس اگر افزون از قرآن مجید
دیگر معجزات را هم منضبط میکردند همانا سود بار ترآمدی از بهر آنان یعنی اعجام و با این همه منضبط شدن
همه معجزات آنحضرت صلعم کم نیست از منضبط شدن معجزات همه انبیاء علیهم السلام آنچنانکه تو
بر آن آگاه خواهی شد زیرا که همه آن معجزات مشترک اند در نارسیدن بحد تواتر یعنی آنچنانکه معجزات
سراسر انبیاء علی نبینا و علیهم الصلوٰة والسلام بحد تواتر نرسیده اند همچنین معجزهٔ حضرت خاتم الانبیاء
صلعم بحد تواتر نرسید جز معجزهٔ اعلیٰ راس المعجزات یعنی قرآن مجید که از حد تواتر فراز تر آمده
خود عیان ست پس هر آئینه ضبط کنندگان معجزات حضرت عیسی علیه السلام نخواهند برآمد مگر دو یا سه
کس و از یهود در زمان بخت نصر چنین کسی باقی نماند که از و حاصل شود علم نسبت معجزات موسیٰ ع
و جز این هر دو علیهما السلام دیگر انبیاء را حال معلوم ست ازین هر دو - مترجم گوید غفرله الله تعالیٰ
که انچه مولف رحمه الله می فرماید بقوله اذ السائر مشترک فی عدم بلوغه حد التواتر یعنی معجزات انبیاء
پیشین و نیز معجزات حضرت خاتم النبیین صلعم سوای معجزهٔ قرآن مجید همه مشترک اند در نارسیدن

بحد تواتر گفتاریست که بروش مسامحت و مجاراة یعنی ارخاء عنان منکران که بروش مناظره است
برآمده ورنه معجزات حضرت موسیٰ و عیسیٰ و نیز دیگر انبیا علیهما السلام نسبتی ندارند با دیگر معجزات
رسول الله صلعم که علاوه معجزه قرآن مجید بوده باشند باین ایضاح که معجزات موسوی را که کتاب
توراة مبین آن تواند شد مبینی و نگارنده پدید نیست باین ایضاح که این کتاب موجود زمان ما که
علماء مسیحیه تراجم آن بالسنهٔ مختلفهٔ متعدده چون عربی و فارسی دارد و بکمال وثوق و تصحیح خودشان
شایع کرده اند دریافته نمیگردد که درکدام زمان بعد از موسیٰ علیه السلام مدون شده زیرا که در فصل
سی و چهارم از کتاب سفر توریة موسی این عبارت ست پس موسی بنده خداوند در آنجا بزمین
مواب موافق قول خداوند وفات کرد و اورا او زمین مواب در برابر بیت یعور دفن کرد و هیچکس
از مقبرهٔ او تا بامروز واقف نیست انتهی عبارت ترجمه فارسی توریت مطبوعه سنه یکهزار و هشت
صد و چهل و پنج مسیحی ترجمه کرده دلیم گلن قسیس پس از کلمه تا بامروز صاف مستنبط میشود که این
کتاب پس از بسیار گذشتن روزگاران روزگار و مرور اعصار و ادوار مدون شده نام مدون
محض نامعلوم و در ذکر بیان معجزات نام راوی هرچند مجهول الاسم و مجهول الحال و مجهول العدالت بود اصلا و
زینهار مذکور نیست و نیز هرگاه بعد وفات موسی علیه السلام بنی اسرائیل از دین برگشته بت پرست
شدند و مورد غضب آلهی آمدند نشان توریت از میان آنان گم شد و بعد از روزگارے
دراز در سال هیزدهم از زمان سلطنت یوشیاه پادشاه اسرائیل از خانه خدا یعنی اورشلیم که در آن
بتان نهاده بودند کتابی یافته شد و گاهی بیان کرد که این توریت ست چنانکه در ترجمهٔ فارسی
توریت مذکوره بالا در فصل بست دوم از آیت هشتم یا یازدهم مذکورست ملخصاً عبارت ترجمهٔ
مذکوره هذه سند آمی آرم و حلقیاه کاهن بزرگ بشافان کاتب گفت که کتاب توراة را در خانه خداوند
یافتم و حلقیاه آن کتاب را بشافان داد که آنرا خواند و شافان کاتب نقل کرده بملک گفت که
حلقیاه کاهن کتابی را بمن داده است و شافان آنرا در حضور ملک خواند و واقع شد که بمجرد
شنیدن ملک کلام توراة لباس خود را درید - و علی هذا القیاس حال معجزات عیسوی زیرا که
اناجیل آنان پس از قرون و ادوار نوشته شده پس معجزاتیکه باخبار احاد هم مذکور نشده باشند
و حال کتب آنها چنین بود با معجزاتیکه رسانید معتبره و رواة ثقه بیانش را کفیل شده باشند هرچند

بیشتری ازان بحد تواتر رسیده باشند چه نسبت باشد که در عدم بلوغ بحد تواتر بپایهٔ اشتراک برسند داین
اجمال کہ تلویحاً و تلمیحاً گفته شد قابل فزونی بار کشاد و مقتضی زیادت تفصیل است اما محل آن نیست زیرا که
اختصار ترجمه مقصود اهم ست بنا برعلیه هذا هم برین قدر اکتفا کرده شد **اُردو** لیکن اور سب معجزات اور
خوارق عادات آنحضرت صلعم کی جو زمان وفات اور زمان حیات اور وقت کم سنی اور زیاده عمری کے
ظهور مین آے وے اس سے زیاده هین که گنے جاوین حتی که همارے بعضے نامور عالمون رحمهم الله تعالے
نے چار هزار چار سو چالیس معجزے تحریر اور ضبط کئے هین اور بعضون نے خاص معجزے یعنی بڑے بڑے
ضبط کیئے هین ایک هزار نه کم اور نزدیک هوئے هین که بعضے ان معجزونین سے تواتر کی حد تک پهونچ
جاوین جیسے که شق القمر کا معجزه اور کنکریونکا تسبیح پڑهنا هاته مین آنحضرت صلعم کی اور پانی کا جاری
هونا اوس چشمهٔ فیض آلهی کی انگلیون سے اور گفتگو کرنا جانورون کا آنحضرت صلعم سے اور فریاد کرنا
اور داد چاهنا جانورونکا اوس سرور کائنات سے اور تهوڑا سا کهانا کهلا کر سیر کر دینا بهت سے آدمیونکا
اور سوا اسکے اور معجزات جو اون خاتم النبیین صلعم سے ظهور مین آئے مگر انصاف یهه هے که کوئی معجزه
ان معجزون مین سے یعنی سوائے معجزهٔ قرآنی کے تواتر کی حد تک نهین پهونچا ایسا که جس سے نفس کو
طمانیت حاصل هو اور شاید بهید منضبط نهونے مین معجزون کے قدیم اصحابون رسول الله صلعم سے
یهه هو که وے بسبب هونے اعلے معجزه قرآنی کے جو اونین تها توجه اور التفات نکرتے تهے طرف دوسرے
معجزون کے اور چونکه روز بروز آیات قرآنی نازل هوتی تهین یعنی هر آیه هر ایک عجیب معجزه تهی اسواسطے
التفات نکرتے تهے طرف ادنی ادنی معجزون کے جو اونکی نظر مین مقابل ایسے اعلے معجزه دائمی موجود کے
کسی پایه مین نتهی پس تحقیق سارے اصحاب رسول الله صلعم عرب کی زبان فصیح تهی اور قرآن هی کا معجزه
دیکهکر ایمان لائے تهے کسواسطے که وے جانتے تهے فصاحت کی رمزین اور بلاغت کے دقیقے پس هر آیت
اونکے واسطے ایک مضبوط اور مستحکم برهان تهی اور هر سوره ایک ظاهر ثعبان تهی یعنی هر سوره کو معجزه هونے
مین ایسا جانتے تهے که موسی علیه السلام نے عصا کا معجزه دکهلایا هے جو اژدها کی صورت بنگئی تهی اور هر
قصه اور حکایت قرآنی اونکے نزدیک بیضا للناظرین تها یعنی مثل ید بیضا جو دوسرا معجزه تها حضرت
موسی علیه السلام کا پس وے یعنی اصحاب والا مقام رضه نهایت اهتمام اور غایت توجه رکهتے تهے
قرآن مجید کے کام مین اور وحی کے منضبط رهنے مین جیسے که منقول هے که انمین سے وحی کے لکهنے والے

بہت سے تھے اور اونکو خبر نتہی کہ عجم کے رہنے والے اور سوا انکے اعجاز کے نجاننے والے آوینگے پس اگر
سوائے قرآن مجید کے اور معجزے بہی منضبط ہوجاتے تو بیشک بہت مفید ہوتے واسطے انکے یعنی نجاننے
والون قرآنی اعجاز کے اور باوجود اسکے دوسرے معجزون رسول اللہ صلعم کا منضبط ہونا کم نہین منضبط
ہونے سے سارے پیغمبرون کے معجزون سے پس بالتحقیق ضبط کرنے والے یعنی بیان کرنے والے
اور لکھنے والے حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزون کے نہین مگر دو باتین اور یہود مین سے تو
زمانہ بخت نصر مین کوئی ایسا باقی نرہا کہ جس سے حاصل ہو علم معجزات موسی کا یعنی احبار اور علما انکے
مقتول اور مفقود ہوگئے اس حال مین معجزے کون بیان کرے جیسے کہ ابہی جلد مطلع ہوگا تو اس سے پس
اسوقت سارے معجزے یعنی معجزے سب پیغمبرون کے اور نیز معجزے رسول اللہ صلعم کے سوائے
قرآن مجید کی حد تواتر تک نہ پہونچنے مین شریک ہین یعنی جیسے وے معجزے تواتر کی حد تک نہ پہونچے ایسے
ہی یہہ معجزہ بہی اور حال دوسرے پیغمبرونکا معلوم ہے اون دونون علیہما السلام سے یعنی جب ان کے
معجزے تواتر کی حد تک نہین پہونچتے باوجود قریب ہونے زمانے کے پس اون بعید زمانے کے پیغمبرون
کے معجزے حد تواتر تک کیونکر پہونچین - مترجم کہتا ہے اللہ تعالے اسکو بخشے کہ یہہ فرمانا مولف رحمہ اللہ تعالے
کا کہ دونون یعنی سارے معجزے سب پیغمبرون کے اور سوائے قرآن مجید کے دوسرے معجزے حضرت
خاتم الانبیاء صلعم کے شریک ہین حد تواتر تک نہ پہونچنے مین صرف بطور مسامحت اور مجارات کے ہین یعنی
ڈہیلی باگ چھوڑنا مناظر کا اور نہین تو ایسے معجزے کہ جنکا کوئی راوی معلوم نہوا اور معجزون کی کتاب کا
مؤلف اور مدون مجہول ہوا اور یہہ کتابین قرنون اور مدتون کے بعد لکھی گئی ہون کیونکر
شریک رکھہ سکتے ہین ساتھہ اون معجزون کے کہ جسکے راوی ثقہ اور اسنادین موجود اور کتابونکے
مدون اور مؤلف معلوم الاسما اور معلوم الصفت اور معلوم العدل ہون یعنی معجزات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی اور کتابین کہ اگرچہ اکثر اونمین سے تواتر کی حد تک نہ پہونچے ہون مگر باعتبار
اسناد معتبرہ اور راویون ثقہ کے فی الجملہ اطمینان بلکہ کلی اطمینان کے لائق ہین اب اس امر کا کہ اگلے پیغمبرون
کے معجزونکی کتابین جنکے ترجمے مسیحی عالمون نے متعدد اور مختلف زبانون مین اپنے نزدیک بہت تحقیق
اور تصحیح کے ساتھہ چھاپکر شایع اور مشہور کیئے ہین اصلا اطمینان کے قابل نہین ہوسکتے کسواسطے کہ بڑی
معتبر انکے نزدیک توریت ہے جو اونکے عقیدے مین انجیل کے ہمپایہ ہے۔ اوسکا حال یہہ ہے کہ سفر منتہا

توریت دسوین باب کی پانچوین آیہ یہہ ہے پس موسی بندہ خداوند در آنجا بزمین مواب موافق قول خداوند
وفات کرد وا و را در زمین مواب در برابر بیت یعور دفن کرد و ہیچکس از مقبرۂ او تا بامروز واقف نیست
فارسی ترجمہ توریت مطبوعہ سنہ یک ہزار و ہشت صد و چہل و پنج مسیحی در دار السلطنت لندن برع ترجمہ
کردہ ولیم گلن فسس - پس امروز کے لفظ سے صاف سمجہا جاتا ہے کہ یہہ کتاب اوس زمانے مین لکہی گئی
کہ حضرت موسیٰؑ کے مقبرہ کا کوئی نشان بہی باقی نرہا تہا اور یہہ امر نہین ہوتا مگر جب کہ بہت سے زمانے
گذر جاوین پس اس زمانہ تک کسکو یاد رہتا ہے - اور اسکے سوا جب بنی اسرائیل سبکے سب دین موسیٰ
سے پہر کر بت پرست بنگئے تہے اور بیت المقدس مین تب رکہدئے تہے اور توریت کا ذکر بہی یاد نرہا
تہا اوسوقت کسی تبخانہ سے ایک کتاب ہاتہہ آئی اور ایک کاہن نے کہا کہ یہہ توریت ہے چنانچہ اسی ترجمہ
توریت مین کتاب دویمی ملوک کی بائیسوین فصل مین مذکور ہے کہ اٹہارہوین سال سلطنت یوشیاہ بادشاہ
بنی اسرائیل کے اورشلیم مین سے جو تبخانہ بنگیا تہا ایک کتاب ہاتہہ لگی یعنی تورات آہشم وحلقیاہ کاہن بزرگ
بشاقان کاتب گفت کہ کتاب تورات را در خانہ خداوند یافتم وحلقیاہ آن کتاب را بشاقان داد کہ او را
خواند پس شاقان کاتب بملک نقل کردہ گفت کہ حلقیاہ کاہن کتابی را بمن دادہ است وشاقان آن را بحضور
ملک خواند ملک بمجرد شنیدن لباس خود دریدپس جب توریت کا حال یہہ ہو کہ بسبب بت پرستی بنی اسرائیل
کے گم ہو جاوے اور قرنون اور زمانون کے بعد پائی جاوے اور صرف ایک کاہن کہتا ہو کہ یہہ کتاب توریت
ہے تو اوسکے مندرجون اور معجزون کا جو اوسمین مذکور ہون کیا اعتبار اور ایسے ہی قطرینو نکی کتابین
جنمین معجزات عیسوی مذکور ہین قرنون کے بعد تالیف ہوئے ہین یہہ امر خود ان ہی کی تاریخی کتابون سے
ثابت ہے بخلاف معجزات محمدی صلعم کہ جنکی معتبر کتابین علم حدیث اور سیر کی معتبر اسنادون سے
موجود ہین اور یہہ بیان ایک قدر تفصیل چاہتا ہے مگر یہہ مختصر ترجمہ اوسکا محل اور مقام نہین اسواسطے
مین مترجم انشاء اللہ تعالےٰ اپنے دوسرے رسالہ مین جسکو اسکا ضمیمہ اور ملحقہ قرار دونگا ایسا واضح و
بالتفصیل باسند لکہونگا کہ با انصاف سمجہہ دار پسند کرینگے **عربی** لا یقال قد حصل لکم العلم
بمعجزات السائر من القرآن المعلوم عندکم کونہ من عند اللہ تعالےٰ فقد حصل لکم الفرق
بین سائر معجزاتہ ومعجزات السائر بالعلم فی الثانی دون الاول لانا نقول لا نعلم بمعجزات موسےٰ
وعیسی علیہما السلام فال نہما الیہود والنصارٰی وہما اللہ ان لم یومنا نبینا علیہ السلام

بل انما قلنا بمعجزات موسی و عیسی اللذین قالا بنبوۃ نبینا و کم بینهما من الفرق **فارسی**
و گفته نشود که هر آئینه حاصل شد شما را علم بمعجزات همه انبیاء سابقین از قرآن مجید که بودنش از بر خدا تعالے
معلوم شما ست یعنی بنص قرآنی همچون معجزات موسوی از انقلاب عصا بصورت ثعبان مبین و معجزهٔ
بیضاء للناظرین و تفریق و تلغیق بحر و معهذا جراد و قمل و دم و ضفادع و جز آن که نصاً و تصریحاً در
قرآن مجید مذکوره اند و علی هذا القیاس معجزات عیسوی از ابراء اکمه و ابرص و احیاء موتی و جز دیگر معجزات
که منصوص قرآنی اند پس حاصل شد شما را فرق و تمیز درمیانه سائر معجزات آن نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم یعنی بحد تواتر نارسیدن آنها خود باعتراف شما ست و درمیانه معجزات سائر انبیاء علیهم السلام که
مذکور فی القرآن اند از بهر آنکه علم جازم و تصدیق واقعی در ثانی یعنی معجزات سائر انبیاء باخبار خداوند
تعالے و من اصدق من اللہ قیلاً نی معجزات اول یعنی سائر معجزات رسول اللہ صلعم سوائے قرآن مجید
که علم قابل اطمینان نفس بآن یافته نمیشود از بهر آنکه جواباً می توانیم گفت که بمعجزات آن عیسی و موسی که یهود
و نصاری نسبت آنان ذکر میکنند که بر نبی ما خاتم الانبیاء صلعم ایمان نداشتند و از بعثت آنحضرت بشارتی
نداده اند و خبری نه کشاده اند آگاه نیستیم ما نه قائل و معترف استیم بمعجزات آن موسی و عیسی علیهما السلام
که ایمان داشتند به نبی ما صلی اللہ علیہ و سلم و بشر بودند بقدوم مبارک آن سید المرسلین صلعم پس بنگر که
چه فرق ست درمیانهٔ آن هردو مراد کلام همچنین ست که در قرآن مجید از حال عیسی ع آنچنانکه اخبار ست
از ابراء اکمه و ابرص و احیاء موتی همچنین اخبار ست از انکه عیسی علیہ السلام بشارت رسان آمد که پس از من رسولی
خواهد آمد که نامش احمد خواهد بود و در کتب مذهبی نصاری بکلمه فارقلیط که بمعنی محمد ست ازان تعبیر رفت و ترجمه
در اسماء آنزمان مروج بود آنچنانکه در توریت ببسا مواضع شاهد این رواج ست - پس اگر صاحب این معجزات
منصوصه قرآنی آن عیسی علیہ السلام ست که مبشر شد بقوله مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد یعنی خواهد
آمد پس از من پیغمبری که نامش احمد ست پس مسلم بحالش تصدیق میکنیم و با یمانش می پذیریم برین تقدیر نبوت
نبی ما صلعم ثابت و معجزات عیسی علیہ السلام مذکورهٔ قرآنی مومن به ماست و الا فلا و همین سان درباره موسیٰ ع
گفتار را مجال ست **اُردو** اور نکہا جاوے یعنی یہود و نصاری اعتراضاً نہیں کہہ سکتے یہہ بات کہ
تمکو اہل اسلام علم جازم حاصل معجزون سارے انبیاء سابقین کا خود قرآن مجید سے جسکا خداوند تعالے
کی بارگاہ سے ہونا تمہارا معلوم یقینی ہے پس حاصل ہوا ہمکو فرق درمیان سب معجزون اپنے نبی کے

اور معجزون سب انبیا کے اسواسطے کہ اول یعنی سب معجزون سارے پیغمبرون کی نسبت ہمکو علم جازم تفصیلی
قرآنی حاصل ہے نہ نسبت دوسرے یعنی نسبت سارے معجزون نبی تمہارے کے کہ سوائے قرآن مجید کے
اونکا حد تواتر تک نہ پہونچا خود تمہارے بیان اور اقرار سے ثابت ہے اسواسطے کہ ہم جوابًا کہہ سکتے
ہین کہ یہود اور نصاری کے عیسی و موسی کے معجزے ہمکو ہرگز معلوم نہین جن موسی اور عیسی کی نسبت
یہود اور نصاری بیان کرتے ہین کہ وے ہمارے نبی صلعم پر ایمان نہین لائے اور کسی نے اون دونون
مین سے ہمارے پیغمبر صلعم کی بعثت اور نبوت کی کہین بشارت نہین دی ہان ہم اون موسی اور عیسی
کے معجزون کے قائل ہین کہ جو ایمان لائے ہمارے نبی پر یعنی اون صلعم کی نبوت کو تصدیق کرکے بسبیل
اخبار عن المغیبات یعنی پیشین گوئیونکی پروردگار کے الہام یا وحی سے بشارت دیتے رہے پس کتنا فرق
ہے درمیان ان دونون کے - مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہ ہے کہ قرآن مجید عیسی کی حکایت
واقع ہوئی حضرت عیسی بن مریم کے اس قول اللہ تعالے کے وابرئ الاکمہ والابرص تا آخر یعنی کہا عیسی
بن مریم نے کہ مین تندرستی دیتا ہون اندہے مادرزاد کو اور کوڑہی کو اور مین زندہ کرتا ہون مردے
کو اللہ سبحانہ کے حکم اور اذن سے ویسے ہی اوس علیہ السلام کے دوسرے قول کی حکایت ہے. مبشرا برسول
یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی کہا عیسی نے بشارت دینے والا ساتہ اوس پیغمبر کے جو میرے بعد آویگا
اور نام اوسکا ہوگا احمد - اور کلمہ فارقلیط جسکے خاص معنی محمد ہین بائبل یعنی نصرانیون کی مذہبی کتابون
مین مذکور ہے کسواسطے کہ نامونکا ترجمہ کرنا اوس زمانے مین جاری تہا چنانکہ توریت مین بہت جگہہ ایسی
ہے واقع ہوا ہے اور اسی سے منازعت اور گفتگو کا دروازہ کہلا اس صورت مین ہمین معلوم ہوا کہ
یہ معجزے ہین ایسے عیسی کے جو اس قول کے قائل اور کہنے والے تہے اور جب نصرانی کہتے ہین کہ اون
حضرت یعنی عیسی نے ایسا ذکر نہین کیا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ یہ عیسی اور عیسی ہین بناءً علیہ ہماری نسبت
ایسا اعتراض نہین کرسکتا اور یہ بیان بہت تفصیل سے ضمیمہ ملحقہ مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے .

قولہ لا یقال لا اختلاف فی ذاتہما انما الاختلاف فی حال من احوالہما لانا نقول ان
الاختلاف فی ہذا الحال سبب الاختلاف فی الحال الآخر فلو ادعینا ان اختلاف الحال
یستلزم اختلاف الذات لکان الامر کما ذکرت بل نقول ان موسی مثلا اذا کان مؤمنا
بمحمد علیہ السلام فلہ ثبوت حال آخر وہو کونہ ذا معجزات باہرات، واذا لم یکن لہ

الحال الاول فلا يكون له الحال الثاني ومن هٰهنا علم ان اليهود والنصارى في دعواهما النبوة لهما من المبينين لا من المصدقين وبالجملة لا خبر متواتر عندهما على معجزات احد من الانبياء وغيره من الاخبار لا يفيد العلم **فارسي** وگفته نخواهد شد اینکه اختلاف نیست در ذات آن هردو یعنی موسیٰ وعیسیٰ جز این نیست که اختلاف ست در حالی از احوال آنان یعنی از ین که شما میگوئید که آن هردو ایمان آوردند بر نبی شما و ما میگوئیم که ایمان نیاوردند و بشارت نداد ند از بعثت نبی شما پس این اختلاف ست در یک حال از احوال آنان واز اختلاف یک حال اختلاف لازم نمی آید در ذات تا شما گوئید که موسی یهود دیگر بوده باشد آنکه مومن ومصدق نشد به نبی ما و موسی که مصدق آمد به نبی ما دیگر است پس معجزات مذکوره فی القرآن معجزات موسی ماست نه معجزات موسی یهود و همین سان درباره عیسیٰ میگویند که عیسی مومن ومصدق نبی ما دیگرست و عیسی نصرانیان که نسبت او میگویند که مصدق و بشر نشد دیگرست که بمعجزاتش آگهی نداریم واین معجزات مذکوره قرآن از معجزات عیسی ماست پس ماحصل گفتار شما چنین بود که اختلاف حالی از احوال مستلزم اختلاف فی الذات ست واین خود خلاف نفس الامر - زیراکه جوابا خواهیم گفت که هر آئینه اختلاف درینحال سبب ست مر اختلاف را در حال دیگر پس اگر دعوی میکردیم که اختلاف حال مستلزم میشود اختلاف فی الذات را هر آئینه همچنانکه ذکرش کردی می بود بلکه این میگوئیم که موسی مثلاً هرگاه او را یک حال بود یعنی حال ایمان داشتن به نبوت محمد علیه الصلوٰة والسلام مر او را حال دیگر هم ثابت ست یعنی ظهور معجزات باهرات از و آنچنانکه در قرآن مجید مذکور اند لیکن هرگاه او را حسب قول تو حالی اول نیست یعنی ایمان نداشتن بنبوت محمد صلی الله علیه وآله وسلم پس او را حال ثانی هم نیست یعنی ظهور معجزات از وے واز همین جا دانسته گشت که یهود ونصاری در دعوی نبوت آن هردو یعنی موسیٰ وعیسیٰ ثابت کنندگان هستند واز تصدیق کنندگان نیستند یعنی از بهر آنکه خبر متواتر نیست مر آنانرا بر معجزات کسی از پیغمبران وجز از تواتر علم مفید نیست مترجم گوید یعنی خالی از دو شق نیست یا مدار نبوت نبی ما صلعم صدور معجزات را می دانند و بر تواتری که درباره اعجاز قرآن مجید بوده است بسند ناکرده بهر ثبوت دیگر معجزات محمدی علی صاحبها الصلوٰة والسلام تواتر پژوهنده هستند ومیگویند که بدون خبر متواتر کدامین معجزه از معجزات ثابت نمیشود و بهر ثبوت این معجزات خبر متواتر نیست پس معجزات دیگر که ثابت نشدند متواتر قابل اعتبار نیستند پس نبوت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که متفرع ست بر آن

نیز غیر ثابت از بهر آنکه هرگاه اصل خود موجود نباشد وجود فرع چگونه متصور شود و خود مشهور ست اذا فات الرکن
فات الشرط فکیف بالمشروط پس جوابا گفته شود که نزد یک شما خبری متواتر مخبر از صدور معجزه از معجزات از
کدامی نبی خواه موسی بود خواه عیسی موجود نیست بنا برعلیه معجزات آنان غیر ثابت و محض معدوم اند پس
نبوت را که متفرع بر آن ست حال همچنین یا گفته شود که ثبوت معجزات بازبسته بخبر متواتر نیست باخبار
آحاد هم ثابت میشوند پس همه معجزات نبی صلعم ثابت و این هر دو دلیل الزامی بر سبیل که نقض اند و
بطریق حل میتوان گفت که هرگاه بهر ثبوت نبوت تعداد معجزات بعددی معهود مثلاً دو یا سه یا هزار
و همین سان اعداد دیگر شرط نیست از بهر آنکه اگر تعداد معهود در میان بودی در تقریر عددی دون
عددی ترجیح بلا مرجح لازم آمدی یا تسلسل کشیده بر حدی متوقف نشدی مثلاً کسی گوید که تعداد
معجزات مثبت نبوت نبی دو می باشد که شاهد عدلین و دو گواه راست گفتار مثبتین دعوی می باشند
و دیگری گوید که سه باید تا از کثرت خبر دهد الغرض هر کسی عدد معهود را در تعداد معجزات برگزیند که از آن
ثبوت نبوت هویدا شود آنچه که کم ازین عدد معهود بوده باشد مثبت نبوت و مصدق دعوی مدعی نبوت
نتواند شد پس درینصورت اگر یک عدد معهود کرده یکی رائی اقامت دلیل برگزینند و اعداد دیگر برگزیده
دیگران را از پایهٔ اعتبار انداز ند ترجیح بلا مرجح یعنی فزونی بی فزاینده لازم آید که خلاف تجویز خرد ست
یا دلیل هم ملحوظ شود پس تعارض دلائل مسقط دعوی هر مدعی تواند شد و اگر عددی معهود افزون از یک
برگزیده نگردد تسلسل اعداد معجزات لازم آید و این خود محال پس بالضرور و ناگزیر خرد درست درآید
فرمان میدهد که عدد معهود ملحوظ و منظور نیست هر چه از امور معجزه خواه یک بود خواه افزون هویدا
کردن تواند که دیگری غیر از مدعی نبوت چنین کردن نمیتواند آنست معجزه بنا برعلی هذا گوئیم که معجزه
قرآنی که در وجود و بقای و نیز تواتر جز آن کسی را شک نیست بهر ثبوت نبوت نبی ما صلعم کافی و وافی
است و بتصدیق چنین معجزه باهره تصدیق معجزات دیگر انبیا علیهم بهٔ از هزار تواتر ثابت پس حصر
اینست که اهل اسلام آنچنانکه مصدق و مؤمن اند بنبوت و رسالت نبی خود شان صلی الله علیه وآله وسلم
همین سان مصدق اند بنبوت و معجزات انبیاء دیگر که تذکرهٔ آنان در قرآن مجید موجود ست مگر یهود و
نصاری که ثبوت معجزات بازبسته باخبار متواتره دانند و معجزات را مدار و مبنی و اساس نبوت می پندارند
از اینکه خبری متواتر پیش خود ندارند از تصدیق نبوت نبی خواه عیسی علیه السلام بود خواه دیگری برکنار اند

اُر دو کہا نہین جائیگا کہ اس تمہاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف نہین اونکی ذات مین سوا اسکے نہین کہ اختلاف ہے صرف ایک حال مین حالو نہین سے یعنی تم کہتے ہو کہ موسی اور عیسی ایمان لائے تمہارے نبی پر اور یہود و نصاری کہتے ہین کہ وے ایمان نہین لائے یعنی تمہارے نبی کی بعثت اور نبوت کی خبر نہین دی پس یہہ اختلاف ہوا ایک حال کا حالونین سے اور اختلاف ایک حال کا مستلزم نہین ہوتا اختلاف ذات کا اسواسطے کہ ہم جوابا کہہ سکتے ہین کہ بیشک اختلاف اس حال مین سبب ہوا اختلاف کا دوسرے حال مین پس اگر ہم دعوی کرتے کہ اختلاف حال سے لازم آتا ہے اختلاف ذات کا تو ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ ہم تو یہہ کہتے ہین کہ موسی اور عیسی مثلاً جبکہ ہون مؤمن اور مصدق نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اون کی نسبت دوسرا حال بھی ثابت ہے یعنی صاحب معجزات باہرات ہوتا جو قرآن مجید مین اونکے معجزے مذکور ہین اور جب اونکے واسطے اول حال یعنی ایمان بہ نبوت محمد رسول اللہ صلعم ثابت نہین تو دوسرا حال بھی ثابت نہین اور اس سے جانا جاتا ہے کہ یہود اور نصاری دعوی نبوت مین جو دوسرے پیغمبرون کی نسبت کرتے ہین صرف ثابت کرنے والے یعنی محض مدعی بے دلیل ہین مصدق نہین بالجملہ کوئی خبر متواتر نہین اونکے نزدیک اور پیغمبرون کسی نبی کے بھی اور جو خبر متواتر نہین وہ مفید علم بھی نہین مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہہ ہے کہ دو شق سے خالی نہین یا تو یہہ کہ یہود و نصاری اس معجزے موجودہ قرآن کو کافی معجزہ خیال نکرکے دوسرے معجزون کے جو معجزہ خبر متواتر سے ثابت ہوا ہو طالب ہونگے ایسے کہ اگر ہم خبر متواتر سے سارے معجزے ثابت کردین تو ثبوت نبوت لازم آوے اور جو نہین تو نہین تو اس صورت سے ہم سکتے ہین کہ جب ثبوت نبوت منحصر ہوا اوپر ثبوت معجزونکے اور معجزون کے ثبوت کا مدار ہووے خبر متواتر پر اور خبر متواتر درباب معجزون دوسرے پیغمبرون کے یہود اور نصرانیون کے پاس نہین تو انکے نزدیک کسی نبی کی نبوت بھی ثابت نہین خواہ عیسی ہون خواہ موسی خواہ کوئی اور نبی پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ دونون فرقے درباب نبوت دوسرے نبیون کے بھی صرف مدعی ہین بے دلیل مصدق نہین اسواسطے کہ خود ان کے قول سے تصدیق کا مدار ہے خبر متواتر اور خبر متواتر معدوم پس نبوت ہر نبی کی انکے نزدیک بلا تصدیق یا یون کہین کہ خبر متواتر مدار نہین ثبوت معجزات کے تو اس تقدیر پر ہمارے نبی صلعم کی قرآن مجید کے سوا بھی سب معجزے ثابت مثل معجزون دوسرے پیغمبرون کے

اور درصورت ثبوت معجزون کے نبوت بخوبی ثابت ہیہ تو دلیل ہے الزامی بر سبیل نقض اب بر سبیل
حل کہتا ہون کہ جب ثبوت نبوت کیواسطے صرف نفس معجزہ درکار ہے کوئی عدد معین جیسے دو تین
چار پانچ سو یا ہزار شرط نہین بلکہ جو ایسا کام کہ سوا ے مدعی نبوت کے دوسرا شخص نہ اسکے وہ معجزہ ہی
ثابت کرنے والا نبوت کا واسطے مدعی نبوت کے ہیہ معجزہ خواہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ پس اس امر کو اگر
تسلیم کرین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ جب قرآن مجید دائمی راس المعجزات ہے اور معجزات مین عدد کی شرط
نہین تو ہمکو حاجت نہین طرف ثابت کرنے دوسرے معجزونکے بخبر متواتر یا بخبر آحاد اور اگر عدد شرط کیا جاوے
مثلاً کہین کہ پانچ معجزونکا ظہور مثبت نبوت کا ہوتا ہے اس سے کم مثبت نہین ہوسکتا تو اس صورت
مین یا تو ترجیح بلا مرجح لازم آویگی یا تسلسل اور ایک حد معین پر نہ ٹھہرانا معجزونکی تعداد کا یعنی ایک
شخص مثلاً کہے کہ پانچ معجزونکا صادر ہونا ثبوت نبوت مین ناگزیری ہے اور دوسرا کہے کہ دس
معجزونکا تیسرا کہے کہ پچیس معجزونکا اور اسیطرح کہے چلے جاوین پس ان کہنے والون مین سے ایک
قول بے دلیل معتبر سمجھہ لین تو ترجیح بلا مرجح لازم آوے اور جو کسیکا بہی قول قبول نکرین تو نبوت
جو وابستہ ہوتی ہے اوپر معجزون کے کیونکر ثابت ہو اور جو ہر ایک کہنے والے سے دلیل طلب
کیجاے درباب تعیین عدد معہود کے تو دلائل متعارض سے تعداد ساقط اور سقوط تعداد سے
معجزے غیر معتبر اور غیر معتبر ہونے معجزون سے نبوت کا ثابت کرنا دشوار بلکہ محال پس اس سے صاف
ثابت ہوا کہ معجزونکی تعداد اور اونکے اعتبار اور عدم اعتبار مین عدد معہود کو دخل نہین یہہ تہاتہوڑا
سا بیان جس کا اس مقام مین تحریر کرنا مناسب متصور ہوا باقی کلام بالاشباع انشاء اللہ تعالے ہمارے
دوسرے رسالہ مسمی بضمیمہ ملحقہ مین آویگا ع بلی والمسئلة لا بد لها من العلم نعم اذا كان
للخبر قرينة تدل على صدقه فهو ايضاً مما يفيد العلم فلو كان لهذين الطائفتين من جنس
اخبار الآحاد خبر محفوف لهذه القرينة التي تدل على ثبوت معجزهما فلا يكونان مولخذين في الايمان بهما ولا فيكونان مولخذين
في الايمان بهما ايضاً لعدم اعتمادهما على العلم في الايمان بهما بخلاف طائفة المسلمين فانهم
آمنوا بهما بسبب القرآن ولكن اجزموا بمعجزاتهما به فآمنا به للخبر المتواتر وهو القرآن لا
الخبر الواحد حتى يحتاج الى الفحص عن القرينة لكن آمنا بهما حال كونهما متصفين بالصفات
المذكورة في القرآن لا بالصفات التي وصف بها اليهود والنصارى واما من قال به هاتان

الطائفتان فلم نؤمن به بل نحن ننکره حیث لا برهان لنا علیه ولا ایمان الا مع البرهان و
هذا الکلام وقع فی البین **فارسی** این مسئله ست که از دانستن اش گزیر نیست آری هر خبری راکه
قرینه بود که دلالت کند بر صدق آن خبر پس آن خبر نیز افاده علم می کند یعنی نخستین خبر باور شدن می
تواند پس اگر بهر این دو طائفه یعنی یهود و نصاری از جنس اخبار آحاد خبرے بود که مشتمل بود بر قرینه
که دلالت کند بر ثبوت معجزات آن هر دو پس آن خبر نیز مفید علم میتواند شد برین تقدیر این هر دو
فرقه در ایمان آوردن بآن هر دو یعنی حضرت موسی وعیسی علی نبینا وعلیهما الصلواة والسلام مواخذه
کرده شدگان نخواهند بود ورنه یعنی اگر خبر آنان محفوف بالقرینه نبود پس این هر دو فرقه درباره ایمان
آوردن بآن هر دو ماخوذ توانند شد بسبب معتمد و موثق نبودن علم آنان درباره ایمان آوردن بآن
هر دو بخلاف طائفه اهل اسلام از بهر آنکه اینان ایمان آوردند بآن هر دو یعنی موسیٰ وعیسیٰ بسبب قرآن
وهمین سان تصدیق کردند بمعجزات آن هر دو بسبب قرآن پس ایمان آوردیم ما بآن هر دو علیهما السلام
بخبر متواتر که قرآن مجید ست نی بخبر آحاد تا محتاج شویم بسوی پژوهش کردن قرینه لیکن ایمان آورده
ایم بآن هر دو در حالیکه آنان موصوف باشند بصفاتیکه در ذکر آنان در قرآن مجید مذکور اند مراد ش
آنکه عیسی علیه السلام در قرآن مجید موصوف ست بخبر دادنش که رسولی پس از من می آید که نامش احمد بود
پس معجزه احیاء موتی و ابراء ابرص واکمه وهمین سان معجزات دیگر که نسبت آن علیه السلام مذکور اند
بهر چنین عیسی موصوف بصفات ما تسلیم میکنیم و بآن ایمان داریم وهمچنین بهر موسی که موصوف ست
بصفت اخبار و تبشیر از رسالت پیغمبر ما محمد صلعم معجزات انقلاب عصا بثعبان و انفلاق بحر و نیز دیگر معجزاتی
که از آن رسول خدا مبعوث الی بنی اسرائیل بهویدائی رسید بتصدیق ما مقرون اند و بتصدیق ما
همکنار و نیستند معجزات آن موسی وعیسی که موصوف دانند یهود و نصاری آن هر دو را بآن صفات یعنی
خبر ندادن و بشارت ناکشادن آنان از قدوم سرور دنیا و دین و رسالت حضرت سید المرسلین صلعم پس
ایمان نداریم ما اهل اسلام بچنین عیسیٰ و موسیٰ بلکه انکار میکنیم ما این هر دو را از بهر آنکه برهانی نیست برای
ما بر آن و ایمان نبود مگر با برهان و این گفتاریست که واقع شد درمیان ما و شما مترجم گوید و نزد دانش پیرا ز دل
که ملخص کلام همین ست که بسبب اختلاف صفت موصوف مختلف میشود مثلاً زید کاتب دیگر ست و زید
غیر کاتب دیگر بنا علی هذا موسیٰ و عیسیٰ که مبشران و مخبران اند از رسالت سید المرسلین محمد رسول الله

صلعم دیگر اند و غیر مبشران حسب وہم یہود و نصاری دیگر پس ما فرقہ اسلام ایمان می آریم بمبشران و
تصدیق میکنیم معجزات ہمین مبشران را و می شناسیم و نمی دانیم ما موسی و عیسی غیر مبشر ازین جہت
تصدیق داشتہ باشیم با معجزات چنین غیر مبشران بنا برین اعتراض یہود و نصاری بر ما وارد
نمی شود **اردو** یہہ ایک مسئلہ ہے کہ جسکا جاننا ضروری اور ناگزیری ہے اور وہ یہہ ہے کہ
ہان جب کسی خبر کیواسطے ایک ایسا قرینہ ہووے کہ جو اوس خبر کے صادق ہونے پر دلالت کرے
تو ایسی خبر بہی فائدہ دیتی ہے تصدیق اور علم کا پس ان دونون فرقون یہود اور نصاری کے
پاس اخبار آحاد مین سے کوئی ایسی خبر ہو جو ایسے قرینہ پر مشتمل ہوکہ دلالت کرے اوپر ثبوت معجزون
ان دونون یعنی موسی اور عیسی علیہما السلام کی پس یہہ دونون فرقے ایمان لانے مین اوپر ان
دونون علیہما السلام کے مواخذہ نہین کیئے جاوینگے کسواسطے کہ خبرین انکی جن سے انہون نے
ان دونون کے معجزون کی نسبت تصدیق حاصل کی ہے ایسے قرینہ پر مشتمل ہین اور جو نہین
یعنی اگر انکی خبرین جو اخبار آحاد کے قبیل اور جنس سے ہین کسی قرینہ مصدقہ پر مشتمل نہین تو بیشک
قابل مواخذہ کے ہوسکتے ہین کہ بدون موجود ہونے کسی مصدقہ قرینہ کے صرف خبر آحاد پر بھروسا
کرکے ایمان لائے اور غیر ثابت معجزونکی صرف اپنے زعم اور پندار پر تصدیق کرلی اور انکا علم اور
تصدیق موثوق اور معتمد نہوا کسی قرینہ مصدقہ پر بلکہ انکے ایمان کی بنا ہوئی اوپر خبر احاد کے جو محتمل
ہوتی ہے صدق اور کذب کے اور کسی قرینہ مصدقہ معقول نے ایسی خبر آحاد کی توثیق اور تصدیق
نہین کی برخلاف فرقہ اہل اسلام کے کہ یہہ ایمان لائے اوپر موسی و عیسی کے بسبب خبر قرآنی کے
اور ایسے ہی انہون نے تصدیق کرلی ان دونون کے معجزونکی قرآن مجید سے پس ایمان انکا
اوپر موسی اور عیسی علیہما السلام کے اور تصدیق انکی نسبت انکے معجزون کے بسبب خبر متواتر یعنی
قرآن مجید کے ہے نہ بسبب اخبار آحاد کے تاکہ محتاج ہون طرف ڈہونڈہنے کسی قرینہ مصدقہ کے
یعنی جب خبر متواتر سے ہمکو انکی نبوت اور معجزون کے صادر ہونے سے خبر حاصل ہوئی تو ہمکو کسی
قرینہ مصدقہ کی جستجو کیطرف حاجت باقی نرہی لیکن ہم ایمان لائے ہین ان دونون علیہما السلام پر
اوس حال مین کہ یہہ دونون موصوف ہون اون صفتون سے جو خبر قرآن مجید مین انکی نسبت ذکر
کیگئی یعنی نسبت عیسی علیہ السلام کے قرآن مجید مین خبر دیگئی کہ وے بشارت دیتے تہے کہ میرے بعد

ایک رسول آویگا جنکا نام احمد ہوگا اور ایسے ہی موسی علیہ السلام نے ہمارے نبی صلعم کی رسالت کی بشارت دی اور اونکی تصدیق اور تابعداری کے باب مین اپنی امت کو تاکید کی پس ایسی صفتون کے ساتھہ موصوفونکے ہم مومن ہین اور اونسے جو معجزے صادر ہوئے جیسے کہ عصا کا سانپ بنجانا اور رودنیل کو لکڑی چیر ڈالنا اور بنی اسرائیل کے عبور کے واسطے بارہ راستے بنا دینا اور علی ہذالقیاس دوسرے معجزے جنکو تسعہ آیات کہتے ہین جیسے معجزہ مینڈکون اور جوون اور خون وغیرہ کا کہ قرآن مجید مین انکا ذکر ہے اور ایسے ہی بے باپ کے پیدا ہونا حضرت عیسی علیہ السلام کا حضرت کنواری پاک دامن مریم سے بوساطت روح القدس کے اور زندہ کرنا اونکا مردے کو اور چنگا کرنا اونکا فالج والے اور برص والے کو اور سوانکھا کرنا اونکا مادرزاد اندہے کو اور علی ہذالقیاس دوسرے معجزے اور اون کلمۃ اللہ پاک سے صادر ہوئے ہم بموجب سچے خبر قرآنی کی تصدیق کرتے ہین نہ اون موسی اور عیسی کی جنکو یہود اور نصاری دوسری صفتون سے موصوف گمان کرتے ہین یعنی وہم کرتے ہین کہ ان دونون نے ہمارے رسول اللہ صلعم کی رسالت سے خبر نہین دی بلکہ ہم ایسے موسی اور عیسی اور اونکے معجزونکی تصدیق نہین کرتے اسواسطے ہمارے پاس ایسے موسی اور عیسی کے باب مین کوئی برہان نہین اور برہان بغیر ایمان نہین اور یہہ ایک کلام تہا جو درمیان مین آگیا - مترجم کہتا ہے کہ ملخص یہہ ہے کہ بسبب اختلاف صفتون کے موصوف مختلف ہوجاتا ہے جیسے کہ زید کاتب اور رہتا ہے اور زید غیر کاتب اور اسواسطے موسی اور عیسی علیہما السلام جو ہمارے رسول اللہ صلعم کے مبشر ہین اور رہین اور جنکو یہود اور نصرانی غیر مبشر گمان کرتے ہین اور رہین اور ہم مبشر موسی کے اوپر ایمان رکہتے ہین اور ان نبی کے معجزون کی تصدیق کرتے ہین غیر مبشر موسی اور عیسی کو ہم نہین جانتے اون کے معجزونکی تصدیق کیونکر متصور کسواسطے کہ ہر چیز کی ذات کے جاننے پہ وابستہ ہوتا ہے اوسکے حال کا جاننا اسواسطے نصرانیون اور یہود کا اعتراض ہمپر نہین ہوسکتا ع ۰ لی واما اثبات النبوۃ بسائر معجزاتہ غیر القرآن فلما کانت المسئلۃ مما وجب بہا العلم والیقین ولا یکتفی بالظن فلا بد من الاعتماد بالاخبار المفیدۃ للعلم خبر الواحد اذا کان محفوفا بالقرینۃ خبر المتواتر وھو اما متواتر لفظا او معنی ولا خبرکما اذا اخبر جماعۃ تقبل نزید لکن من وجوہ شتی فاخبر احدھم بانہ تقتلہ فلان

والآخر بانه قتله الآخر وهكذ فحصل الجزم من خبرهم بمقتولية زيد وان شك فی القاتل
وكذا اخبر جماعة بحكايات مختلفة عن شجاعة احد وعن جوده فلا شك انه يحصل العلم
بشجاعة وجوده وان شك فی كل واحدة من الحكايات بخصوصها **فارسی** ولیکن
ثابت کردن دیگر همه معجزات رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سوای قرآن مجید بسبب آنچه که مسئله مذکور
موجب علم ویقین ومثمر تصدیق ومنتج اذعان باشد بآن یعنی اخبار آحاد مشتمله بر قرائن مصدقه مثبته تقدم
که مفید علم یقینی میگردد وصرف ظن کافی نمیباشد پس ناگزیر است اخبار مفیده علم را معتمد وموثق بودن
یعنی بر قرائن مصدقه تا باشتمال آن ظن را مرتبهٔ یقین بهره شود پس خبر یک کس یا دو کس عدل وامثال
آنان هرگاه افاده علم نکنند قابل استدلال وشایان حجت آوردن نمیباشند اما خبر یکه محفوف ومشتمل
بود بر قرینه ونیز خبر متواتر خواه متواتر بود باللفظ والمعنی یا متواتر بود صرف از روی معنی همانا مفید
علم ومنتج تصدیق شدن میتوانند ومثال اخیر یعنی متواتر صرف از روی معنی همچو خبر دادن جماعتی بمقتول
وکشته شدن زید بوجوه مختلفه متعدده مثلاً خبر دهد یکی که زید را فلانی کشته است ودیگری گوید که او را
کسی دیگر سوای آن فلان بقتل آورد وهمین سان یعنی سومی گوید که او را فلان کس دیگر کشته است
پس حاصل می شود جزم ویقین بکشته شدن زید هرچند شک واقع شود در قاتل یعنی مجمع علیه ومتفق علیه
مقتولیت زید میباشد پس ناگزیر بتصدیق بآن بهره میشود واختلاف آنان در تعیین قاتل مزیل چنین
تصدیق که بمقتولیت زید بود نمی گردد وهمچنین هرگاه جماعتی بحکایات مختلفه از شجاعت کسی وسخای آن
کس خبر دهند پس بیشک وبیگمان بوجود شجاعت وسخاوجود آن مخبر عنه علم وتصدیق حاصل میشود هرچند
در هر حکایت خاص از حکایات مذکوره آنان شک واقع شود - یعنی قدر مجمع علیه ومتفق علیه آنان
شجاع وجواد بودن مخبر عنه میباشد که بالاتفاق مبین ومخبر از آن میباشند باختلاف آنان در تعیین صورت
خاص از صور صدور شجاعت وجود پس درین امر زائد بر نفس اصل مخبر بها یعنی شجاعت وجود زاید است
اختلاف کردن آنان در امر زائد در اصل شجاعت وجود از آله یقین وثبوت گمان نمیکند - مترجم
گوید که در ما نحن فیه ومبحوث عنه چنین گفته شود که اتفاق جماعت کثیره بر صدور معجزات دیگر سوای معجزه
قرآنی که خود هنوز موجود ست بر وشیکه جاحدی هرگاه نیروی تمیز وقوت دریافت با صفت انصاف
بگوهر خود داشته باشد مجال انکار ویارای جحود ندارد دبرین گفتار ست که همانا معجزات کثیره از حضرت

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر وہویدا شدند پس نفس صدور معجزات بعلم جازم ثابت ہر چند
در مواقع صدور بسبب عدم تواتر شک واقع شود ونفس صدور معجزات مثبت رسالت پس مدعا حاصل
ارد و لیکن سواے قرآن مجید کے جو معجزہ موجود اور متواتر ہے دوسرے معجزونکی بابت جو حضرت
خاتم الانبیاء صلعم سے صادر ہوے ثابت کرنا اوسی وجہ سے جسکا یہہ مسئلہ کہ ذکر کیا گیا موجب اور مثبت
ہوا اور علم اور تصدیق بخشتی یعنی خبر آحاد مشتمل اوپر قرینہ مصدقہ کے اور یہہ قرینہ مصدقہ ابہی ذکر کیا جائیگا
انشاء اللہ تعالے اور صرف ظن پر کفایت نہین کیجاتی پس ضروری ہے اعتماد کرنا اوپر اون خبرونکے
جو مفید ہون علم کے پس خبر واحد اور ایسے ہی خبر دو مرد عادل کے جب مفید یقین کی نہین ہوتی یعنی
اوس سے یقین اور تصدیق حاصل نہین ہوتی اسواسطے اوس سے استدلال اور حجت لانا بہی صحیح نہین
ہوتا لیکن وہ خبر کہ جو علم کے مفید اور تصدیق کی منتج ہو خبر احاد ہوتی ہے جبکہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو
یعنی اون خبرون کے ساتھہ ایسا قرینہ موجود ہو جس سے دلمین تصدیق آوے اور دوسری خبر متواتر
خواہ لفظاً اور معنیً متواتر ہو خواہ صرف معنیً اور اخیر یعنی متواتر معنوی کی مثال ایسی ہے کہ ایک
جماعت کہے اور خبر دے کہ بیشک زید مارا گیا مگر مختلف وجہون سے مثلاً ایک مخبر تو کہے کہ زید کو فلان
آدمی نے مار ڈالا اور دوسرا کہے کہ نہین فلان دوسرے نے مار ڈالا اور اسیطرح ہر ایک دوسرے
کو قاتل بیان کرے پس ان مخبرون کی خبر سے زید کی مقتولیت کا علم بالجزم وبالیقین حاصل ہوتا ہے
اگرچہ قاتل کے باب مین شک واقع ہوا اور ایسے ہی ایک جماعت مختلف حکایتون سے کسی شخص کی شجاعت
اور سخاوت سے خبر دے پس بیشک اوس مخبر عنہ کی شجاعت اور شجاعت کی نسبت علم جازم اور تصدیق
حاصل ہوگی اگرچہ خاص ہر حکایت کی نسبت شک پیدا ہو ۔ مترجم کہتا ہے کہ بسبب حصول علم جازم اور
تصدیق کا یہہ ہوتا ہے کہ پہلی مثال مین زید کے مقتول ہونے مین سب متفق اگرچہ ہر ایک مخبر قاتل
اوسکا جدا بیان کرتا ہو پس متفق علیہ یعنی اصل مقتولیت جسپر وہ جماعت متفق ہے بالتصدیق اور قاتل
کی تعیین ایک زائد امر ہے اوس سے کچھہ مطلب نہین اسواسطے کہ اگر اس زائد امر مین شک پڑے تو اصل
کو یعنی زید کی مقتولیت کو تصدیق سے علیحدہ نہین کرتے اور دوسری مثال مین اصل اور مائیہ اخبار
نفس شجاعت اور سخاوت مخبر عنہ کی ہوتی ہے جو ان اوسمین ان مخبرونکی جماعت متفق مین اسواسطے
حکایتونکا اختلاف اس تصدیق کو زائل اور معدوم نہین کرتا اب ہمارے کلام جس سے بحث اور گفتگو ہے

یعنی سواے قرآن مجید کے جسکے معجزیت ہر شخص عاقل با انصاف پر اظہر من الشمس ہے اور اتبک اوسکے اعجاز
مین کچھ کمی اور نقصان واقع نہین ہوا اور معجزون کے باب مین جو حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئے جماعت کثیر متفق ہے اگرچہ وقوع کی صورتون مین مختلف ہون پس اصل
یعنی صدور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ثابت اور مصدق اور بعلم جازم معلوم اور
جو بسبب خبر آحاد مواقع صدور مین یعنی کیفیت مین اختلاف واقع ہو تو یہ اختلاف اصل صدور معجزات
کا مخل اور حارج نہین پس جب اصل صدور معجزات ثابت رسالت ثابت اور یہی ہے مطلوب **عربی**
ولنا علے اثبات نبوة هذا النبي من الاخبار كل واحد من الاقسام الثلثة اذا نظر بعين الانصاف
فاما الخبر المحفوف بالقرينة فاقول هذا النبي قد اخبر في كتابه باختصاص كل نبي من الانبياء
السالفة بمعجزات كثيرة من غير فن الكلام وجعلها وسيلة لاثبات نبوة مثلا اخبر عن موسى
بان له تسع آيات الى فرعون وملائه ومثله عن عيسى وهكذا والعقل يحكم باستبعاد ادعاء
النبوة من هذا الشخص مع اظهاره المعجزة لنفسه مع عدم امكان صدور المعجزة عنه
فنقول لا شك في وجود بعض اخبار الآحاد عند المسلمين في معجزة هذا النبي واذا ضم اليه
ما مضى من الاستبعاد يفيد العلم بعد التخلية والانصاف **فارسی** و بر ثابت کردن معجزات این
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارا خبرہا اند موجود کہ ہر یکے از آن ازین سہ گانہ اقسام اند یعنی یکے اخبار
آحاد مشتمل بر قرینہ مصدقہ دویمی خبر متواتر لفظاً ومعنیً سویمی خبر متواتر معنیً ہرگاہ نگریستہ آید بدیدۂ
انصاف لیکن خبرے محفوف ومشتمل بر قرینہ پس بیانش چنین گویم کہ این نبی صلعم خبر دادہ در کتاب خود
یعنی قرآن مجید کہ بر آن حضرت صلعم نازل شد بمخصوص بودن ہر پیغمبری از پیغمبران پیشین بمعجزات
کثیرہ غیر از فن کلام یعنی غیر از معجزہ فصاحت وبلاغت گفتار کہ معجزۂ مختصہ ہمین حضرت صلعم ست وقرار داد
آنرا وسیلہ بر ثابت کردن رسالت ونبوت خودش مثلاً خبر داد از حال موسی کہ از آن علیہ السلام نہ
معجزہ باہرہ سوی فرعون وگروہ او ہویدائی رسید وہمین سان از عیسی علیہ السلام یعنی احیاء
موتی وابراء ابرص واکمہ معجزہ آن وہمین سان از دیگر پیغمبران یعنی از معجزات داؤد وسلیمان
علیہما السلام بر کشادہ آنچنانکہ در قرآن مفصل مذکور اند برین تقدیر عقل ہمہ مستبعد میداند توانش
نداشتن چنین مدعی نبوت صلعم باصدار معجزات باوجود دعوی نبوت بر زبان داشتن وبر خود ہم

وجود معجزه بیان کردن پس میگوئیم که شک نیست در موجود بودن بعض اخبار آحاد نزدیک اہل اسلام در
ذکر معجزات این نبی صلعم پس ہرگاه قرینهٔ این امر با این اخبار آحاد پیوندیده و منضم شود مفید علم
جازم شود بعد تخلیه و انصاف مترجم گوید که ایضاح بیان چنین که ہرگاه نبی ما صلی الله علیه و آله وسلم
کتابی معجز مثبت رسالت و نبوت خودش پیش کرده دعوی نبوت خودش بر زبان آورده و درین آسمانی
کتاب خود موجود ست که از انبیا معجزات صادر میشوند مصدقهٔ نبوت و رسالت آنان و از بعثت
انبیا معجزات آنان بر گشاده گشت برین تقدیر خالی از دو حال نیست یا نبی صلعم تصدیق و اثبات
دعوی نبوت خودش معجزات بنمود یا نمود پس اگر بنمود فهو المطلوب حاجتی نیست بدراز کشیدن سلسلهٔ گفتار
و اگر نمود و از اصدار آن زبون آمد درین صورت باشندگان ملک عرب که مبعوث فیهم بود ند ایمان
آوردند یا نیاوردند ثانی یعنی ایمان نیاوردن آنان خود بدیهی البطلان ست از برای آنکه خود
بموافق و مخالف اظهر من الشمس ست که بعد دعوی نبوت تا زمان وفات شریف الوف الوف باشندگان
عرب و دیگر اقوام ایمان آوردند بآن استواری که به تهیه جهادات و غزوات و قتل و اعدام اہل اشراک
و سیات از جان و مال دریغ نکردند و جبنی بکار نیاوردند و ہرگاه ایمان آوردن الوف الوف مردم
لاسیما مشرکان عرب که لجاج بر طبایع آنان غالب میباشد علی الخصوص معشر قریش که بتحریک حسد و عناد
که بآن خلاصهٔ موجودات صلعم بیشتری از آنان در محاربه و مقاتله جان دادند و انجام کار با سعادتیان
و خردمندان آن گروه بایمان مشرف شده بمقاتله با اعدا دین بنیان اسلام را چنان استواری استوار
کردند که بنیان مرصوص را مصداق آمد مبرهن و ہمه هویداست پس ثابت شد ظهور معجزاتی که تمام عرب را
بمنزل ایمان آورد و رنه عقل سلیم در غایت مرتبه استبعاد و استغراب بعید و غریب می داند که مدعی نبوت
خود فرماید که نشان نبوت ظهور معجزات ست و گوید که من هم معجز آورده فرجود نما هستم و باز از صدار
معجزات زبون آید و باوصف ظهور عجز و زبونی از اصدار معجزات الوف الوف مردم باو ایمان
آرند و در راه او از جان و مال دریغ ندارند و از اعدا دین دمار و هلاک بر آرند پس چنین قرینه
مصدقه آن اخبار آحاد را که در باره دیگر معجزات سوای معجزهٔ قرآنی مصدق و موید اند بخبر آحاد
را نازل منزله تواتر آورد قوله بعد التخلیة والانصاف یعنی چنین استبعاد بر کسی گشاده میگردد
که اوهام باطله و هواجس عاطله را از میان بر آورده در میانه نفس خودش و فکر درست و عقل سلیم تخلیه سازد

وانصاف را رہروش پیش گیرد و دانگری بکار آرد آرد و اور ہمارے پاس اخبار آحاد دین سے
واسطے ثابت کرنے نبوت ان نبی صلعم کے تینون قسم کی خبرین ہین یعنی ایک تو خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ
پر شامل ہو اور دوسری خبر متواتر لفظاً اور معنیً تیسری خبر متواتر صرف معنی پس خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ
پر شامل ہے یہہ ہے کہ ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کتاب مین یعنی آسمانی کتاب جو ان صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل ہوئی خبر دی کہ ہر نبی انبیا مین سے جو اگلے زمانے مین تھے بہت سے معجزون کے
ساتھہ مختص اور مخصوص تھے سوا معجزۂ کلام یعنی معجزۂ کمال بلاغت اور فصاحت کے اور ان نبی صلعم
نے اس معجزۂ کلامی یعنی قرآن مجید کو اپنی نبوت کے ثابت کرنیکا ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا مثلاً موسی کی
نبوت سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام نے نو معجزے غالب دکھلائے فرعون اور اوسکے گروہ کو یعنی سانپ
کیصورت دکھلانا اپنے عصا کو اور ایسے ہی خون اور جوئون اور ڈڈیونکا اور آخر رود نیل کا شق کرنا اپنے
عصا کے مارنے سے اور سوا اسکے دوسرے معجزے اور ایسے عیسیٰ کے حال سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام
نے مردہ کو زندہ کیا فالج والے اور ابرص اور اندہے مادر زاد کو اچہا کیا اور اسکے سوا دوسرے معجزے
اونکے اور ایسے ہی یعنے دوسرے پیغمبرون جیسے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے معجزے آسمانی
کتاب مین مذکور ہین اب عقل سلیم نہایت بعید سمجھتی ہے کہ یہہ نبی صلعم خود بیان کرین کہ ثبوت نبوت کی
واسطے معجزونکو ظاہر کرنا ضرور ہے اور آپ ہی نبوت کا دعوی کرے اور بیان کرے کہ مین بہی معجزون
کے ساتھہ مبعوث ہوا ہون اور پہر اوس سے معجزونکا ظاہر ہونا ناممکن ہو یہہ بات تو درست عقل ہرگز
تسلیم نہین کرتی پس ہم کہتے ہین کہ درباب معجزون ان نبی صلعم کے اہل اسلام کے پاس اخبار آحاد موجود ہین
بیشک ولاریب اور جب ان اخبار آحاد کے ساتھہ استبعاد کا قرینہ لگا دیا جاوے تو مفید تصدیق اور علم
جازم کے ہوتے ہین بعد تخلیہ اور انصاف کے یعنی جب عقل سلیم کو وہمون اور تعصب کے ہاتھہ سے چھوڑا کر
درمیان اوسکے اور درمیان نفس کے تخلیہ کیا جاوے اور انصاف کا راستہ پیش نظر ہو - مترجم
کہتا ہے کہ مؤلف رح کا یہہ کلام ایک ایسی قوی برہان ہے کہ منکر نبوت کو ملزم کر سکتی ہے اس ایضاح
سے کہ جب مدعی نبوت دوسرے نبیون کے معجزے بیان کرے اور یہہ بھی کہے کہ معجزونکا ظاہر ہونا
نبوت کا مصدق ہوتا ہے اور آپ ہی نبوت کا دعوی کرے اور کہے کہ مین بہی معجزون کے ساتھہ
مبعوث ہوا ہون اور معجزہ دکہانے سے محض عاجز ہو پس یہہ امر دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ مبعوث

فہیم یعنی جس گروہ مین وہ نبی صلعم مبعوث ہوا ہو معجزے دیکھکر ایمان لاوین یا نہین پس اگر پہلے شق
ہے یعنی باشندگان ملک عرب معجزے دیکھکر ایمان لائے تو مدعا ثابت یعنی ظاہر ہونا معجزونکا ایسے
مدعی نبوت صلعم سے اور دوسرے شق یعنی ایمان نہ لانا مبعوث فہیم کا بسبب ندیکھنے معجزون کے
خود ظاہر البطلان کسواسطے کہ تاریخی کتابین اسلامی دین کے دشمنون کے خود موجود ہین کہ چند
روز مین لاکھون آدمی ایمان لاے ایسی مضبوطی اور استواری سے کہ رسول اللہ صلعم کی محبت اور
خدا کی راہ مین اپنی جان و مال سے دریغ نرکھا اور تھوڑے وقت مین باوصف کمی سامان کے
اور قلت آدمیون کے روم اور مصر اور ایران کی سلطنت چھین لی اور ابتک یہہ سلطنت سلاطین
اسلامیہ کے قبضہ قدرت مین ہین اب تیسری شق وہمی اور باقی ہے اور وہ یہہ ہے کہ لاکھون آدمی
عرب کے بدون دیکھنے کسی معجزوسے زبردست کے صرف مدعی نبوت کے کہنے سے ایمان لاے اور
جہادات اور غزوات مین اپنی جانون اور مالونکو ہیچ سمجھا اور مشرکون اور مخالفون دین کو برباد
کرڈالا تو یہہ شق عقل سلیم کے نزدیک بعید ہے علی الخصوص بوادید حال عرب کے کہ جنکی طبیعتو نمین لجاج
اور سختی ہوتی ہے خصوصاً مشرکان قریش جو ان مدعی نبوت کے بسبب حسد اور رشک کے دلی دشمن
تھے یہانتک کہ بہتون نے لڑائیان کرکے اپنی جان دی پس عقل درست ہرگز تجویز نہین کرتی کہ
بغیر دیکھنے معجزون کے اور وہ بھی بہت ظاہر کہ جیسے قرآنی معجزہ کہ ابتک ویسا ہی ہے جیسا کہ بروقت
ظہور کے تھا ایمان لاے ہون پس یہہ قرینہ مصدقہ اون اخبار آحاد کو منزلہ اخبار متواترہ کے
پہونچاتا ہے پس وہمون اور دشمنی سے چھوٹنا اور انصاف کو مدنظر رکھنا شرط ہے اور دراصل
اور فی نفس الامر ہدایت آلہی جلشانہ **عربی** واما الخبر المتواتر لفظاً فنقول لا شك فی کون القرآن
صادراً منه جارياً على لسانه عندنا وعند غيرنا اما عندنا فظاهر واما عند غيرنا فللخبر المتواتر
عن المسلمين قاطبة بحيث لا يحتمل اتفاقهم على الكذب فيه فيحصل الجزم به للغير جزماً لا يدانيه
شك ثم اقول كما انهم اتفقوا على هذا الخبر كذلك اتفقوا على صدور المعجزة منه في الجملة
والكل يقولون بها من دون تفاوت بينهما فاذا حصل العلم من خبرهم الاول فلا وجه لان
لا يحصل العلم من خبرهم الاخير اذ لا تفاوت في الخبرين نعم ذهن الغير لما كان مشوباً بالشبهة
فلا يجزم بالاخير مع جزمه بالاول فعليه بالتخلية **فارسی** اما خبر متواتر لفظاً پس گوییم که در صادر

شدن قرآن مجید از آن نبی صلعم و جاری بودن آن بر زبان آن علیه الصلوة والسلام شکی و گمانی نیست
یعنی همه کس بیگمان میدانند که از زبان وحی ترجمانش جریان یافت و این امر نزدیک ما خود ظاهرست
لیکن نزدیک غیر ما یعنی مخالفان دین اسلام پس بسبب تواتر خبر از اهل اسلام همه آنان بر ورشتیکه احتمال
ندارد که چنین گروه کثیر همه و سراسر آنان بر کذب متفق شوند پس ازین ره غیر ما را نیز علم بالجزم باین امر
حاصل میشود چنان علم جازم که نزدیک آن نمی آید شکی از شکوک پس گوییم که آنان یعنی سراسر و سربسر اهل اسلام
آنچنانکه اتفاق کردند برین خبر یعنی صدور قرآن مجید و جریان آن از زبان آنحضرت صلعم همین سان
اتفاق کردند بر صادر شدن معجزه فی الجمله و همه و سراسر اهل اسلام قائل اند بان بدون تفاوت درمیان
آن دو یعنی اول صدور قرآن مجید از زبان آنحضرت و دویمی معجزه بودنش پس هرگاه از خبر اول آنان
علم حاصل شد یعنی بصدور و جریان قرآن از زبان آن صلعم پس وجهی نیست بهر حاصل نشدن علم بالمعجزات
از خبر دویمی آنان از برای آنکه درمیانه هر دو خبر تفاوتی نیست که از آن یکے را راست و دویمی را کاست
تصور کرده آید آری هرگاه ذهن و فکر غیر اهل اسلام باشبهات آمیخته است پسین خبر یعنی معجزه بودن
قرآن مجید جزم و باور نمیکند با آنکه بوادیه کثرت قائلان که اتفاق آنان بر کذب احتمال ندارد نخستین خبر
یعنی صدور و جریان قرآنرا باور میکند پس بایسته و ناگزیراست بروی تخلیه یعنی رهانیدن اش نفس خود را
از شبهه - مترجم گوید که استدلال مؤلف رحمه الله تعالی باثبات معجزه بودن قرآن مجید بخبر متواتر اهل
اسلام نسبت آن کسان ست که بفن بلاغت آگاه نیستند از بهر آنکه آگاهان فن بلاغت بدریابش مراعات
مقتضیات مقام و احتوار اسرار خفیه که از هر کلمه اش باندک تامل بر کشاده میگردند در دانستن اعجازش بخبر
هرچند همه متواتر لفظاً و معنی بود نیاز ندارند خود آشکارا بنگرند که اعجازش موجود ست و هرگاه خود همه
عیان بود حکایت را در آن چه بار و اخبار را هویدا کردنش چه کار و گذشت از اعجاز بلاغت آنان که
بمقاصد عالیه رسالت که تهذیب اخلاق و حسن معاملات و اخلاص طاعات و سود بر آمدن عبادات و اقبال
و توجه باطن سوی حضرت مبدأ اعلے جلشانه بود و افزون ازین مبادی این امور که تزکیه نفوس از
رذائل و تحلیه آن بالفضائل و ازاله زنگار سیآت از مرآت ضمیر و دل بدو . ی کشیدن از زخارف
دنیای دون که مقدمات آن مقاصد عالیه بود راه برده باشند اعجاز این آسمانی کتاب قدسی
خطاب همه هویداتر دریابند که در بیشتر مواقع در آیتی یا دو سه آیه اینهمه مقاصد حمیده و مآرب عالیه

برکشاده است معجزیت این جاویدی معجزه آشکاراتر از خورشید در نیمروز می نگرند درین صورت
چنین راز دریابان گشاده درون را سوی خبر متواتر چه احتیاج همانا بیخبران ازین هردو روش
محتاج اند بسوی تواتر اخبار مثبت اعجاز این قدسی کتاب و کلمه فی الجمله در قول مصنف رح صدور المعجزة
فی الجملة مشعر بهمین معنی ست که گروهی از خردمندان اعجازش بوادید کمال بلاغت که از دایره مقدرت
بشر خارج ست دریافته اند و گروهی دیگر بوادید احتوار و اشتمال این خداوندی کتاب مقاصد عالیه
مذکوره را و گروهی بوجوه دیگری باین راه برده اند الغرض همه و سراسر ارباب خرد با سعادت که یزدان
والا بمقتضای ارادت ازلی و مشیت لم یزلی خودش آنان را در روز ازل نیک روزان و سعادت
اندوزان مقدر کرده است در معجزه بودن قرآن مجید متفق اند و اهل باطن ارباب تصوف اعجازش باین
راه دریافتند که همانا ایزدی گفتار ظهری و بطنی دارد یعنی ظاهر معنی اش شرائع و نوامیس و طرق عبادات جسمانیه
امورست و باطن و فحاوی آن بشوارق معارف و بوارق لطائف تابشگاه روان افروز پس اعجازش
ازین رو همه هویدا دانند و در تفسیر آن دلاویز گفتارها که جان بفزاید و بشنیدن آن دل از پیکری
خواسته دستی آرزوها برشکیبد بر زبان و در نامه رانند و این هنگام مصداق این بیت همین دلهای
معجزه آسمانی کتاب راست در دل می نشیند سخنوری می فرماید **بیت** بهار عارض رحمتش دل و جان
تازه میدارد ❊ برنگ اصحاب صورت را ببوار ارباب معنی را ❊ و دانش گشایان همه وجوه را فراهم و نیز
هر یکی را جداگانه و نیز به پیوستن سراسر وجوه و رهروشهای اعجاز بمعجزیت آن راه بردند نظر برین فرمود
صدور المعجزة فی الجملة یعنی معجز بودنش متفق علیه و مجمع علیه ست و وجوه آن بعدت و کثرت این بود
گفتاری که خامه را بی خواسته از زبان چکید و نامه اش پسندیده در نورد خودش کشید والله ولی التوفیق
اردو لیکن دوسری قسم اثبات معجزه رسول الله صلعم کی خبر متواتر لفظاً یعنی خبرین سب مخبرونکی
اسمین لفظاً اور معنی متفق ہون پس ہم کہتے ہین کہ شک نہین صادر ہونے مین قرآن مجید کے نبی صلعم
سے اور جاری ہونے مین اوسکی زبان سے آنحضرت صلعم کی ہمارے نزدیک اور ہمارے سوا اورون
کے نزدیک بہی لیکن ہمارے نزدیک تو خود ظاہر ہے اور ہمارے سوا اورون کے نزدیک بوسیله
خبر متواتر کے سارے اور تمام مسلمانون سے جنکی نسبت جہوٹ پر متفق ہو جانیکا احتمال بہی نہین ہو سکتا
یعنی شرقاً و غرباً لاکہون بلکہ کروڑون آدمی کا ایک جہوٹی بات پر اتفاق کر لینا احتمال کے قابل نہین

ہو جاے علم جازم کہ وہ خود محال عادی ہے پس اس سبب یعنی موجود ہونے خبر متواتر کے ہمارے غیر کو بھی ایسا علم جازم حاصل ہوتا ہے جسکے پاس شک آ نہین سکتا پھر مین کہتا ہون کہ سب اہل اسلام سراسر اور سر بسر جیسے کہ اس صادر ہونے اور جاری ہونے پر قرآن مجید کے رسول اللہ صلعم کی زبان سے متفق ہین ایسے ہی متفق ہین اوپر صادر ہونے معجزہ کے فی الجملہ اور اون دونون باتون کے قائل بدون تفاوت اور فرق درمیان ان دونون کے یعنی اہل اسلام سراسر اور سر بسر جیسے کہ متفق ہین اس امر پر کہ بیشک قرآن مجید خدا کا کلام رسول اللہ صلعم کی زبان سے صادر ہوا ویسا ہی بے تفاوت اور بلا فرق بالاتفاق قائل ہین کہ رسول اللہ صلعم سے معجزے صادر ہوئے فی الجملہ یعنی قرآن مجید اور دوسرے معجزے مخفی نرہے کہ فی الجملہ سے مراد یہہ ہے کہ سواے قرآن مجید کے باقی معجزون کے باب مین جم غفیر کا اتفاق اگرچہ کسی خاص معجزہ کی نسبت اتفاق نہو مگر اصل صدور معجزات مین متفق ہین کہ بیشک و بیگمان حضرت خاتم الانبیاء صلعم سے معجزے صادر ہوئے۔ پس جب حاصل ہوا علم جازم اونکی پہلی خبر یعنی صدور اور جریان کلام ایزدی جلشانہ کی پس کوئی ایسی وجہہ نہین کہ جس سے اونکی اخیر خبر یعنی قرآن شریف کے معجزہ ہونیکا علم جازم حاصل نہو کسواسطے کہ ایک خبر متواتر کو تصدیق کرنا اور دوسری متواتر خبر کو نہ ماننا اور اوس سے علم جازم نہونا ترجیح بلا مرجح ہے اسواسطے کہ دونون خبرونمین کچھہ بھی تو تفاوت نہین ہان ہمارے غیر کا ذہن اور فکر اگر شبہون سے بھرا ہوا ہو تو اوسکو لازم ہے تخلیہ یعنی اپنے ذہن کو شبہون سے چھوڑانا اور دھون اور حسد اور عناد سے پاک رکھنا۔ مترجم کہتا ہے کہ مصنف صاحب رح کا استدلال یعنی برہان اور حجت لانا بمراد ثابت کرنے معجزے قرآنی کے بسبب خبر متواتر لفظاً اور معنی کے بلحاظ اور بہ نسبت اون لوگون کے ہے جو فن بلاغت سے آگاہ نہین اور نہین تو فن بلاغت کے کامل ماہر خود بے وساطت خبر متواتر کے مقتضیات بلاغت کے مراعات سے جو اس آسمانی کتاب مین غایت درجہ پر ہے ایسے کہ انسان کی عقل اونکے تمام اور کمال کے جان لینے سے عاجز اور درماندہ ہے اور نیز کلمات کی نظر سے کہ ہر ایک کلمہ اوسکا اسرار مخفیہ پر مشتمل ہے جو تھوڑے سے تامل اور فکر سے خود کھلجاتا ہے پس انکے نزدیک بوسیلہ کمال بلاغت جانتے جب اس مقدس کتاب کا معجز ہونا خود ظاہر اور موجود ہے درینصورت ایسے کاملونکو اگر انصاف کا راستہ نہ بھولین خبر کیطرف خواہ متواتر ہو خواہ خبر آحاد کیا حاجت ہے خود مشہور ہے عیان راچہ بیان

اوران کاملون کے سوا وے ارباب فہم اور اصحاب خرد جو رسالت کے مقاصد عالیہ اور مآرب
کلیہ سے بخوبی آگاہ ہین یعنی جانتے ہین کہ رسالت سے مقصد یہی ہوتا ہے کہ ایک پاکیزہ نفس کامل
انسان اللہ تعالے کی جناب سے ایک امت کی یا سب امتون کی تعلیم کے واسطے مقرر اور برگزیدہ
ہوکر آوے اور اونکو یعنی مبعوث فہیم کو بُری خوؤن اور ناپاک عادتون سے اور بد معاملون
سے پاک صاف کرے اچھے اخلاق سے مہذب ہونا اور حسن معاملات کام مین لانا اور گناہ اور شرک
اور کفر اور فسق و فجور سے بچکر اچھے عقیدے اور نیک خصلتین سیکھنا اور کام مین لانا اور دنیا اور
اوسکے زخارف سے کراہیت کرنا اور آخرت کی رغبت رکھنا اور اللہ سبحانہ وتعالے کیطرف متوجہ
ہونا اور اسکے سوا ایسی ایسی باتین اور ایسے ایسے کام تعلیم کرے کہ جس سے دنیا مین بآرام نیکنام اور
آخرت مین بہشت کی نعمتون اور ابدی حیات سے شادکام رہین اور کبھی اونکو غم اور ملال اور
موت سے رنج اور دکھہ نہ پہونچے پس یہہ مقاصد عالیہ کئی کئی آیتون قرآنین بلکہ بعضی جگہہ صرف ایک
آیت مین ایسی خوبی سے بیان ہوے ہین کہ جس سے نیک سمجھہ با انصاف آدمی جسکا دل تعصب کی
کدورت سے پاک صاف ہو بالیقین جان سکتا ہے کہ بیشک یہہ خداوندی وحی دائمی معجزہ ہے انسان
کی قدرت اور طاقت سے بالکل باہر چنانکہ مین مترجم اس رسالہ کے ختم ہونیکے بعد ضمیمہ اور ملحقہ کے
کئی آیتون کی تفسیر سے یہہ بات اظہر من الشمس آنکھون والون کو دکھادونگا انشاء اللہ تعالے پس
کامل عقلون اور روشن طبیعتون کو اسکے اعجاز کے دریافت کرنے مین خبرون متواترہ اور خبرون آحاد
کیطرف ہرگز ہرگز احتیاج نہین اور سوا اسکے ارباب معارف نے بفحواے اس حدیث کے کہ ہر آئینہ قرآن
کیواسطے بطن اور ظہر ہے یعنی سواے معانی ظاہری کے ان ہی کلمات مین معرفت اور حقیقت کے
اسرار ایسے چھپے ہوئے ہین کہ جس سے راہ خدا کا طالب کامل عارف بن سکتا ہے ظاہر کلام تو ہمکو شرایع اور
نوامیس اور عبادتون جسمانی کا راستہ بتاتا ہے اور باطن اوسکا وہ اسرار اور غوامض تعلیم کرتا
ہے کہ جس سے عقل کو روشنی اور روح کو خوشی حاصل ہوکر اس جہان ناپایدار کی ہوسون اور خیالون
سے چھوڑکر اللہ تعالے کیطرف کھینچتا ہے چنانکہ تفسیر عارف کامل حضرت محی الدین بن العربی مین
صاف موجود ہے اور سوا اسکے اور تفسیرین اہل معارف کی اس مطلب کے کفیل اور قرآن مجید کے
دائمی اور ظاہر معجزہ ہونیکی دلیل ہین اور جب اس قسم کی تفسیرین مطالعہ مین آتی ہین تو بے شک

اس مشہور بیت فارسی کا مصداق یہی مقدس کلام سمجھہ مین آتا ہے شاعر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ؎
بہار عارض حسنش دل وجان تازہ میدارد ✤ برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را ✤ یہی قرآن
مجید یعنی رنگ ظاہری کلام سے ارباب شرائع کو تعلیمات قدسیہ سے سرور ابدی اور حیات دائمی بخشتا
ہے اور بو سے جو اسی رنگ کے ساتھہ ہے نفس ناطقہ کو معرفت کی لذت مین غرق کرکے زندگانی
جاویدی عطا کرتا ہے حاصل کلام حضرت مؤلف رسالہ کا لفظ فی الجملہ سے یہہ ہے کہ وجوہ اعجاز اور
دلائل معجزیت کی متعدد ولیکن نفس معجزیت اور اصل اعجاز واسطے خاص و عام کے بخبر متواتر لفظی
اور معنوی ثابت اور متحقق اور سب کاملون اہل اسلام بلکہ عموماً مسلمانونکا متفق علیہ ہے یہہ تھوڑا
سا کلام قلم سے بے خواستہ ٹپک پڑا اور یہہ احباب کیا گیا کہ اس ترجمہ کے دیکھنے والون کو اس سے فایدہ
پہونچے بعون اللہ تعالیٰ وہو المستعان **عربی** اما الخبر المتواتر معنی فنقول ان المعجزات والکرامات
التی ضبطها الاصحاب باسنادها المختلفة اربعة آلاف واربع مائة واربعون والاکثر
منضبط باسناد متعددة کادان یبلغ اسناد بعضها حد التواتر فحصل من تلک الاخبار
المختلفة العلم بالقدر المشترک منها وهو کون هذا الشخص ذا معجزة فی الجملة وذلک
کاف فی ثبوت بنبوة وان لم یعلم خصوص المعجزة اذ لا دخل للخصوصیة فی اثباته لان الجزم
بالمعجزة اذا انضم بدعوی النبوة جزما بثم ثبوت النبوة وان لم یعلم خصوص المعجزة وبالجملة
لا یفید الخبر بما هو خبر شیئا من العلم الا اذا کان محفوفا بالقرینة او کان متواترا لفظا او معنی
والجمیع متفق فی الاخبار بمعجزات هذا النبی واذا احتمل عدم افادة العلم من خصوص کل من
الثلثة فعلیک بانضمام الثلثة بعضها الی بعض فانه یفید العلم جزما **فارسی** اما خبر متواتر معنی
پس میگوئیم کہ معجزات وکرامات یعنی خارق عاداتیکہ از حضرت خاتم الانبیا صلعم در معرض تحدی و
معارضہ بہویدائی رسید وآنرا معجزہ نام افتاد کہ عاجز کرد وزبون کرد متحدیانرا وخارق عادات
دیگر کہ در غیر معرض معارضہ ومقام تحدی بہ پیدائی درآمدہ وآنرا بنام کرامات تعبیر رفت چار ہزار
و چار صد وچہل اند آن قدر یکہ اصحاب تدوین باسناد مختلفہ در حیز ضبط آوردہ اند وبناد
بیشتری ازینہا قریب ست کہ بحد تواتر رسد پس ازین اخبار مختلفہ قدر مشترک فیہ یعنی انچہ کہ ہمہ معجزات
در آن مشترک اند صاحب معجزہ بودن این شخص یعنی رسول خدا سید الانبیا صلعم ست پس باین دلیل

مشترک فیه علم جازم حاصل میشود هرچند خصوص معجزه دانسته نگردد از بهر آنکه خصوصیت را در معجزیت معجزه
دخلی نیست که بآن ثابت شود از بهر آن که علم جازم بصدور معجزه هرگاه با دعوی نبوت منضم و مقرون
شود ثبوت نبوت را منتج میگردد هرچند خصوص معجزه دریافته نگردد و بالجمله نفس خبر ازین حیثیت
که خبرست مفید علم بچیزی نمیشود و علم جازم حاصل نمیشود صرف از نفس خبر مگر وقتیکه آن خبر محفوف و مشتمل
بود بر قرینه مصدقه یا آن خبر متواتر بود خواه متواتر لفظاً و معنی یا صرف متواتر معنی و این هر سه موثقات
متحقق اند در اخبار معجزات این نبی صلعم یعنی لختی را قرینه مصدقه با خبر پیوند دیده علم جازم می بخشد و لختی
دیگر را تواتر لفظی و برخی دیگر را تواتر معنی آنچنانکه اندکی پیش ازین برگزارده آمد و هرگاه احتمال فائده
ندادن هر یکے ازین ثلثه مذکوره بجداگانگی و انفراده بدل رسد پس لازم گیر همه سه را به پیوند دادن
باهمدگر و یکجا کردن یکے با دیگری تا افاده کند علم جازم را **اردو** ولیکن خبر متواتر معنی پس یہ کتابون
کہ تحقیق معجزے اور کرامتین کہ جنکو اصحاب نے مختلف سندون سے جمع کیا ہے چار ہزار چار سو چالیس
ہین اور اکثر ان معجزون اور کرامتون مین سے متعدد سندون سے منضبط ہین ایسے کہ قریب ہے کہ
بعضونکی سندین تواتر کی حد تک پہونچ جاوین پس ایسی مختلف خبرون سے ایک قدر مشترک کی نسبت علم
جازم حاصل ہو جاوے اور قدر مشترک عبارت ہے ایک ایسے امر سے جو ساری خبرونکا حاصل مقصود
ہو جیسے اس جگہہ صاحب معجزہ ہونا ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فی الجملہ اور یہی امر کافی ہوتا ہے نبوت
کے ثابت ہو جانیکے باب مین اگرچہ خصوص معجزہ نجانا جاوے اسواسطے کہ معجزہ کی معجزیت مین خصوصیت
کو تو دخل ہی نہین یعنی کسی قسم اور کسی فن سے ہو مگر دوسرے آدمی سوائے مدعی نبوت کے وہ کام
لا نہ سکین اوسکی مانند لانے سے سب عاجز ہون جیسے کہ اس سے پہلے ذکر کیا گیا اسواسطے کہ معجزے
کے علم جازم کے ساتھہ جب نبوت کا دعوی ملجاوے تو نبوت کے ثابت ہو جانیکا پہل دیتا ہے اگرچہ
بالخصوصیت وہ معجزہ جانا نجاوے اور بالجملہ خبر اس حیثیت سے کہ خبر ہے علم بالجزم کے مفید نہین ہوتی
مگر اوسوقت کہ کسی قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو یا متواتر ہو لفظاً اور معنی اور یہہ سب متحقق ہین معجزونکی خبرون
کے جو ان نبی صلعم کے معجزون سے دی گئین اور جب احتمال ہو علم جازم کے حاصل نہونے کا ہر واحد
سے ان تینون مین سے تو لازم ہے ان تینون کو جمع کر لینا یعنی ایک کو ساتھہ دوسرے کے ایک جگہہ
تاکہ ان تینون کے مجموعے سے علم بالجزم حاصل ہو **عربی** وهذا بخلاف معجزات سائر الانبياء فانه

اخبار معجزاتهم لو سلم فانما تلون محفوفا بالقرينة لا غير فانظر ايها العاقل بعين الانصاف اذ
لا ينبغي لك على الله حجة بل قد تم حجة الله عليك في امر نبوة هذا النبي فانك اذا اردت
النظر في اصل المعجزة فعليك بالنظر الى القرآن العظيم كما بينا اعجازه الى يوم القيامة واذا
اردت النظر الى امثال سائر المعجزات فعليك بالنظر الى كتب الاصحاب المدونة لبيان
المعجزات فان احتمال الهزل والهذيان لا يتصور بهذا المقدار خصوصا عن الاعلام وعليك
بتحصيل اليقين من اليقينين والنظر الى الاخبار بمعجزات سائر الانبياء اذ ليس فيها الا بعض
الحكايات فربما لا يفيد ظنا فضلا عن العلم فكيف يترك العاقل اليقين بالشك **فارسي** واين
بخلاف معجزات همه پیغمبران پیشین روزگار است پس هر آئینه معجزات آنان اگر تسلیم هم کرده شوند پس خواین
نیست که آن معجزات صرف مشتمل بر قرآن مصدقه خواهند بود نه جز آن یعنی نه باخبار متواتره لفظا و نی
متواتره معنی پس بنگرای هشیمند بدیدهٔ انصاف و چشم داد پسند تا باقی نماند ترا بر خدا تعالی حجتی بلکه
حجت خداوندی بر تو تمام شد در بارهٔ ثبوت نبوت این نبی صلعم پس هرگاه خواسته باشی دیده کشادن
سوی معجزات پس بر تو ناگزیر است نگریستن سوی قرآن مجید آنچنانکه بیان کردیم معجزه بودن و فرجود
برکشودن آن تا یوم الجزا ارستاخیز روز و هرگاه اراده کنی نگریستن سوی همه معجزات دیگر یعنی
معجزاتی که سوای قرآن مجید هم از آن سید المرسلین صلعم بهویدائی رسیده پس بر خود گیر خواندن
کتب اصحاب پس هر آئینه احتمال هزل و هذیان یعنی باین اندازه هرزه گفتاری کردن و شوریده
سری گفتار کشادن باین اندازه تبصور نمی گنجد خصوصا از ناموران و فرازین رتبتان پس لازم گیر
بهیک یقین از دو یقین یعنی یک یقین معجزات رسول الله صلعم که در کتب مصنفه مشهوران بالصدق
و ناموران گرامی پایه شناختگان باسمار و انساب خود شان باهمه تصریح بقید ازمنه و استناد بناموران
دیگر از اکابر دین اسلام مذکور اند و یقین ثانی بعکس و نقیض یقین اول پس ازین دو یقین هر یقینی را
نه خواسته باشی بر گیر و نظر بگشا سوی اخبار معجزات همه پیغمبران دیگر که نبوده است در آن جز حکایات
که بسا هنگام مفید ظن هم نمیشوند حصول علم جازم خود فراز تر و افزون تر از آنست یعنی هرگاه چنین
افسانها افاده ظن که فرود ترین پایهٔ علم باشد نمیکنند علم جازم که در رتبهٔ قصوی و درجهٔ علیاست
خود چه سان حاصل شود پس هر خردمند هشیوار دل هیچگونه رها کند یقین را بشک و گمان مترجم گوید که

قول حضرت مصنف رساله رح فان اخبار معجزاتهم لوسلم را معنی چنین خیزد که اول کتب انبیاء پیشین که احبار
نصاری بتراجم السنه متعدده چون عربی و فارسی و اردو و از عبرانی زبان ترجمه کرده باشاعت آن
در ممالک هند در بذل جهد قصوری نکرده اند و آن همه را بائیبل نام گزارند ازین رو که نام مدونان اصل
صحف و زمان تدوین آن بوجه من الوجوه معلوم نیست بلکه جابجا از کتب عهد عتیق بفهم می در آید که تدوین
و تالیف آن صحف پس از مرور اعصار ممتده و انقراض ازمنه طویله صورت بست نظر برین قابلیت آن
ندارند که تسلیم کرده شوند از بهر آنکه اگر به حکایات و سراسر افسانه ها صرف بهمین نظر که در کتابی مرقوم است
هر چند نام مصنف و زمان تصنیف هم قطع نظر از استاد دریافته نگردد قابل قبول و واجب التسلیم دانسته
شوند افسانهای مندرجه کتاب قصهٔ حاتم طائی و افسانه امیر حمزه و الف لیله و بوستان خیال را
همه راست و سراسر به پیدائی کشیده و بوقوع در آمده بی کاست ندانستن از چه رو بود بلکه ترجیح بلا
مرجح آید چون هر دو در مجهول الحال و نامعلوم الاسم بودن مدونان و دانسته نشدن تطبیق حکایات
باصل حال محکی عنه برابر اند و برین تقدیر بائیبل را که در میزان نامعتبری با کتب افسانه مذکوره بپله
تساوی اندر برفتن و واجب الاذعان دانستن و مذکوره کتب افسانها را باور نکردن بر چه بنا بود
پس یا هر دو را بتصدیق و اذعان بر سنجند و یا هر دو را از پایهٔ اعتبار بر اندازند درینصورت بکتب
سیر اسلامیه که مدونان مشهورین بالصدق و العدالة باسناد موثقه و اعتماد کامل نگارش بستند و
ضعف راوی یا قوت آن آشکارا بر گزاردند و علاوه برین بزرگان دیگران مندرجات را تنقید کردند
و سره از ناسره که سهواً از مدونان کتب به تحریر در آمده باشد جدا نمودند باظهار ضعف یا موضوع بودن
آن روایت آنچنان که از کتب احادیث و صحف سیر نگرندگان با انصاف این معنی آشکارا تر میگشاید
پس برین معتمدات و مستندات به تنقید رسیده دیده ناگشادن و از مندرجات آن چشم بربسته معجزات
سرور پیغمبران را مشکوک فیها گمان بردن و بچنین رشته پندار و باطل وهم بگرداب انکار رسالت
و جحود نبوت آنحضرت خاتم الانبیا صلعم افتادن و خود را بدریای رگ خیز ابدی شقاوت غرق
کردن راست اندیشی را خواسته بنوده است ایزد تعالی همه را دیده راست بین عطا کناد و ره
بجای برند اللهم آمین **اردو** اور یہہ یعنی رسول اللہ صلعم کے معجزے دوسرے پیغمبروں کے
معجزوں کے برخلاف ہیں اسواسطے کہ بالتحقیق اگر انکے معجزوں کی خبریں تسلیم بھی کرلیجاویں پس

سوا اسکے نہین کہ یہہ خبرین صرف مشتمل ہونگی اوپر قرینہ کے یعنی اعتبار کرنا ایسی خبرونکا صرف اسی
وجہ سے ہوگا کہ ایک قرینہ سچ ہونے کا موجود ہے اور بس یعنی نہ اخبار متواتر لفظاً نہ متواتر معنیً
ن ہے ہوشیار دانشمند انصاف کی آنکھہ سے دیکھہ تا کہ تیری محبت اللہ سبحانہ وتعالے پر باقی رہی
بلکہ اللہ سبحانہ وتعالے کی محبت ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبوت نبوت کے باب مین تجہہ تمام
ہوگئی پس اگر اصل معجزہ کو دیکھنا چاہے تو قرآن مجید کو دیکھہ لے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اوسکی
معجزیت قیامت تک باقی ہے اور جو اوسکے سوا دوسرے معجزے آنحضرت صلعم کے دیکھنا اور دریافت
کرنا چاہے تو کتابین اصحاب تصنیف کے جو معجزات کے بیان مین موجود ہین دیکھہ لے کہ بیہودہ
گوئی اور بیکار باتین بنانے کا احتمال نہین خصوصاً ایسے نامور عالمون سے پہر تجہہ پر لازم ہے دو
یقینون مین سے ایک یقین یعنی یا تو یقین سچ کا یا جھوٹ کا اور پہر نظر کرنا طرف خبرون معجزون
اور دوسرے پیغمبرون علیہم السلام کے اسواسطے کہ اون خبرون مین سوای حکایتون کے اور کچھہ
نہین پس اکثر اوقات ایسی حکایتین ظن اور گمان کی بہی مفید نہین یقین اور علم جزمی تو اس سے
بڑہ کر ہے پس عقلمند آدمی کیونکر چھوڑ سکتا ہے یقین کو ساتھہ شک کے مترجم کہتا ہے کہ مصنف رح
کا یہہ قول فان اخبار معجزاتہم لو سلم کے معنی یہہ ہین کہ کتابین معجزون اگلے پیغمبرون کی جنکو مسیحی
عالمون نے بہت کوشش اور اپنے زعم مین کمال تصحیح کے ساتھہ عربی اور فارسی اور اردو زبان
مین ترجمہ کیا اور سارے ہندوستان مین پہلائی ہین قبول کرنے اور مان لینے کے قابل ہرگز
نہین کسواسطے کہ اصل کتابون کے جنکے یہہ ترجمے ہین مصنفون کے نام بہی مذکور نہین کہ کس نے
اور کس زمانے مین تصنیف فرمائین بلکہ توریت کے ملحقات سے بہی سمجہا جاتا ہے کہ حضرت موسی کے
زمانے کے بعد جب مدتین گذر گئین یہانتک کہ کوئی آدمی اونکے مقبرہ کا بہی نشان ندے سکا تالیف
ہوئین اور ایسے ہی اناجیل اس صورت مین ان کتابونکو ایسے مجہول مصنفون اور نامعلوم زمانون
[illegible] منیف کی ہوئین کو کیونکر ما [illegible] ہین خود انصاف فرمائین اس صورت مین ایسی معتبر کتابین قبول
اور تسلیم کے لایق ہین جنکے مصنف علم [illegible] زہد اور تقوی اور دینداری اور خداشناسی مین
مشہور ہون اور اونہون نے معتبر سندون سے راوی اول تک یہہ سلسلہ پہونچایا ہو اور
پہر تصنیف اور تالیف کے بعد دوسرے نامور عالمون پرہیزگارون نے انکے مندرجات کو کمال

دقت اور غایت تحقیق اور انصاف سے پرکھہ کر جس روایت کا کوئی راوی ضعیف پایا ہو اوسکی
روایت کو ضعیف کہدیا ہو اور جس روایت کا پتہ نپایا ہو یا اپنے اون قاعدون اور قانون سے
جو واسطے پرکھنے کہوٹے کہرے حدیثون اور محقق اور مشتبہ روایتون کے ٹہرائی ہین برخلاف پایا
اوسکے باب مین بیان کردیا کہ یہہ موضوع ہے یعنی بنائی ہوئی ہے اب دیکہنا چاہیئے کہ مصنف اور
مدون ایسی کتابون کے کیسے سچے اور کیسے نامور ہین پہر مین کہتا ہون کہ نظر بکمال تحقیق علماے اسلامی
نے ایک فن خاص ایجاد کیا یعنی اسماء الرجال کہ جسمین راویون کے نام اور القاب اور راوون کے
سارے حال کہ مضبوط حافظے والے تہے یا کبہی سہو مین پڑجاتے تہے مذکور ہین یہانتک کہ جب کسی راوی
کو دریافت کیا کہ یہہ راوی کسی حدیث کو اپنے پاس لکہکر کہتا تہا تو اسخیال سے کہ شاید اسکے حافظہ مین
ضعف ہوگا اوسکی روایت کو ضعیف سمجہا اور اسکے سوا جب تک کسی روایت کو دوسرے راویون
کی روایتون سے مضبوط نکر لیا مانا اب دیکہنا چاہیئے اہل اسلام کی احتیاط اور کمال کوشش کو
بنا برعلیہ ایسی معتبر کتابونکی نسبت یقین نہ لانا اور انکے مندرجونکو مشتبہ اور مشکوک گمان کرنا بلکہ
بے دلیل اور بے حجت انکار کرنا کونسے انصاف کا مقتضا ہے اور کونسی ٹہیک سمجہ کا نتیجہ ہے
انصاف تو یہہ ہے کہ مجہول مصنفون کی کتابون کو چہوڑ دین اور جو صرف اسی بہروسے پر کہ
اگلے زمانون کی کتابین ہین ہرچند انکی تصنیف کا زمانہ محض مجہول ہو اور مصنفونکا حال تو برکنار
نام بہی معلوم نہو انکے مندرجات کو یقین کے قابل سمجہنا چاہے تو مین کہتا ہون کہ اس لحاظ اور
ایسی سمجہ سے جتنی کہانیان کہ حاتم طائی اور امیر حمزہ اور بوستان خیال اور الف لیلہ وکلیلہ دمنہ کی
انکے سوا جسقدر کہ ہندوون نے دہڑنگی بنائے ہین جونکہ قصون اور کہانیونکی کتابون مین موجود
ہین بے شک واجب التسلیم اور ضروری الیقین ہو سکتے ہین اور نہین تو ان دونون قسم کی کتابون
مین سے جنکے مضمونون مندرجہ کے مطالب ساتہہ اصل حال اور نفس الامر اور واقع کی صاف اور
سچی دلیلون سے پائی نجاوے ایک قسم یعنی کہانیونکی کتابونکو تو ... ایک گپ اور بک سمجہنا اور
دوسری بعینہ ایسی کتابونکو جنکا بیشک اور بے گمان ایسا ... ہو الہامی کتابین کہنا اور اونکے
مندرجات کو سربسر سچا جاننا اور شک اور شبہہ کو اون سے دور سمجہنا کس ہوشیاری اور عاقبت
اندیشی اور دینداری کا ثمرہ ہے اللہ سبحانہ وتعالے اسکو درست فہم اور ٹہیک سمجہہ بخشے ... سید لکہا

راستہ دکہلاوے آمین عربی فالحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ
فارسی پس ہمہ ستایش مر خدا را کہ راہ راست بنمود ما را بسوی این و نبودیم ما کہ راہ یابیم بسوے
آن اگر ما را راہ ننمودی او تعالے جلشانہ اردو پس سب تعریفین ہین ایسے خدا تعالے کو جس نے
ہمین سیدہا رستہ دکہایا طرف اسکے اور ہم نتہے کہ سیدہا رستہ پاوین اگر اللہ تعالے ہمکو سیدہا
رستہ نہ بتاتا عربی ہذا ما اوردنا ایرادہ طلبا للاختصار اذ فیہ الکفایۃ لاہل الانصاف
ومن اراد الاطلاع علے تفصیل الادلۃ فیہا فعلیہ بمطالعۃ مطولات الاصحاب فارسی این است
انچہ کہ ما آوردنش درین نامہ درخواستیم بہ پژوہش و جستجوی کوتاہ گفتاری از بہر انیکہ بسندست
داد پسند از او ہر کس کہ آگہش خواستار بود کہ رہبرہا فرنودہا را بر گشادہ و بہ خرگکافتہ دریابد پس
بر خود گیرد نگاہ کشادن بر در از دیدہ نامہاے دیگر اصحاب یعنی دیگر نامہ ہاے کہ در آن رہبرہای
ہمین پیغمبری حضرت خاتم الانبیاء صلعم بدلائلے کہ خرد پسند دو مردو دیدہ ور با انصاف بر داغ دش
نگار بند و بانشکار اترین بر گذارش بر سردہ و ہویدائی ہمہ بر گشادہ و وانمودہ اند بنگرد کہ بشیدہ
تر و آشکارا بیش آگہش آرد آگاہ اگر یزدانی خواست بر راہ یافتن اش روائی یافتہ باشد ہمانا
بر راہ آید و برہنجار کج گام فرسا نشود پس آنگاہ بکشاید او را انچہ بکشاید و یزدان والا است بر ہمہ کار
توانا و بہ پنہان شدہ رازہا دانا و بسوی اوست باز گردیدن ہمہ ہستی دران از فرازین و
فرودین جہان واد ست یگانہ خدای ہستی و آفرینش آرندہ فرازی و پستی میکند ہر چہ میخواہد
و می بخشد ہر گرامی خواہد مترجم گوید یزدانش بیامرزاد بردانش پژوہان باخرد کہ دانش در گوہر
و طبعی با ہنر دارند بہ پنہانی نماناد کہ این گزیدہ نامہ خردی گفتاریست گفتار آرا بہ سزیدہ نگاریست
دانش را درہا بر گشا نوسیرہ گران را کہ مناظران باشند آموزگاری سوے راستہ ہنجار الزام
خصم را رہنما کہ در اثبات نبوت و ہویدا کردن سروری رسالت حضرت فرازین رتبت ؎ سرور
این پاک گہر ٭ جز خداوندا ہمہ برتر ٭ اولین نقش خامۂ ہستی ٭ سر آغاز نامۂ ہستی ٭ مصطفے
بر گزیدۂ یزدان ٭ کہبد گنجہاے راز نہان ٭ پاک گفتار پاک تر کردار ٭ بر گزین کردۂ جہان دادار
سگو ہر محمد عربی ٭ مکی و ہاشمی و مطلبی ٭ مکہ از مقدمش فروزان ہور ٭ طیبہ از مرقدش درخشان نورش
از خدا ایش درود جاویدان ٭ تا جہانست و ہست و بود جہان ٭ و الا دانشی خرد گستر فرزانہ تابان

گوہر گفتار آرای دانش نگار ہنر سرمایہ برکشادہ گفتار کہ خدای جہانش گزیدہ مزدار زانش فرماید
واز پاک مینو درہا بر رخش برکشاید نگارش بست وسخن بفرزانگی برکشادہ یزدانش پژوہان دادنش
وبراستی خواستاران بر فروزیدہ کنش منتی نہادہ داد گفتار آرای دادہ خوبش بیانی راد
برکشادہ ہر بر سرودہ اش شایستگی آن دارد کہ خرد پژوہان بر دل نگارش بندند و فرزانگان
دادنش کارنامہ خرد دش پسندند مانا ژرف اشارات در حجاب عبارات پنہان داشتہ
ونتگرف اسرار را ہویدا اگر دنش سر برافراشتہ بازکشادن بربستہ ہایش بے آنکہ راز دان یابی
نہفتہ رازہا برکشا کشایندہ اش گردد لختی بدشواری بودہ بنا برین خرد کشای پردہ از روی
اسرار آن برنکشودہ انیک کہ ایزدی توفیق بکارم بود بفرازمان والا سروری کہ نام نامی
اش دررو گاہ ہمین ترجمہ برنگاشتم برکشادہ ترجمہ را بافزایش انچہ در ہنگام نگارستن
ترجمہ بر دلم ریخت ہویدا کنی لختی از رازہا برشمردم ورزودا بہ پیش آمد ناگزیری کارہا آغاز شدہ
بپایان بردم اگرچہ دل میخواست کہ زنجیرہ گفتار در بازکشاد مقصود لختی بیش ازین برکشیدہ
آید اما موانع وعوائقی کہ بازکشادنش را ہنگام نیست ازین کارم باز داشت اکنون اگر خواستہ
توانا خداوند دانا خداست رسالہ دیگر کہ بضمیمہ وملحقہ اش نام برگزارم برکشادہ تر برنگارم کہ یادگار
بماند دانش خداوندانش خوش کنند خرد خدیوانش پسندند یزدان کارساز برین ستودہ
کارم بخشیدہ مزد ارزانش فرماید وبکلید آسمانی فیض درہاے بستہ کاریم برکشاید ہمچنین
باد ببرکت حضرت سید المرسلین مصداق وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اللھم صل علیہ
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وسلم الی یوم الدین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
والعاقبۃ للمتقین اُردو اور یہ ہے جسکا ہم نے ارادہ کیا تہا بمراد مختصر لانے کے اسواسطے
کہ اسیقدر بیان مین کفایت ہے انصاف والونکو اور جو کوئی ارادہ رکہتا ہو مطلع ہونیکا تفصیلی
دلیلوں سے پس وہ شخص لازم پکڑے اپنے اوپر مطالعہ کرنا بڑی بڑی لمبی چوڑی کتابوں
جو اصحاب تصنیف یعنی اہل اسلام کے زبردست پرہیزگار عالموں نے ایسے بیانون مین تصنیف
کی ہین اور ان کتابون مین ایسی پاک وصاف عقلی اور نقلی دلیلین لائے ہین کہ جنکو عقل پسند
کرتی ہے اور انکو دیکہنے والا ٹہیک سمجہہ اس پاک دین مضبوط شریعت کی سچائی اپنے دل اور سر کی آنکہوں سے

آفتاب سے زیادہ روشن دیکھ لے امید ہے کہ سچے دین کے مطالب اور رسید بار ستہ ڈھونڈھنے
والے سمجھدار بے تعصب کو اون کتابون کا مطالعہ کرنا اللہ کا سچا بندہ بنا سکتا ہے اگر خداوند تعالے
سانہ نے اوسکی ہدایت چاہی ہو اسواسطے کہ اوسی قادر مطلق یگانہ برحق کی قدرت کے ہاتھ میں
ہین سب کام اور اوسکے ارادت ازلی کے بغیر کوئی کام ظہور مین نہین آتا وہی ہے سبکا مالک
اور وہی ہے اکیلا خدا کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد رسول اللہ اوسکے پیغمبر ہین برگزیدہ درود
بھیجو اونپر اور سلام - اب اہل دانش ارباب دین کی خدمت مین ترجم خاکسار گنہگار عرض کرتا
ہے کہ یہ مختصر رسالہ جسکا مین نے ترجمہ کیا اگرچہ دیکھنے مین بہت مختصر ہے جو نو ورقون سے زیادہ
نہین مصنف کامل عالم عدیم المثیل فاضل مفقود البدیل رحمہ اللہ تعالے نے جو مناظرہ کے فن مین
باکمال ہین اور رشانت عبارت اور ادای معانی اور بیان مین اونکو ایک ملکۂ بدیع حاصل ہے اس
ایک کوزہ مین مطالب عالیہ کے دریا بھر دئے ہین - سبحان اللہ یہ بھی ایک ظاہر سچا نشان ہے
دین اسلامی کی سچائی کا اور سب دینوںپر زبردست اور غالب ہونے کا اس تصریح سے کہ جس دین
مین ایک ایک عالم ایسے ایسے رسالے مختصر تصنیف کرکے دین کے مخالفون کو کھلا ہوا الزام دیکر بیہودہ
اور بے صرفہ گفتگو کرنے سے بستہ زبان اور بردوختہ لب اور بالکل مبہوت کر دئے اور سچے دین
دارون کو صاف دکھلا وے کہ اسلامی شریعت کیسی سچی ہے جسکے سارے قانون اور سب باتین
عقل سمجھ والونکو دین اور دنیا کی خوبیون سے آگاہ کرتی ہے اور دونون جہان کی خوبیان بخشتی
ہین اور حقیقت مین یہہ رسالہ ایک معجزہ ہے حضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا کہ جنکی شریعت کے عالم عجز ہے بیان کرنے مین معجزہ دکھاتے ہین اپنی خوش بیانی اور عقلی دلیلون
کے لانے سے بیشک اور بے گمان مصنف صاحب رحمہ اللہ تعالے نے کرامت کی ہے مگر انکی سحر بیانی
زیادہ اوسوقت کھلی کہ جب اس رسالہ کی شرح بہت تفصیل اور توضیح سے لکھی جاوے اسواسطے اگرچہ
چاہتا تھا کہ ہر عبارت کے تحت مین مطالب عالیہ بیان کئے جاوین مگر مختصر ترجمہ کی کفالہ جو مجھہ
ہیچمدان مترجم خاکسار نے کی تھی اوسمین اختصار کلام مطمح نظر تھا اسواسطے اب بارادت الٰہی جلشانہ
بطور خاص ہے یعنی اول عربی عبارت اور اوسکے تحت مین فارسی ترجمہ اور اس ترجمہ کے
تحت مین اردو ترجمہ ایک جداگانہ رسالہ لکھونگا اور اس نو تالیف جداگانہ رسالہ کا نام ضمیمہ یا ملحقہ

رکھونگا انشاء اللہ تعالےٰ اور اس رسالہ مین بیان کرونگا کہ بعثت حضرت رسول اللہ صلعم سے پہلے
شرک اور کفر او تبیح رسمون اور غایت فسق اور فجور نے روی زمین کے ملکون کو جنکا حال معلوم ہے
گھیر لیا تھا خداے مہربان نے اپنے بندون کی ہدایت کیواسطے خاتم الانبیاء بھیجا جسنے توحید او
تجید الٰہی جلشانہ پھیلائے اور کفر اور شرک اور ناپاک رسمون شیطانی کا مونکو بالکل مٹا دیا اور ان
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خود مکمل تھے اپنے اصحاب اخیار اور اپنے ال پاک اور انکی ساری
پیرو ونکو کامل بنا دیا اسواسطے اس رسالہ مین جسکی تالیف کا باعتماد توفیق اور اعانت الٰہی جلشانہ
کے وعدہ کرتا ہون اول اوسوقت کے گروہون کی ضلالت اور گمراہی تاریخی کتابون سے ذکر کرکے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل عالیہ اور مکارم اخلاق جس سے اونکا خاتم الانبیاء سید المرسلین
ہونا مدلل اور مبرہن سبکو معلوم ہوجاوے اور اونکے سرآمد معجزہ یعنی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیلیں
اور اونکے باب مین پیشین گوئیان انبیاء سابقین علیہم السلام کی یہود اور نصرانیون کی کتابون
سے ذکر کرکے اونکے اصحاب کبار اور آل اطہار اور اصحاب معارف شعار رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین
کے بالاجمال والاختصار مدارج عالیہ اور مناقب رفیعہ بیان کئے جاوینگے بعون اللہ تعالےٰ وھو
المستعان تمت ترجمۃ الرسالۃ بعون اللہ تعالےٰ ببرکۃ صاحب الرسالۃ اللھم صل علیہ
علےٰ آلہ وصحبہ اجمعین وسلم

تمام شد

بقلم ہیچ رقم کمترین محمد علی اکبرآبادی